

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232701

UNIVERSAL
LIBRARY

اور تھے بانی دین عالمی عمر پر عبادت کی اور کسی نے اصنام و اوثان اور آفات دیگر
 کو اکب آجماں کی پرستش و طاعت کری چنانچہ معائنہ تواریخ معروف یونان سے بہرہ
 نماں خود اعیان ہوتا ہے اور قلیل قلیل نے جو اس آفت سے بھی بجات پائی شاہراہ
 تیسریہ و تقدیس مطلقا اودن کے ماتہ نہ آئی دیکھو مٹائی فلاسفہ نے خدا کو قاور خفا
 ہی جہاننا صدور عالم کو اوسے بالا ایجاب لانا مضطر مانا ہے ایجا و محمدنات میں ہوا
 عقیدہ کو روابط و وسائط اور کمون افعال عجیبہ آثار غریبہ میں طبعی کو نوعیہ ذرائع
 در رابطہ گردانا ہے اور ایسے ہی اوسکے علم کی بابت اول میں بیت برانزل و
 تہافت ہے بعض کا یہ اعتقاد ہے کہ کلیات و جزئیات مخلوقات اور ایسے ہی اوسکی
 ذات و صفات بتا ہوا اوسکو مجہول ہیں ایک طائفہ اودن میں سے علم مجردات و
 مادیات کا مثبت اور ثانی کا منکر ہے فرقہ ثانیہ اول کا مافی اور دوسرے کا
 جائز و محقر ہے بعضوں نے کہا کہ غیر متناہی ہے وہ تعالیٰ شانہ نا واقف ہے
 جمہور کے اسرار و غما کیا کہ احوال جنہیات مادہ و اشخاص متغیر سے غافل ہے
 اور بعد انبات علم تشریح کنیت میں جو اول سے احوال مشتہ سادہ ہو کہ وہ ہی مجید و انتہا
 میں اوسکا بڑہا ہی باعث بے اختیار نمکے نہی کا ہے اذ لا یغفہ بہا من لا ادنی سکتہ
 فضلا عن کیوں معلوم حکمت نشا اسکا یہی ہوا کہ اودنوں نے راہ راست حضرت انبیا علیہم السلام
 قبول کیا ہر اب میں اپنی عقل ناقص کو مادی کائن مجہول یا وصف قدم میں افلاک تسلیم
 اودن کے نفوس کو خدا کا سپہیم و شریک کہا اور چوکہ کو اکب عقول عشرہ کو ازلی وابدی

اور تھے بانی دین عالمی عمر پر عبادت کی اور کسی نے اصنام و اوثان اور آفات دیگر
 کو اکب آجماں کی پرستش و طاعت کری چنانچہ معائنہ تواریخ معروف یونان سے بہرہ
 نماں خود اعیان ہوتا ہے اور قلیل قلیل نے جو اس آفت سے بھی بجات پائی شاہراہ
 تیسریہ و تقدیس مطلقا اودن کے ماتہ نہ آئی دیکھو مٹائی فلاسفہ نے خدا کو قاور خفا
 ہی جہاننا صدور عالم کو اوسے بالا ایجاب لانا مضطر مانا ہے ایجا و محمدنات میں ہوا
 عقیدہ کو روابط و وسائط اور کمون افعال عجیبہ آثار غریبہ میں طبعی کو نوعیہ ذرائع
 در رابطہ گردانا ہے اور ایسے ہی اوسکے علم کی بابت اول میں بیت برانزل و
 تہافت ہے بعض کا یہ اعتقاد ہے کہ کلیات و جزئیات مخلوقات اور ایسے ہی اوسکی
 ذات و صفات بتا ہوا اوسکو مجہول ہیں ایک طائفہ اودن میں سے علم مجردات و
 مادیات کا مثبت اور ثانی کا منکر ہے فرقہ ثانیہ اول کا مافی اور دوسرے کا
 جائز و محقر ہے بعضوں نے کہا کہ غیر متناہی ہے وہ تعالیٰ شانہ نا واقف ہے
 جمہور کے اسرار و غما کیا کہ احوال جنہیات مادہ و اشخاص متغیر سے غافل ہے
 اور بعد انبات علم تشریح کنیت میں جو اول سے احوال مشتہ سادہ ہو کہ وہ ہی مجید و انتہا
 میں اوسکا بڑہا ہی باعث بے اختیار نمکے نہی کا ہے اذ لا یغفہ بہا من لا ادنی سکتہ
 فضلا عن کیوں معلوم حکمت نشا اسکا یہی ہوا کہ اودنوں نے راہ راست حضرت انبیا علیہم السلام
 قبول کیا ہر اب میں اپنی عقل ناقص کو مادی کائن مجہول یا وصف قدم میں افلاک تسلیم
 اودن کے نفوس کو خدا کا سپہیم و شریک کہا اور چوکہ کو اکب عقول عشرہ کو ازلی وابدی

ہونے میں اس کا نظیر و شبیہ بتلایا اسکے سوا بہت کچھ ان کے خرافات متعلق الہیات
کتاب کلامیہ اسلامیہ میں تبصریح محل شہادت اور رد و قدح کے ساتھ منبسط ہیں مجھے بخون
اظہار و اسکے تفصیل سے اعراض کیا غرض کہ مسلمانوں کے چھوٹے بچوں کو ازبان پر کثرت
کے ساتھ توحید و تقدیس جناب باری ہے عشر عشر ہی اس کا اسمین حکم ای یونان
و اراکین فلاسفہ زبان کبھی تقریر نہ کر سکے تھے اور عہد عتیق کی رو سے اگرچہ توحید
نامت ہے بلکہ اس کے بعض مواقع سے اسکی بابت نہایت اہتمام و تاکید مستنبط الایمان تقدیس
ذاتی و تنزیہ صفائی میں وہ بہت ہی قاصر ہے بہت سے ایسے امور کہ نسبت حضرت واجب
الوجود سرسری عقیدت میں اس میں بطور نمونہ اس سے اندکی از بسیدہ
از خروار میں اس مقام پر شواہد و دعویٰ نقل کرتا ہوں از انجملہ کتاب پیدائش کا باب اول
درس ۲۶ تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنائیں اور باب پنجم کا
درس اول جسدن خدا نے آدم کو پیدا کیا خدا کی صورت پر اس سے بنایا اور باب نہم کا
درس ششم جو کوئی آدمی کا لہو بہاؤ آدمی ہی ہو سکا لہو بہا یا جیسا کیونکہ خدا نے
انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے مفا و ظاہری ان و رسول کا صاف صاف ہے کہ
کہ وہ خالق جہاں شکل و شبہات میں بلا تفاوت انسان کی مانند ہے حالانکہ یہ
بہت بڑا نقص ہے پہلا وہ جب کو حادث و ممکن سے کثرت نامیت ہے اور مخلوق کو خالق
کیا نسبت نہ ذاتا و دونوں میں مشارکت ہے اور نہ مضافا مملکت بلکہ دونوں کے
درمیان شکل الوجہ تباہ و معارفت اور باہدگر تغائر محض و قطعی مباہنت ہے از انجملہ

نقصان عہد عشق و رستخیزانہ

ورس ۲۲ باب سوم اور خداوند خدا نے کہا دیکھو کہ انسان نیکے بد کی پہچان میں ہم میں
 ایک کی مانند ہو گیا اور ایسا نہ ہو کہ اپنا ہاتھ بڑا دے اور حیات کے درخت سے ہی
 چھین لے کر کھا دے اور ہمیشہ جیتا رہے اس سے کئی باتیں ظاہر و مستفاد ہیں
 پہلے کہ آدم کو درخت معرفت کے پہلے کھانے سے حصول ادراک مثل علم خدای پاک ہو گیا
 دوسرے پروردگار عالم کو سبب اس کے فکر محافظت و احتیاط درخت حیات کے از حد
 ہو جانا حتیٰ کہ گنجبانی کیواسطے کریموں کو چمکتی تلواریں کے ساتھ چاروں طرف پہنچ کر
 مامور کیا جیسا کہ ورس ۲۴ سے واضح ہے تیسرے بخیر و مجبوری خدا آدم کے ہلاک فنا
 کیلئے سے در صورت کھالینے کی درخت حیات سے ترشح ہے جو تھے ظاہر عبارت آغاز
 ورس ۶۵ خلاف طلب حید تحقق امثال نیز و متعال بقدر آئینہ پر ہی دال ہے از آئینہ
 ورس ۶۶ باب ششم اور خداوند فی دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور
 اس کے دل کے تصور اور خیال روز بروز صرف بدی ہوتے ہیں تب خداوند زمین پر
 انسان کے پیدا کرنے سے بچتایا اور نہایت دلگیر ہوا اور ورس ۶۷ کتاب پیام
 تو نے مجھے ترک کیا ہی خداوند کہتا ہے تو پیچھے پیہر گئی اسلئے میں تجھ پر اپنا ہاتھ بڑا دوں گا
 اور تجھے برباد کروں گا پختلے پختاتے میں تھک گیا اسکے سوا اور بہت مقاموں
 سے ہی مخلوق کے مثل خدا کا غمگین شرمندہ ہونا اور اپنے کئے پر خود ہی بخیر دلگیر
 و آزرده رہنا اور کثرت ندامت و تکرار خیالات کے سبب تھک جانا ثابت ہے بدینوجہ
 اس کے ماحول حکمت اور قوت و قدرت پر الزام صریح عائد ہوتا ہے اور ایسے ہی

اور
 یعنی وہاں کیا نہ ہو سکتا
 اور جب غیبی کا حال معلوم
 اندازہ کرنا
 فعل سے ان کے لئے
 یہاں تحقیق ہے

ورس ۲ و ۳ باب دوم پیدائش اور خدا نے ساتویں دن اپنے کام کو جو کرنا تھا پورا کر کے
ساتویں دن اپنے کام سے جو کرنا تھا آرام کیا اور خدا نے ساتویں دن کو
مبارک کیا اور اسے مقدس ٹھہرایا اسلئے کہ اس نے اسی دن اپنے منجلیک سے جو اسے
کیا اور بنایا تھا آرام پایا آسمان زمین و آسمان اور نباتات و جمادات و سائر مخلوقات کے
خلق و ایجاد سے خدا کے تھک جلنے پر شیعہ و مشعہ ہے از انجاء کتابت و فوج و نزل ابابا اور ان
ہوا کہ عیب مارون بنی اسرائیل کی ساری جماعت کہہ رہا تھا تو انہوں نے بیابان کی طرف
نظر کی اور کیا دیکھتے ہیں کہ خداوند کا جلال بدلی مین ظاہر ہوا اور ورس ۱۱ باب ۲۰
تے سے لوگ و رہی کہہ رہے ہیں اور موسیٰ کالی بدلی کے حسین خدا تھا نزدیک گیا اور
ورس ۴ باب ۲۹ اور مین بنی اسرائیل کے درمیان سکونت کردن گا اور مین اور
خدا ہوں گا اور ورس ۱۱ باب ۲۶ کتابت حبار مین اپنا مسکن تم مین قائم کہوں گا اور
ورس ۲۵ باب ۱ کتابت گنتی تب خداوند بدلی مین ہو کے اوترا اور اس سے بولا اور
ورس ۵ باب ۱۲ تب خداوند بدلی کے ستون مین ہو کے اوترا اور خیمہ کے دروازہ پر
کھڑا رہا اور مارون اور میریم کو بلایا اور ورس ۱۱ باب ۱۴ تو نے ای خداوند اپنے یمن
روبر و کہلایا ہے اور تیری بدلی اوپر رہتی تھی اور تو دن کو بدلی کے ستون مین اور
رات کو آگ کے ستون مین اون کے آگے آگے چلتا ہے اور ورس ۱۱ باب ۱۴ کتاب دوم
سموئل اور اوسے مات ایسا ہوا کہ خداوند کا کلام ناتی بنی کو پہونچا اور اس نے کہا کہ جا
اور میرے بندے داوود سے کہہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ کیا تو میرے لئے ایک گھر

۲
جودت میل
اور بنی بنی اور داوود
نقصان عہد عتیق
جس کے لئے خداوند
جس کے لئے خداوند
من کل عبادی علی عہد
علی العوالم فی قوت
فراہتر

جب میں یوں بنایا جاتا ہے سو میں جب سے کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لایا ان کے دن
 تک کسی گھڑی نہ بنیں رہا بلکہ خمیہ میں یا مسکن میں پرتا رہا ہوں اور ورس ۲۲ باب ۲۲ اپنی
 مصیبت کی وقت میں خداوند کو پکارا اور اپنے خدا کے لئے چلایا اور اس نے اپنی ہیکل میں سے
 میری آواز سنی اور میرا مالہ اس کے کانوں تک پہنچا تب زمین لرزی اور کاہنی
 آسمان کی بنیادیں ہل گئیں اور زمین اس کے غصہ سے ہوا اور اس کے منہ ہون سے ایک ہوا
 اور تہہ رہا اور اس کے منہ سے اگل نخل کے کہا قی گئی کہ جس سے کر کے دیکھ گئے اور سننے
 آسمان کو چپکایا اور وہ نیچے اتر ا اور اندیرا اس کے پانوں تلے تہا وہ ایک کروبی
 پر سواری ہو کے اڑا اور ہوا کے پر وں پر نمود ہوا اور اس نے اپنے گروا گرو تاریکی
 کی قناتیں کھڑی کیں کالے پانیوں اور بادلوں کے ساتھ اور ورس ۹ باب ۲۴ کتاب
 تب موسیٰ اور مارون اور ندب اور ایہوا اور شتر بزرگ اسرائیلی اوپر گئے اور اونہوں نے
 اسرائیل کے خدا کو دیکھا اور اس کے پانوں کے تلے جیسے نیلم کے پتہ کی گنجاری اور کی
 شفا فی جرم آسمان کی مانند تھی اور بنی اسرائیل کے امیر وں پر اس نے اپنا ہاتھ نہ رکھا
 اور اونہوں نے خدا کو دیکھا اور کہا یا اور پیا اور باب ۲۲ کتاب اول سلا میں پیر اور
 کہا یعنی حضرت مسکا یاہ فی کہ اسے تم خداوند کے سخن کو سنو میں نے خداوند کو اسکی کرسی
 پر بیٹھ دیکھا اور آسمانی سالنک آسمان کے دھننے ہاتھ اور بائیں ہاتھ کھڑا تھا اور بائیں کتاب
 وانیال میں ہی میں یہاں دیکھتا رہا کہ کریان رہی گئیں اور قدیم الایام بیٹھ گیا اور
 لباس برف سا سفید تھا اور اس کے سر کا بال صاف ستھری اون کی مانند اور

و میں ۳۲ بوز ۴۰ اوہ اپنے بالا خانوں کو پانیوں میں بناتا ہے اور بدلیوں کو اپنی
 رتبہ تہا لے کے اور ہوا کے بازوؤں پر وہ سیر کرتا ہے عبارات مذکورہ وغیرہ مذکورہ ممالک
 کے معانی سے خدا کا مجسم و ذی روح ہونا اور اس کے واسطے سیر و تفریح ہو کہ وہ حرکت
 اور قیام و قعود اور نزول و صعود اور تکرار و تخییر و سائر لوازم جسمیت کا ثبوت جنہر باعث
 قوای حیوانیہ و طبلیح ہولانیہ ہوتے ہیں کا شمس فی رابعۃ الہا و روضہ و روشن ہی خیاچہ
 اسی بنا پر آج تک عند الیہود و خدا کا مجسم و محدود ہونا مرسوم و متیقن ہے ازاں جملہ و
 باب الکتاب پیدائش اور خداوند اس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بنائے تھے
 دیکھنے اور تراور خداوند نے کہا دیکھو لوگ ایک میں اور اون سب کی ایک ہی بولی
 ہے اب وہ یہ کہنے لگے سو دے جس کام کا ارادہ رکھیں گے اسے نہ روک سکیں گے
 اوہم اوترین اور این کی بولی میں اختلاف ڈالیں تاکہ وہ ایک دوسرے کی بات
 نہ سمجھیں تب خداوند نے اول کو دیا کہ وہ تمام زمین پر پراگندہ کیا سوئے
 اس شہر کے بنانے سے باز ہے اس کے بموجب بول چال میں آدمیوں کے ایجاد و نوافت
 اور اعمال و افعال میں ادن کی باہمی معاونت و مشارکت سے خدای پاک کا مہم
 نہ رہا بلکہ عید متفکر و اندیشہ ناک ہونا اور مخلوق کی مہمت و ارادہ سے ایسا خود
 کہا ناکہ بذات خاص واسطے تفریق جماعت و اختلاف محاورہ کے عرش بریں سے
 دوی خاک پر تشریف لانا ظاہر و ثابت ہے حالانکہ یہ امر اسکی شاہنشاہی کی طرح
 خلاف ہے اور اقدار نامتناہی کے لئے مبائن و مناقض صاف صاف ازاں

و

و

درس ۲۴ باب ۲ کتاب پیدایش اور یعقوب اکیلا رگیا اور وان پویشے تک ایک شخص اوس سے کشتی لڑا کیا جب اوس نے دیکھا کہ وہ اوس پر غالب ہو لیا تو اوسکی ران کو بہتے قرار سے چھو ا اور یعقوب کی ران کی نسل اوسکے ساتھ کشتی کرنے میں چڑھ گئی تب وہ بولا کہ تجھے جلنے دے کہ پویشی ہے وہ بولا کہ میں تجھے جلنے ندون گا مگر خب تک کہ تو مجھے برکت دیوے اور یہ کشتی لڑنیوالا شخص خدا تھا چنانچہ آخر باب اسپر شاہ ہے اور اسیدو اسطے آخر فصل سوم باب اول منفتح الاسرار میں پادری فڈر صاحب یہ کہتے ہیں جو انسان کی صورت میں یعقوب پر ظاہر ہوا اور اوسے برکت دیکھے اسلئے نام رکھا سیج تھا اسمقام پر غجز و کمزوری اور ضعف و ناتوانی اور غایت تہذیب و ثنات اور شایستگی و فطانت خدا تعالیٰ قابلِ محاط ہے کہ خدا ہو کر ایک مخلوق ناچیز آدم زاد سے کشتی لڑنیکو آیا اور اوس پر طرہ یہ کہ ایک عرصہ تک لپٹا رہا اور ہر چند جانفشانی کی مگر کسیرح حضرت یعقوب پر غالب آیا بالآخر فریے و غنا سے اون کی ران کی نسل لے دی جس پر ہی غلبہ یعقوب ہی کو رہا اور اوسکو اب سخت پکڑا کہ وہ آپ کو اونکے پیچھے سے چھوڑا نہ سکا آخر الام خدا نے اولیٰ ثنات و ساجت کی اور بدقت تمام جہوتی مسیحی برکت دیکھے اون سے اپنی جان بچائی گیا ایسی ہی خدا کی خدا کی ہے عیاذاً باللہ اور یہی اوسکی قدرت و توانائی ہے لاجل و لا قوۃ الا باللہ از انجملہ درس ۵ باب ۲۰ خروج میں ہے میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور باپ دادون کی بدکاریاں اون کی اولاد پر جو مجھ سے

خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور باپ دادون کی بدکاریاں اون کی اولاد پر جو مجھ سے

عداوت رکھتے ہیں تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچتا ہوں اور سورج باب ۳۲
 لیکن وہ ہر حال معاف نہ کرے گا باپوں کا گناہ کا ان کے فرزندوں سے اور فرزندوں کے
 فرزندوں سے تیسری اور چوتھی پشت تک بدلا لے گا اور ورس ۸ باب ۳۴
 یرمیاہ باپ دادوں کی بدکاریوں کا بدلہ لے گا ان کے بعد ان کے فرزندوں کی گود میں
 رکھ دیتا ہے زبردست اور قادر خدا رب الافواج اس کا نام ہے اور سورج باب ۳۵
 نوحہ یرمیاہ ہمارے باپ دادوں کا گناہ کیا اور وہ نہیں مہین اور ہم اپن کی
 بدکاریوں کی سزا کا بوجہ اٹھاتے ہیں کیا خوب انصاف داد خدا کی پاک ہے کہ تکب
 جرم کو ملی ہوا اور بجائے اس کے ناحق دوسرا شخص معذب نہ کرے یا یہ ہونا فراموشی باغی
 ہوں باب ۳۶ اور مبتلائی قبر ہوں بیچارے فرزند و فرزند ز او سے مقتضای
 عدل یہی ہے کہ حسب جرم تو بالظہور ہوا و سین تبدیل تغیر کی طرح روا
 نہیں گو سزا یا یہ شخص کی گناہ ہی کیوں نہوارا خجلہ باب ۸ کتاب پیدائش میں ہے
 پر خداوند نے کہا اس لئے کہ سدوم اور غمورہ کا چلانا بلند ہوا اور ان کا جرم نہایت
 سنگین ہو گیا ہے میں اب وترکے دیکھوں گا کہ انہوں نے سراسر اس چلانے کی مطلق
 جو مجھے تک پہنچا کیا ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو میں دریافت کروں گا انتہی لمجا ط علت
 نزول و تکلیف جناب باری کہ بعض تعریض تحقیق و تفتیش امر مسموع ہی وسعت ادراک
 خدای پاک اور اس کی صفت اعلیٰ علمی و ہدائی پر نقص صریح عاید ہے اور خدا شہ
 لا جواب و ادا اور باب ۲۷ کے بموجب کہ حضرت اسماعیل نے برکت دے اور عاکر کیا

وعدہ اپنے بڑے بیٹے عیص سے کیا تھا اوپر یعقوب نے فریب سے آپ کو عیص مل گیا اور
 باپ سے واسطے دے لے کہ ہندو کی حضرت اسحاق نے جب جب وعدہ و عا خیر کی ساری
 برکت یعقوب کو مل گئی اور عیص محروم محض گئے نیز ضعف بصارت و نقصان حسن حضرت
 اسحاق کا و سوقت و مہو کہ کھانا اور حقیقت حال کو نہ پہونچا اور غریب نہیں تعجب تو اس سے
 ہے کہ خدا نے ہی حضرت اسحاق کے مدعا دانی منشاء قلبی کو نسجیا یعقوب کا فریب
 و مکر خدا شد ہی چل گیا پہلہ برہی او سکے عالم الغیبی کے بالکل مضاد و منافی ہے
 آرا نجلہ یہ کہ خدا کی واسطے بڑی کریمہ قبیح استعاری اور بری بری تشبیہیں مذکور
 ہیں جو صریح مخالف و جوب جو د اور نجلہ لوازم اسکان و حدوث ہیں مثلاً ورس ۲
 زبور ۳۵ اے میرے خدا اے میرے رب اٹھ اور میرے انصاف کے لئے اور میرے
 خیسے کے لئے جاگ اور ورس ۲۳ زبور ۴۴ بیدار ہو کیون سورہ تہ ہے تو اے خداوند
 جاگ اور ورس ۶۵ زبور ۷۸ تب خداوند اوشخص کی طرح جو نیند سے چونکے اور
 اوس پہلوان کی مانند جو س کے زندہ میں ہوا تھا جاگا اور ورس ۱۲ باب اول کتاب
 یرمیاہ خداوند نے مجھے فرمایا کہ تو نے خوب یکھا کیونکہ میں اپنے کلام کو پورا کر نیکی
 لئے سویر بیدار ہو گا اور ماورا اسکے بیل میں اوس مقدس خدا کی نسبت اکثر تہ سے
 استعارات و تشبیہات لے شیع و قبیح ہیں جنکا بول چال میں لانا کسی مہذب آدمی کی
 بابت بھی بڑا جرم و قصور تصور ہوتا ہے حتی کہ اس کی وجہ سے قائل کی بے تہذیبی
 و بد تمیزی پر استدلال صحیح شہرتا ہے مثلاً باب ۴ کتاب یرمیاہ میں نجلہ کلام الہی

و نجلہ

یہ جملہ بے ۴۴ بہت مدت سے چپٹا میں خاموش ہو رہا اور آپ دروگنا گیا پر اب
میں اس عورت کی طرح جسے دروزہ ہو چلاؤں گا اور مانپون گا اور زور زور سے شہتے
سانس ہی لے گا اور حضرت سیرمیاہ باب ۴۵ نوحہ میں خدا کی نسبت کہتے ہیں وہ میرے
ایسا ہوا جیسے بہا لوجو گہات میں بیٹھا ہوا اور جیسے سیر جو چھپکے کین گاہ میں لگا ہو -
ان عبارتوں کو دیکھو اور خیال کرو کہ اوس بات پاک کو شیر سہرا اور ریچھہ پھوڑا
عورت سے جبکو دروزہ لگا ہوتا بیہوش کیا کس قدر جو رو بے انصافی ہے جسکی کچھ
وانہتا نہیں اور نہ اسکا کچھ فدیہ و تلافی ہے صد حیف کہ مولفین پہلے نے اس پر
بھی قصص کیا بلکہ انہوں نے اسے سوا دہ وہ باتیں لکھیں کہ بلا اختیار جسکے سینے
سے ہی سامعین کا دل لرزتا ہے اور ماتہ کا تبول کیا اختہ اسکی تحریر سے کاڑھا
ہے شکار از انجیل باب ۲۳ ملے کتاب خرقیل اور خداوند کا کلام مجھے پہونچا اور اوس نے
کہا اے آدم زاد دو عورتیں تھیں جو ایک ہی مالکے پیٹ سے پیدا ہوئیں انہوں
نے سترین زنا کاری کی و اپنی جوانی میں یار باز ہوئیں و مان اوکی چھاتیاں
ملی گئیں اور و مان اوکے بکر کی پستان چھوئی گئی و نین کی بڑی کا نام اہولہ او
اسکی بہن اہولہ اور و سیری جو روان ہوئیں اور بیٹے بیٹیاں جنہیں اس سے
طاہر ہے کہ معاذ اللہ خدا متاہل و ذو عیال و صاحب ولاد و اطفال ہے اسکی
دو عورتیں بہن اور وہ دونوں باہم حقیقی بہن بہن ایک اہولہ اور دوسری اہولہ
اور وہ دونوں کی دونوں بری حرامکار و پرشہوت بہن اور از حد فاحشہ و بیعت

میں
جو باب بالکل ایسا ہے
اور قابل ملاحظہ ہے
خود بخود معلوم ہوتا ہے
عجائب نظر دی ۱۲

حتیٰ کہ او نہوں نے اپنی بکارت ہی دوسرے یاروں کی نظر کی خدا کی محبت و ابرار
اور استاد و اخلاط میں اس پر ہی کچھ تفاوت و فرق نہ آیا بدستور سابق اول پر
تلف کی نظر رہی اور از آنجملہ باب سوم کتاب یرمیاہ میں ہے کہادت ہے کہ اگر
کوئی مرد اپنی جوہر کو نکالے اور وہ اس کے یہاں سے جا کے دوسرے مرد کی ہو جائے تو
کیا وہ پہلا اس پاس پہر جائیگا کیا وہ زمین نہایت ناپاک ہوگی لیکن تو نے بہت
یاروں کے ساتھ زنا کیا تب ہی میرے طرف پہر خداوند فرماتا ہے یہاں سے خدا تیرا
کمال حیا و شرم اور عشق زوجین بدرجہ غایت سرگرم ہونا بخوبی ثابت ہے
کہ باوجود علم زن کے مگر محبت زوجہ سے مجبور ہیں اور شراب نشین سے بے اختیار
و مخمور اور باوجود اقرار تلوث و اظہار ناپاکی اس کے طلب میں از حد جرات و بیباکی
ہے مہنے مانا کہ خدا کے زن و فرزند حقیقی مراد نہیں بلکہ کلام تشبیہی لیکن کمال
سوراد بگستاخی اور نسبت فحش و بیباکی سے تو خطاب الہی کی جانب کی طرح خالی
ہیں ہو سکتا وہ مالک جو تمام عالم کا خالق ہے کیا ایسی ہی نغزینہ و تقدیس کے لائق
ہے یہ بول چال گفتگو تو قصہ رام چند روایت سے ہی بدرجہا فائق ہے بظن
تعلیٰ و ترفع اس پاک پروردگار کے ہر شخص کی کچھ ہی عقل و تیز خدا شناسی کہتا
ہوگا اس تقریر کو کبھی الہامی نہ مانے گا بلکہ صاف و صریح اسناد و زندہ جانے گا اور
اسکو بعد خیال تقدس و پاکیزگی ایزد متعال بہت ہی بڑا علم و بیداد سمجھیں گے اور
ایسے ہی باب ۲۳ یسعیاہ میں منجد کلام الہامی و وحی الہی جو خداوند کے لئے موصوفی

خرچی کا کہ روے زمین کے ساری ملکوتوں کی زنا کا ریسے حاصل کرے طاہر و تقدس
 شہرنا اور اہل تقویٰ و خدا پرستوں کے واسطے کہ خداوند کے حضور رہتے ہیں فروزا
 خوراک پوشاک میں اوسل نجس و ناپاک صرف جائز ہونا لکھا ہے محض تقریر خطائیں
 و بیہودہ اور کلام ناقص و ناقص و فرسودہ ہے از آنجکہ یہ کہ کتب قدسہ سے
 مقامات کثیرہ میں مخلوق پر خدا کا اطلاق آیا ہے اور بلا تخصیص انسان و فرشتہ
 اور بغیر تشدید بدعتی کہ شیطان کو بھی آلا کا صدق شہر آیا ہے کسی کو نام مقام
 خدا لکھا ہے اور بجا صفت کسی میں روح خدا کا ہونا لکھا ہے چنانچہ نافرین کتب پر یہ
 بخوبی ظاہر ہے اسکے سوا اور بہت ایسے ہی مضامین ہیں کہ تعجید و تنزیہ سے
 براہ عمل بعید ہیں اور صاف صاف تعظیم و تقدس حق تعالیٰ کے برعکس خلاف ہیں
 اگر ہم اوں سب کو فرداً فرداً حرف بحرف لکھیں وہ آیات قرآنی سے اوں کا سوا نہ
 و مقابلہ کریں غالب ہے کہ محبت فحیم راہو جاوے اور عہد جدید کا تو اسل بہت کچھ
 پر چٹا ہی نہیں و میں نو کہلا کہلا بلا توسط تشبیہ و استعارہ لکھا ہے خدا کی بیوی
 آدمیوں کی حکمت کے بد نسبت حکمت والی ہے اور خدا کی کمزوری آدمیوں کی بد
 زور و اسے اور ماورائے اس کے بوجہ تسلیم تملیت اوں حدہ لاشر کی واسطے فرزند کی
 ہونا بھی مصرح ہے قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا اَمْ يَكُنْ لَهُ عِلْمٌ وَاَلَا يَكْبُرُ
 لِكُلِّ شَيْءٍ شَيْءٌ مِّنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَقُولُوْنَ اِلَّا كَذِبًا كَذِبًا نَفْسًا نَفْسًا
 وَلِالْزَنَا وَحَرَامِی بچہ ہونا تک اوں ظاہر ہے اور اس عقیدہ کی رو سے تو وہ توحید بھی

۱۔ قرآن میں کون کون سے جہات
 ۲۔ کون کون سے جہات
 ۳۔ کون کون سے جہات
 ۴۔ کون کون سے جہات
 ۵۔ کون کون سے جہات
 ۶۔ کون کون سے جہات
 ۷۔ کون کون سے جہات
 ۸۔ کون کون سے جہات
 ۹۔ کون کون سے جہات
 ۱۰۔ کون کون سے جہات
 ۱۱۔ کون کون سے جہات
 ۱۲۔ کون کون سے جہات
 ۱۳۔ کون کون سے جہات
 ۱۴۔ کون کون سے جہات
 ۱۵۔ کون کون سے جہات
 ۱۶۔ کون کون سے جہات
 ۱۷۔ کون کون سے جہات
 ۱۸۔ کون کون سے جہات
 ۱۹۔ کون کون سے جہات
 ۲۰۔ کون کون سے جہات

سوں کا سچا بن کر کھڑا کیا قریب گاہ بھی اوسکے واسطے تیار ہوئی اور اوسکو
 ہر شخص نے اپنا معبود و خداوند سمجھا ضعف یا کم اعتقاد ہی کے سبب
 اون کی تعلیم کے واسطے انبیاء و رسل کثرت مبعوث ہوئے اور خدا کے خشم و غضب
 سے اون کو ہمیشہ ڈراتے چھڑاتے رہے مگر وہ اپنی شرارت و بد ذاتی اور کفر و
 پرستی سے کی طرح باز نہ آئے وقتاً فوقتاً خدا کے قہر و غصہ کو بھی اپنے اوپر
 بڑھاتے رہے چنانچہ اسی جرم میں کہی اؤ کو خدا سے پاک نہ اہل مدین فلسطین کا
 محکوم و فرمان پذیر بنایا اور کہی بلا خطہ طغیان عصیان نافرمانی اون کو
 بخت نصر سے ظالمون کے حوالہ کیا چنانچہ یہ احوال کتاب القضاۃ و سلاطین
 وغیرہا سے مفصلاً ظاہر ہے اور تعلیم عیسوی نے بھی اون پر اپنا کامل اثر
 کیا خاص جواریان حضرت مسیح سے جنہیں بابا انجیل متی کے موافق مردوں کے
 جلائے اور ناپاک و جہنم کے نکلنے اور کوڑھیوں کے پاک صاف کرنے اور
 ہر طرح کے دکھ درد اور جمیع امراض بیماریوں کے دوا و دفع کرنیکی قدرت حاصل
 تھی اور اون کا قبول کرنا از روئے ورس ۴۰ بابا انجیل متی کے بعینہ رست
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تسلیم کرنا بلکہ خدا ایتالی کا ماننا اور اوس پر ایمان لانا
 اور فحش و ۲۳ بابا یوحنا کے اون کو لوگوں کے گناہ و معاصی کے
 بے قراری معافی کا بھی تمام و کمال اختیار و اقتدار تھا یہود و انحر و بطی نے تو
 مقدس انجیل میں وہیکے لالچ و طمع پر اپنے مرشد و آقا بلکہ اپنے معبود و خدا عسی کو

سزا کا مہنوں کے ماتہ گرفتار کر دیا اور من بعد اپنے آپ کو پہانسی دیکر حرام موت
 مر گیا اور گرفتاری جناب سیج کے بعد باقی ماندگان سے بھی کسی نے غمخواری نہ ہر دی
 نہ کی اور نہ کچھ یہاں دیا بلکہ ہر شخص نے اپنے حفظ نفس کو غنیمت خیال کر کے جد عمل
 مناوب موقوف سمجھا اور ہر جلد یا اور اعظم اسخواریاں شمعون بطرس نے کہ جب حسب
 منقاد ورس ۱۹ باب ۱۱ آتی کے آسمانی بادشاہت کی کنجیاں عطا ہوئیں اور سلطان اور
 انتظام و قرار داد کے آسمان کا کل کاروبار سیت و کشادہ ہو گیا اور سوقت اگر خفیہ
 کی قدرت رفاقت کی لیکن ایک عورت کے پوچھتے ہی انجناب کی نیاز سابق و ملازمت
 قدمہ سے صاف انکار کر دیا اور چند باقسم کہا کر ولعت کہ ہر عدم شناسائی پر تکرار
 اصرار کیا چنانچہ باب ۲۷ و ۲۸ آتی میں یہ حال شروع عام قوم و مسین ہے اور قبل از وقوع
 ماجرا حضرت عیسیٰ نے جو اون سے فرمایا تھا میرے نام کے باعث سب تم سے دشمنی
 کریں گے پر وہ جو آخر تک برداشت کر گیا سو ہی نجات پائیگا اور اون کے جو بدن کو
 قتل کرتے پر جان کو قتل نہیں کر سکتے مت ڈرو بلکہ اوس سے ڈرو جو جان اور
 بدن دونوں کو جہنم میں ہلاک کر سکتا ہے یہ مدت ڈرو تم بہت گورون سے بہتر ہو
 اسلئے جو کوئی آدمیوں کے آگے میرا قرار کریگا میں بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان
 پر ہو گا اقرار کروں گا پر جو کوئی آدمیوں کے آگے میرا انکار کریگا میں بھی اپنے باپ
 کے آگے جو آسمان پر ہو گا اقرار کروں گا انتہی قطعاً از باب انجیل متی اور سکا سملا و پاس
 اون کو کچھ نہ ماحالت انتظار فرغ کی اون سے مطلقاً برداشت نہو گی کہ مناط

رحمت حق تعالیٰ و سبب نجات تھی اور دشمنوں سے جنگا ظلم و عذاب فقط جسم و تن پر مقصور تھا ایسے خائف و ترسان ہو گئے کہ اعانت دین تو درکنار رفاقت بھی سے بھی کنارہ کشی کی اور خدا سے پاک کا کہ جان و جسم کو عذاب جہنم سے ہلاک کر سکتا ہے اور ابھی خوف و باک نہ رکھا اور حضرت رئیس حواریوں نے جس طرح سب سے بڑے گمراہ رفاقت میں پیش قدمی کی اور جس طرح سب سے زیادہ یہ فضاہت حاصل کی کہ مجمع عام میں حضرت مسیح سے اونہیں کے روبرو بتکار انکار کیا اور اس پر یہی قناعت نہ کر کے آنجناب کی نسبت گفتار سخت و ورشت اور لعنت و ملامت کی کہ اپنی صداقت و رستی کا اعتبار دلا یا اور یہ وعید و ارشاد عیسوی جو کوئی آدمیوں کے آگے میرا انکار کریگا میں بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اسکا انکار کروں گا اپنے صفحہ خاطر سے یکدم محو و محاکمہ کر دیا ایسی ہی عادات و ملائیم و حرکات ناشائستہ کے ملاحظہ کے بعد حضرت عیسیٰ نے اپنے کل شاگردوں اور حواریوں کو بوقت عروج و صعود بے ایمان و مردود و کھارک لعنت و ملامت کی جیسا کہ درس ۱۴ باب ۱ انجیل مرقس میں مصرح ہے اور ولیم مسور صاحب دفعہ ۱۳ باب ۱ قول تاریخ کلیسیا میں لکھتے ہیں مسیح کے حواریوں اور شاگردوں اب تک یعنی تا وقت عروج اسکی تعلیم کے حقیقت اور مطلب بالکل نہیں سمجھا تھا اور اون کا سست ایمان دنیوی نعمتوں اور فائدہ دن کی امید میں لگا ہوا تھا اس کے گرفتار ہوتے ہی وہ سب بہاگ گئے اور پطرس نے جو عدالت میں گیا وہاں اپنے خدا کا انکار کیا پھر مسیح کے مصلوب ہونے کے بعد سب بالکل یائوس اور ناامید ہو گئی انتہی

اکے موافق حضرت عیسیٰ کے سب مرید و مستفید حواری و غیر حواری ضعیف الایمان
 و کم اعتقاد اور طامع نعماء دنیوی طالب بقا و تہیٰ اور وہ بزرگمرد خود مایہ سچتے تھے
 کہ حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل کی واسطے دنیوی سلطنت و پادشاہی قائم و بحال کریں گے
 اور ہم اسرائیلیہ و اطاعت کی بدولت مستحق وزارت و دولت اور مرجع امارت
 و ثروت بنیں گے ایسے حضرت مسیح کے مصلوب ہوتے ہی ان کے آمال امانی
 منقطع اور خیالات خام مفقود و مرتفع ہو گئی اور وہ اپنا افلاس و تہیستی بدستور
 دیکھ کر مایوس و ناامید رہ گئے انقرض طبقہ اولیٰ کے بعد سائل دینیہ و کتب شرعیہ
 میں ہی کذب فریب و غابازی اور کید و مکر و جہلسازی و بخوبی مروج و شایع
 ہو گئی بقصد اسلحال اغوا بہتوں نے جوہر حواری ہونیکا دعویٰ کیا اور افتراء
 علی المسیح بنوعثمانہ و تعلیمات و امتیہ کی تلقین شروع کر دی چنانچہ درسل باب ۱۱
 نامہ دوم قرنتیوں میں اسکی تشریح ہے اور حضرت عیسیٰ و حواریوں کے نام سے
 نامحبات و بخیلین بکثرت تمام معروفہ شہر مونی نے لکین جیسا کہ باب اول بخیل لوقا
 اور آغاز نامہ گلتیوں اور باب دوم نامہ دوم تسلیقیوں میں اسکایان بالتقریح ہے
 موسیم صاحب اپنی تاریخ کے باب دوم جلد اول میں بذیل ذکر مسیحی دوم لکھتا ہے
 کہ افلاطون اور فیثاغورث کے پیروں کا ایک قول تھا کہ راستی و خدا پرستی کی
 ترقی کی واسطے جوہر ہونا اور فریب و میناصرت جائز ہی نہیں بلکہ قابل تخریب کے
 یہی ہے اور قبل مسیح کے معر کے یہودیوں نے ان سے یہ قول سیکھا تھا جیسا کہ

بلاشبہ بہت سے پرائیویٹوں سے یہ امر ثابت ہوتا ہے اور ان دونوں سے یہ وبا
 بڑی غلطی کی عیسائیوں کو لگی جیسا کہ پہلے مرہبت سی کتابوں سے جو جوہر سے
 بٹے بٹے بزرگوں کی طرف منسوب ہیں کہلاتا ہے انتہی اور باب دوم حصہ دوم میں
 اول صدی کے بیان میں لکھتا ہے کہ بہت سے ایسے باعث تہمت کے سبب ابتدا
 زمانہ میں انجیلیوں کو ایک نسخہ میں جمع کرنے کی ضرورت ہوئی خصوصاً اس باعث سے کہ
 بعد رفع ہونے حضرت عیسیٰ کے اہمان پرانہ زندگی اور تعلیمات کی تواریخ پر فریب
 کہانی آمیز ایسے لوگوں سے چکرا رہے بد نہ تھے مگر جوہر تہمت مذہب دہ اور
 سادہ لوح اور خدا پرست فریبیوں سے رغبت رکھتے تھے تعصیف ہوئی تھیں اور اس
 بعد بہت سی جھوٹی بنیاد کی تحریریں جن پر ایک پمخبروں کے نام بطور مصنفوں درج
 کی گئی تھیں دینا پر فریب سرکھی گئی تھیں انتہی۔ یہاں سے یہ بات ثابت ہوا کہ اول
 عیسائیوں میں ہر طرح کے کذب فریب کا چرچا بدرجہ غایت ہو گیا تھا اور اتنا مافرا
 کر نکو اور دین سے کوئی شخص عمل شیعہ و فعل بد تصور نہ کرتا تھا بلکہ منظر ترقی دین کا
 ارتکاب موجب مزید ثواب قرب رب الارباب سمجھا جاتا چنانچہ اسی بنا پر عیسائی
 اہل دین تقویٰ نے پچھتر ناجات و انجیلین وضعی حضرت عیسیٰ و حواریوں کی جانب سے
 تصنیف کردین اور اسی زمانہ میں ہینار تحریریں محض بے بنیاد رسولوں و فریبوں
 کی طرف سے لکھ دین اولیٰ امر کی تصدیق و راستی ورس باب سوم نامہ یولوس
 مقدس کے کہ نام دیون کے تحریر فرمایا ہے بخوبی ظاہر و مہوید ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے

پہ اگر میرے چہرے کے سبب خدا کی نجاتی امانت کے جلال کے لئے زیادہ ظاہر ہوئی تو بخیر
 کیونکہ گنہگار کی طرح حکم ہو گیا ہے اور ہم کیوں برائی نہ کریں تاکہ بھلائی نکلے اور ہم پر
 صاحب ذیل دفعہ ۳۰ باب سوم حصہ دوم اور تواریخ کلیسیا کی لکھتے ہیں دوسری صدی
 میں مسیحیوں میں گفتگوری کہ جب بت پرست فیلسوف اور حکیموں کے ساتھ دین کا مشابہ
 کیا جاتا ہے تو اوہنیں کی بحث کا طرز اور طریقہ اختیار کرنا جائز ہے کہ انہیں آخر کار حرج
 وغیرہ کی رائے کے بموجب طریقہ مذکور تسلیم ہوا اس سے البتہ مسیحی بجا تون کی تیز عقلی
 اور نکتہ سنجی نے بحث میں زیادہ رونق پائی لیکن راستی اور صفائی میں کچھ خلل پڑا ہے
 اسی سبب سے بعض لوگ یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ جعلی تصنیفات پیدا ہوئیں جو کہ اس زمانہ
 کی بحث سے لگی گئیں سطور سے کہ فیلسوف لوگ جب کسی طریقہ کی پیروی کرتے تھے
 تو کبھی کبھی اس کے حق میں کتاب لکھتے کہ کسی معروف حکیم کے نام سے اجرا کرتے تھے
 کہ اس حلیہ سے لوگ اور متوجہ ہو کر اسکی باتیں زیادہ مانیں گے اگرچہ اسکی باتیں
 برعلاوہ مصنف کی ہوتیں سو اس طرح مسیحی جو فیلسوفوں کی طرح بحث کرتے تھے کتاب
 لکھتے کہ کسی حواری یا خادم حواری یا معروف اہقف کے نام سے رواج دیتے تھے
 ایسا تو تیسری صدی میں شروع ہوا اور کئی برس تک وہی کلیسیا میں جاری رہا یہ
 بات بہت ہی خلاف حق اور قابل الزام شدید ہے انتہی الغرض قبل اسکے کہ دین عیسوی
 نے کچھ ثبات و قیام پکڑا ہوا اسکا اصلی طریقہ نارہتی سے مختلط اور راہ حق غیر
 مستقر و مضبوط ہوئی بجائے عبادت خدا پرستش مخلوقات کا مسئلہ اموات و برکات

گناہوں اور برائیوں کا خالق ہے اور اسکے پیرو کہتے تھے کہ توریت اور انجیل ایک شخص کی بھیجی ہوئی نہیں اسلئے کہ سبت ہی چیزیں اول میں دوسرے کی مخالفین اور کہتے تھے کہ اول میں بیان ہے کہ جہان کا خالق جاہل ہے کیونکہ آدم کو پکارا کہ تو کہاں ہے اور اچل متوں ہے کہ مختلف حکم دیتا ہے اور جہان کے پیدا کرنے اور ساؤل کے پادشاہ کرنے سے پچھتایا انتہی اور جان کلا رک لکھتے تھے کہ بنی اسرائیل کا خدا فقط قائل ظالم جو ہوا حق فریسا جاہری نہیں بلکہ وہ ایک الگ جلا بنوالی بھی ہے جیسا پوروس و ۲۹ باب ۱۱ نامہ عبرانی میں لکھا، یقیناً سدا خدا ہم کو کیوں الی گت ہے انتہی اور ایسے خدا کے ہاتھوں میں پڑنا بڑا اہولناک کام ہے جیسا کہ پوروس و ۱۲ باب ۱۱ نامہ عبرانی میں لکھا ہے زندہ خدا کا تہ پڑنا ہولناک ہے انتہی پس ایسے خدا سے جتنی جلدی آزادی حاصل ہو سکے اتنی ہی جلد حاصل کرنی چاہئے اسلئے کہ جلد سے اپنے اکیلے کو تے بیٹے کو بھی نہ بچایا تو اس سے اور کوئی کیا کرم اور رحم کی امید کرے اور یہ خدا جسکو ہم کہتے ہیں خدا مبتلاقی ہیں قابل سپرد کرنے کے نہیں بلکہ ایک بے شکستہ چیز جامع ضد اور مہول کی ہے کہ اپنے پیغمبروں کو بھی فریب دے سچن اللہ رب العرش العلیہ فو لائیل عیال فعل و ہم یہ یلمون ابی صلی کی بابت قرآن کی جانب دل سے متوجہ ہوا و بے مقصد ہو کر اول سے آخر تک پڑھو اور سمجھو بوجہ کہ توحید کی نسبت اور سین کہا اہتمام پہنچ اور تاکید شدید ہے بلکہ مقصود اہم و غرض اصلی تنزیل قرآن و تبلیغ فرمان سے یہی تشریح و توحید ہے لہذا قال تعالیٰ کَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ لِتُخَوِّجَ

۱۔ جو دوسرا باب

۲۔ ۱۱

۳۔ ۱۱

۴۔ ۱۱

النَّاسُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطٍ الْعَرْشِ الْحَمِيدِ وَقَالَ
 يَا أَيُّهَا الْمَلَأِكَةُ بَايِعُوا عَلِيَّ مِنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْزِلُوا أَتَمَّ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَتَقُولُونَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝
 اور شرک کو مطلقاً محجب الذات ہو خواہ باعتبار صفات عبادت و بندگی کی راہ
 یا بیز غش و محبت منکر الوجہ ظلم عظیم اور جرم غیر منفور کہ ہے ترک تباہی تبلیغ
 و کہا ہے شرک کو سخت بیوقوف و عقل اور جا بجا محقر و ذلیل کہ ہے مشرکین کا
 و بوجہ نکہانا اور ان سے قرابت و مناکحت نہ کرنے کی یہی اصل بنیاد ہے تقدس
 و تشبہ رب العلیین جمیع اوصاف و ذیلہ سے قرآن کی ہر ایک آیت کا بیان و مفاد ہے
 مثلاً لیس کلمۃ شئی انی حد و ضدا و رد عدم شبہ نہ پربران قاطع ہے لا شئی
 الا علی و هو العزیز الحکیم غایت قوت و حکمت اور علو شان و رفعت پر
 دلیل ملے ہے لَا یُحِيطُونَ بِشَیْءٍ مِنْ عِلْمِهِ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَ سِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمَوَاتِ
 وَالْاَرْضَ وَلَا یَـُٔودُہُ حِفْظُہُمَا وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اور وَ هُوَ الْقَاهِرُ
 فَوْقَ عِبَادَہٗ اور بِلَہٗ مَا فِی السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ کُلِّ لَہٗ قَانِعُونَ سے خدا
 کی مانند کسی شخص کا کل فی العلم نہ ہونا اور کسی چیز کی محافلت سے اس کا علین و متعال
 نہ ہونا اور ہر مخلوق کا اس کے مقابلہ میں ناچیز و بیچ ہونا اور مباد و لقد خلقتنا
 السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ فِی سِتَّةِ اَیَّامٍ وَ مَا مَسْنَانُ مِنْ غُوبٍ کی خلق آسمان و
 زمین سے اس کا نہ تھکنا اور موافق یہ کہ یہ مبدی و اکمر من السماء الی الارض

کہ جس طرح کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے کلمہ شئی سے ہر شے کی تخلیق و تدبیر فرمائی ہے اسی طرح وہ اپنے کلمہ لا شئی سے ہر شے کو مٹا دیتا ہے اور اس کے لئے ہر شے کی قوت و حکمت اور علو شان و رفعت پر دلیل ملے ہے۔ اور وہی وہی ہے جو اپنے کلمہ سے ہر شے کی تخلیق و تدبیر فرماتا ہے اور اس کے لئے ہر شے کی قوت و حکمت اور علو شان و رفعت پر دلیل ملے ہے۔ اور وہی وہی ہے جو اپنے کلمہ سے ہر شے کی تخلیق و تدبیر فرماتا ہے اور اس کے لئے ہر شے کی قوت و حکمت اور علو شان و رفعت پر دلیل ملے ہے۔

اور اِنما امرہ اِذَا الْاَشْيَاءُ اَنْ يَقُولَ لَنْ فَيَكُونُ كِي جَمِيعِ مِمَّا تَرَى وَ
 سماوی اور ہر کار و بار سرکاری کا انتظام محض تیرے ہاتھ میں ہے بلا تکلیف
 نزول معبود انجام پائے گا اَلَا تَاْخُذُ سِنَةً وَاَنْتُمْ اَوْرَاثُهَا تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا
 اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سِوَاكَ اُسے اُسکے حضور نیند و غفلت کو راہ نہ پانا اور سببِ زین
 و قرینہ سے بہرہ و مقدس ہونا بوضاحت تمام معلوم ہے اور کمال نصفت و عدالت
 لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی اور نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ
 الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مُثْقَلًا حَبَّةً مِّنْ
 خَرْدَلٍ اَنَّا نَحْكُمُ بِهَا وَكُنَّا بِنَا حَاسِبِیْنَ و غیرہ سے صراحتاً مع الفصاحت مفہوم ہے
 نہ کسی جگہ استعارات کریمہ ہیں اور نہ تشبیہات قبیحہ مخلوق پر اطلاق لہ و خدا کا تو کیا کہ
 سلطانین دنیا کو ملک لاطلاق شاہنشاہ کہنا اور بلفظ عسب دی امتی اپنی لونڈی کا
 سے خطاب کرنا یہی ممنوع شرعی و دینی عند ہے جسب و ز سے آفتاب اسلام کا طلوع
 یعنی قرآن کا نزول شروع ہوا و زبر و زطلکات کفر و شرک کا استیصال ہو تا کیا قلبِ عالم
 ہر آدمی ذوق توحید و عبادت سے مالا مال معلوم ہوا اور نور خدا پرستی سے صفحہ عالم
 معبود اور علی سبیل الکمال منور ہو گیا اقطار زمین سے کوئی شہر و قصبہ نہ بجا جاوے
 خدا کی تسبیح و تہلیل کی آواز نہ آتی ہوا و کوئی موضع و قریہ نہ رہا کہ باعلان و بان صدا
 تشریح و تقدیس بخاتی ہو باخصوص ملک عرب مایہما من اطرافہا و نوا جہل سے تو
 شرک کفر کی قطعی تیغ کئی ہو گئی باوجود مرد و دہور آج تک شرک کفر نے کی طرح وہاں

اور اِنما امرہ اِذَا الْاَشْيَاءُ اَنْ يَقُولَ لَنْ فَيَكُونُ كِي جَمِيعِ مِمَّا تَرَى وَ
 سماوی اور ہر کار و بار سرکاری کا انتظام محض تیرے ہاتھ میں ہے بلا تکلیف
 نزول معبود انجام پائے گا اَلَا تَاْخُذُ سِنَةً وَاَنْتُمْ اَوْرَاثُهَا تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا
 اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سِوَاكَ اُسے اُسکے حضور نیند و غفلت کو راہ نہ پانا اور سببِ زین
 و قرینہ سے بہرہ و مقدس ہونا بوضاحت تمام معلوم ہے اور کمال نصفت و عدالت
 لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی اور نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ
 الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مُثْقَلًا حَبَّةً مِّنْ
 خَرْدَلٍ اَنَّا نَحْكُمُ بِهَا وَكُنَّا بِنَا حَاسِبِیْنَ و غیرہ سے صراحتاً مع الفصاحت مفہوم ہے
 نہ کسی جگہ استعارات کریمہ ہیں اور نہ تشبیہات قبیحہ مخلوق پر اطلاق لہ و خدا کا تو کیا کہ
 سلطانین دنیا کو ملک لاطلاق شاہنشاہ کہنا اور بلفظ عسب دی امتی اپنی لونڈی کا
 سے خطاب کرنا یہی ممنوع شرعی و دینی عند ہے جسب و ز سے آفتاب اسلام کا طلوع
 یعنی قرآن کا نزول شروع ہوا و زبر و زطلکات کفر و شرک کا استیصال ہو تا کیا قلبِ عالم
 ہر آدمی ذوق توحید و عبادت سے مالا مال معلوم ہوا اور نور خدا پرستی سے صفحہ عالم
 معبود اور علی سبیل الکمال منور ہو گیا اقطار زمین سے کوئی شہر و قصبہ نہ بجا جاوے
 خدا کی تسبیح و تہلیل کی آواز نہ آتی ہوا و کوئی موضع و قریہ نہ رہا کہ باعلان و بان صدا
 تشریح و تقدیس بخاتی ہو باخصوص ملک عرب مایہما من اطرافہا و نوا جہل سے تو
 شرک کفر کی قطعی تیغ کئی ہو گئی باوجود مرد و دہور آج تک شرک کفر نے کی طرح وہاں

بیان تشریح توحید قرآن

عود و ظہور کیا جہان کی سفاہت و جہالت بیشتر جہان میں ضرب المثل تھی اور جس جگہ
 اتبع اوام و پریشاں صنام صد سال تک خاطر پسند و عزیز ہر دل رہی عصہ قلیل یہ
 بانیس برس کی مدت میں قرآن کی برکت اور حرارت ایمان و غایت عرفان کی بدولت
 اون لوگوں نے خدا کی راہ میں ترک مال و متاع اور صرف عزت و جان تک سے کفایت
 دریغ کیا فلا علما و کلمۃ اللہ و رفاقت رسول خدا میں ہر شخص نے گہرا چھوڑا زن و
 فرزند سے مونہہ موڑا قرابت و رشتہ کو توڑا اپنے رنج و راحت سے کچھ سر و کار نہ کیا
 باوجود تربہ خلافت و امامت ترقی دین و ملت اور خلق اللہ کی دعوت و ہدایت سے
 ایک دم دم نہ لیا بعد سعی و کوشش بچید خدا کا نام بہ تقدیر و تنزیہ نہ تمام اطراف عالم میں
 پھیلا دیا ملک عرب کو جسے علوم و فنون کا مرکز و مرجع اور ہر طرح کی تہذیب و تہذیب کی
 معدن و منبع بنا دیا ایسا عجیب و غریب اثر اور بیدار جوش و خروش اس قدر شروع و دنیا
 ایکرا تک کسی مذہبی تعلیم اور دین و شریعت سے نہیں ہوا و غنائم ایسا تغیر و انقلاب نظر
 مخالفین میں بھی باعث فرط تحیر و تعجب ہے اس واسطے کہ دوسری ہنگام صاحبان اپنی کتاب
 میں لکھتے ہیں کہ جس نے بیان کیا ہے کہ سپہ جاوید خلفہ کے الخواریک یا صاف
 اور ضرب المثل ہے کہ ان کی سرگرمی و لدہی اور اخلاص کے ساتھ ہی اور ثروت اور
 اختیار یا کربھی اپنی زندگیاں اور فرائض اخلاقی اور مذہبی میں صرف کین ہی آدمی محمد
 کے اول ہی جہان میں شامل ہے جو بیشتر اس سے کہ اپنے اقتدار حاصل کیا آپ کے
 جانبدار ہو گئے یعنی ایسے وقت میں کہ آپ مدت ازار ہوئے اور جان بچا کر اپنے ملک سے

چلے گئے اور ان کے اول ہی اول تبدیل مذہب کرنے سے انکی راستی ثابت ہوتی ہے اور دنیا کی سلطنتوں کو فتح کرنے سے انکی لیاقت کی فوقیت معلوم ہوتی ہے^{۲۱۹} استورین کوئی یقین کر سکتا ہے کہ ایسے شخصوں نے ایذا میں بدین اور اپنے ملک سے جلا وطنی کو اراکی امداد میں سرگرمی سے اوسکے پابند ہوئے یہ سب انور ایک شخص کی خاطر ہوں جنہیں ہر طرح کی برائیاں ہوں اور اوس سلسلہ فریب و دہشت عیاری کی لئے ہوں جو ان کی تربیت کے ہی خلاف ہوا اور ان کی ابتدای زندگی کی توصیات کے ہی مخالف ہو سہرستین نہیں ہو سکتا اور خارج از حیطہ اسکان ہے^{۲۲۳} عیسائی اسکو یاد رکھیں تو چاہا ہو کہ حمیم کے مسائل نہ وہ درجہ نشا و دینی کا آپ کے پیروں میں پاپ کیا جکوعی کے ابتدای پیروں میں تلاش کرنا بیفائدہ ہے اور آپ کا مذہب اول تیزی سے ساتھ پھیلا جسکی نظیر دین عیسوی میں نہیں چنانچہ نصف صدی سے کم میں اسلام بہت سے عالیشان اور سرسبز سلطنتوں پر غالب آیا جب عیسائی کو سولی پر لٹکے تو ان کے پیرو بہاگ گئے اور ان کا نشا و دینی جاتا رہا اور سب سے مستند کو موت کے پنجہ میں گونایا چھوڑ کر چلے گئے اگر بالفرض آپ کے حفاظت کرنے کی انکو ممانعت تھی تو آپ کی نشانی کے لئے تو وجود دیتے اور صبر سے آپ کے اذارسانوں کو دہکتے برکس اسکے محمد پر دے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور آپ کے پیادوں میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کل دشمنوں پر آپکو غالب کیا ۱۸ باوجودیکہ محمد اور عیسیٰ کی ابتدائی تاریخوں میں ایسے حالات میں جنہیں عجیب مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے ایسے میں جنہیں بالکل

اختلاف ہے مثلاً عیسیٰ کے اوّل بارہ مریدوں کو نماز تربت یافتہ اور کم رتبہ مانا گیا ہے بخلاف محمد کے اوّل مریدوں کے کہ بجز آپ کے غلام کے سب لوگ بڑے ذی عزت تھے اور جب لوگ خلیفہ اور سہما فوج اسلام کے ہوئے تو اس عہد میں جو کچھ ادھون نے اعمال کئے اور ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اور ان میں اوّل درجہ کی لیاقتیں تھیں اور غالباً ایسے نسبت ہے کہ باسانی دہو کہ کھا جلتے اور بذیل دفعہ ۴۰ انجیلین اعظم سے صفات موصوفہ یہ بات نقل کی یہ امر تشریح طلب ہے کہ وہ امر اہم جو یقیناً واقع ہوا یعنی دنیا کا فتح ہونا کس طرح سے پچاس یا ساٹھ برس کے عرصہ قلیل میں انجام کر پونچا ہوگا اب ہم پوچھتے ہیں کہ یہ فتح کن لوگوں نے کی تو یہی کہیں گے کہ کیا ان کے تو موسیٰ نے جنگا مال منہ سننا ہے کہ تعداد میں کم اور جابل در جنگ سے طاقت اور ناشائستہ اور قوانین سے بے بہرہ تھے تاہم ادھون نے تربت یافتہ لوگوں کا مقابلہ کیا جنگی وسائل آمدنی بکثرت تھے حرارت دینی سے یہ کرامات ہونی ہوگی کیونکہ حرارت دینی کو اپنی سلطنت قائم کر نیک لئے وقت و درکار ہے اور محمد کا زمانہ صرف ۳۰ برس تک انتہی اہم لیکن حرارت دینی سے یہ ہوا اور بجز حرارت کے اسکی کوئی اور وجہ نہیں ہوتی اولیٰ درجہ یہ کہ بغیر حرارت دینی کے وہ وقوع میں نہیں آسکتا تھا انتہی الغرض اثبات تمامی صفات کائناتہ ايجابیہ و سلبیہ کا واسطے ذات خدا کے جس کثرت و کیفیت کے ساتھ قرآن میں ہے جہاں کی کسی کتاب کو اس سے کچھ بھی مناسبت نہیں تجید و توحید خدا عزوجل بطرح کسورہ اخلاص میں ہے دفاتر و مجلدات دوسری ادیان کو اس سے

کمال معجزات و کرامات
نیز در کتاب تجید

شایدت ذرہ و اقطاب کی ہی نہیں اور اسکے موافق نہ کسی ذلیل عقلی کا خلاف لازم آتا ہے اور نہ کسی حکیم و فلسفی کا اعتراض و مناقضہ پیش چسکتا ہے بلکہ بالکل اس کے مقابل کیوقت سب ملاحظہ و فلاسفہ کو گردن کجی ختم کرنا اور طرعاؤ کو ہٹا دینا و اطعنا ہی کہنا چاہیے۔
 بسنے فقط میرا قول اس باب میں اگر مدعی ہوئی وجہ سے قابل اعتبار نہیں تو کلام مخالفین اسلام کو دیکھو کہ ان کو بھی اس بات کا اقرار ہے کہ ہر اول یعنی ذات و صفات خالق کائنات کا بیان سائنس و ہائیکل دیان کی بنسبت اسلام میں بکمال شرح و بسط ہے وہ کام جبکا اہتمام تمام آغاز عالم سے کیا گیا اور اوسیکے واسطے پانچ سو سال تک عجائب و شہنائیاں دنیا و رسل کا ارسال ہوا اور اوس کی بابت ہر ایک نے درجہ بدرجہ بہت کچھ بحث و سعی اور جانفشانی و عرق ریزی کی باوجود وسعت وقت و فراغ و فرصت کسی سے اوسکا سیر انجام نہوا حتی کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انہوں نے اوسکا پیرا اوٹھایا بتا سیکر یا اپنی کمال محبت و استعلا کی پروردگار ابد و ابد و ابد و ابد کو پہنچایا تشریف بیٹھائی کو کہ مدت سے مدوی زمین پر رہو اور ایک دم سے اوٹھایا یا ربین اور کائنات و غلغلا فصل مقرر کیا تاکہ لوگوں کو بند و فضائل و اہم تر و تیر سے چھوڑ دیا وینا سے جہالت و تاریکی اور شبہات و شکوک و ہمہ پستی کو مٹا کر لوگوں کو دل عالم کو خدا کی وحدت و احاطہ قدرت اور غیر محدود کمالات و کمالات توحید و توحید پرستی اور یہ بتا کہ انبیاء و رسل و اوصیاء و صلوات و منفعت اوسکی جابجاست ہے بخوبی ہر شخص کے ذہن نشین کر دی چنانچہ جان و دیون بورت کہتا ہے انحضرت کے مسائل میں ایہام بالکل نہ تھا قرآن سے غور کیا ہے کہ آنحضرت پر صوحا و کتب

بتوں اور آدمیوں اور سیارات اور ثواب کی پرستش کی بالکل ممانعت فرمائی اور
 یہ اسوجہ کہ ہر حادث کو فنا اور ہر طالع کو غروب لازم ہے اور جس چیز میں کہ خراب
 ہو نیکیاں مادیہ ہے اور سکوزدال ضرور ہے آنحضرت خدا کے یکتا کی پرستش کرتے
 اور فرماتے تھے کہ اوسکی نہ کوئی شکل مقرر ہے اور نہ جگہ اور نہ اوسکے اولاد ہے
 اور نہ مثل وہ ہمارے دل کے پوشیدہ بیدار واقف ہے قدیم ہے حادث نہیں
 اور اوسکو ذاتی کمال عقلی حاصل ہے ان صفات کو آنحضرت نے اپنی زبان سے
 بیان کیا اور انہوں نے سورتوں میں بیان فرمایا ہے سلمان ان آیتوں پر کامل
 عقیدہ رکھتے ہیں اور مفسرین بیان انکی اس طرح تعریف کی ہے جیسے راضی کی حد
 وغیرہ بیان کی جاتی ہیں ایک موجد حکیم نبی سلمانوں کے عام عقیدہ کی موافق ہی
 ہو سکتا ہے تمام مخلوقات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا کوئی خالق ضرور ہے
 اور اوسکا قانون ہر ایک آدمی کے دل میں موجود ہے اہل ازموء الاسلام اور
 یہ بھی اوسین کہتا ہے وہ مذہب جسکی قرآن شریف نے بنا ڈالی ہے اوسین کمال حد
 ہے اور اوسین خدا تعالیٰ کا مضمون سمجھنے میں کچھ دقت اور ابہام نہیں ہے اہل اسلام
 کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ وہ ہر مقام پر موجود ہے اور اوسکی حکم
 سے تمام عالم کا انتظام قائم ہے بلکہ ان کے حکما کی مانند یہ رائے نہیں ہے کہ وہ
 صرف سب انیا کا خالق ہے اور قواعد مقررہ سے عالم کا انتظام کرتا ہے مگر آپ
 سب چیزوں سے علیدہ ہے اورین بعد یہ کہ ہے چشتی مدیہ میں آنحضرت شریف

پیدا ہوئے اور آپ اپنے مذہب کو قائم رکھا اور بت پرستی کو ملک انیشیا اور افریقہ اور مصر کے اکثر حصوں سے بالکل نیست و نابود کر دیا چنانچہ ان ملکوں میں اب تک خدایت مانی واحد اور حقیقی کی پرستش جاری ہے لاکھوں آدمیوں کے دل میں اس عصب کے بنی کے ظاہری اور باطنی برکتوں نے جگہ پکڑ لی اور ہماری صاحبزادی امن مر کی مقتضی ہے کہ ہم یہ خیال کریں کہ حقیقت میں آپ کے مستعدین آپ کی نبوت کے دل سے قائل تھے اور یہ سچ جانتے تھے کہ آپ پر وحی نازل ہوتی ہے اور آپ سچے نبی ہیں ضرور ہے کہ مشرکوں کو آپ کا مذہب پسند اور اسکے عقیدہ اور قوانین کے خدا کی طرف سے الہام ہوتا معلوم ہوا ہو گا آپ کا مذہب زروشت کے مذہب سے زیادہ صاف معلوم ہوتا تھا اور جو تھے اور فاسد مذہبوں کے مقابل میں بہت عقل کے موافق لکھا ہے ساتویں صدی میں کتب اسمانی کی سادگی ان لوگوں کی بد اعتقادیوں سے جاتی رہی تھی آنحضرت کے مذہب کی صداقت اس بات سے اور بھی زیادہ معلوم ہوتی ہے کہ اگرچہ اس مذہب کو نکلے ہوئے ایک عرصہ دراز منقضی ہوا مگر اس میں اور مذہبوں کی مانند خالق کی جیسے مخلوق کی پرستش وغیرہ نہ تھی اور اہل اسلام نے اپنے وہم اور قیاس کی متابعت نہیں کی اور خدایت مانی کی پرستش پر قائم رہی اور اسکی جیسے بتوں کو نہ پوجنے لگے انتہی اور گمن جتنا کہ بہت بڑا مستند و مشہور مورخ و محقق انگلستان ہے اپنی تاریخ میں لکھتا ہے محمد کا مذہب شکوک اور شبہات سے پاک ہے کہ کے پیغمبر نے بتوں کی انسانوں کی

ستاروں اور سیاروں کی پرستش کو اس عقول دلیل سے رد کیا کہ جو شے طلوع
ہوتی ہے غروب ہو جاتی ہے اور جو حادث ہے وہ غائی ہوتی ہے اور جو قابلِ توبہ
ہے وہ معذور ہو جاتی ہے اور اپنی سرگرمی سے کائنات کے بانی کو ایک ایسا
وجود تسلیم کیا ہے جسکی نہ ابتدا ہے نہ انتہا نہ کسی شکل میں محدود نہ کسی مکان میں اور
نہ کوئی اوسکانی موجود ہے جسے اوسکو تشبیہ و تسکین وہ ہمارے ہاتھ پر
ارادوں سے بھی آگاہ رہتا ہے بغیر کسی اسباب کا موجود ہے اخلاق اور فکر کا
کمال جو اوسکو حاصل ہے وہ اوسکو اپنی ذات سے حاصل ہے ان بڑے بڑے
حقائق کو پیغمبر نے منہور کیا اور اوسے پیروان نے انکو نہایت مستحکم طور سے قبول
کیا اور قرآن کے مفسران نے عقولات کے ذریعہ سے بہت درستی کے ساتھ انکی
تفسیر اور تشریح کی ایک حکیم چخراستہ مالی کے وجود اور اوسکی صفات پر عقائد
رکھتا ہو مسلمانوں کے مذکورہ بالا کے عقیدہ کی نسبت یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ ایسا
جو ہمارے موجودہ اور اکل درفوسے عقل سے بہت بڑھ کر ہے اسلئے کہ جب ہم نے
اوس نامعلوم چیز کو زبان اور حرکت اور مادہ اور حس اور تفکر کے اوصاف سے
مبرا کر دیا تو پہر ہمارے خیال کو اسنے اور سمجھنے کے لئے کیا چیز بانی ربی وہ اصل اول
جسکی بنا عقل اور وحی پر ہے محمد کی شہادت اسے مستحکم کو پہونچی چنانچہ اس کے
معتقد ہندوستان سے لیکر مراکو تک موجود کے لقب سے ممتاز ہیں اور بتوں کو
بمنوع سمجھنے سے بت پرستی کا خطرہ مٹا دیا گیا ہے انتہی اور ڈاکٹر اسپنر صاحب

حالات انحضرت علیہ السلام و اخصیت کی بیان میں کہتا ہے کہ اوں کو مکتے ہوئے
 آفتاب برستی ہوئی پانی اور اوتی ہوئی رویرگی میں خدا ہی کا یہ قدرت نظر آتا تھا
 اور غرض عدو آواز آئے اور طیو کے نغمہ میں حمد الہی کی آواز سنائی دیتی تھی اور سننا
 جنگوں اور چرچہ شہروں کی خرابات میں خدا ہی کے قہر کے آثار دکھائی دیتے
 تھے انتہی اور راؤ دہل صاحب دیباچہ ترجمہ قرآن شریف میں تحریر کرتے ہیں کہ
 ولیدوں نے غائب ہے کہ محمد کے سکام اس نیک نیتی کی تحریک سے ہوتے تھے کہ اپنے
 ملک کے لوگوں کو حیات اور ذات بہت پرستی سے چھوڑا دین اور یہ کہ نہایت مرتبہ کی خواہش
 اوں کی یہ تھی کہ سب بڑی امر حق یعنی توحید الہی کا جو اوں کی روح پر بدرجہ غنا
 مستولی ہو رہی تھی شہتہ کرین چنانچہ اسی مطلب کے لئے قرآنی سورتوں کے تصنیف کا
 سامان اونہیں ناگزیر ہوا اور یہ کہ اونہیں اس امر کا اعتقاد کامل ہو گیا تھا کہ مجھ
 و علی الہی پہنچا ہے اور نقصانے حوادث اور تبدیلیج نور مرام اس امر کا باعث ہوا
 کہ اونہوں نے اپنے آپ کو خدا کا رسول میں باور کر لیا تاہم محمد کی سیرت ایک عجیب
 نمونہ ہے اس قوت اور حیات کا جو ایسے شخص میں ہوتی ہے جس کو خدا اور قیامت
 اعتقاد کامل ہوتا ہے اوس میں سے جو کچھ نتیجہ نکالے جاوے اوں کی ذات کریم
 اور سیرت صداقت مشنوں سے ہمیشہ اوں کو اوں لوگوں میں تصور کیا جاوے
 جبکہ ایمان اور اخلاق اور اپنے اپنے جنس کی تمام حیات و نبوی پر ایسا اختیار
 حاصل ہے جو حقیقت میں بجز کسی اولوالعزم کے اور کسی کو نہیں ہو سکتا انتہی اور

میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدیہ میں لکھتے ہیں ایک زمانہ نامعلوم سے کہ اور تمام
جزیرہ عرب کی روحانی کیفیت بالکل عیسوی ہو گئی تھی گو ایک ضعیف اور ناپائدار
اثر یہودیت و نصرانیت یا فلسفہ کا عرب پر ہوا تھا جس کی ایک دریا چہ غیر روانہ کے
سطح کا ادیرا و دہر لہر کہانا مگر تہ میں محض حین حرکت رہنا تمام عرب تو بہت ظلم
اور بدکاریوں میں غرق ہو رہے تھے یہ عام رسم تھی کہ بڑا بیٹا اپنے باپ کی بیٹی کو
بیابا لیتا ان کے غرور اور افلاس سے رسم دختر کشی بھی جاری ہو گئی تھی جس سے
ہندوؤں میں اونچا مذہب حد کے درجہ کی بت پرستی تھا اور آدن کا ایمان ایک
سبب الا سبب الا کہ علی الاطلاق پر نہ تھا بلکہ غیر مرنی ارواح کے تو ہم باطل کی
ہیت کا آدن کا ایمان تھا اونہیں کی رضامندی مناتے تھے اور اونہیں کی ناراضگی سے
احتراز کرتے تھے قیامت اور جزا اور سزا جو فعل یا ترک کا باعث ہوا وہی اونہیں
خبر نہ تھی ہجرت سے تیرہ برس پیشتر تو کہ اس طرح سے ایسی دلیل حالت میں بیان
پڑا ہوا تھا مگر ان تیرہ برسوں نے کیا ہی اثر عظیم پیدا کیا سیکڑوں آدمیوں کی
جماعت نے بت پرستی چھوڑ کے خدا سے واحد کی پرستش اختیار کی اور اپنے عقائد
کی موافق وہی الہی کی ہدایت کی مطیع و سقا ہو گئے اسی قادر مطلق سے کہ قدرت
و شدت دعا مانگتے اور سیکے رحمت پر نفرت کی امید رکھتے اور حنات و خیرات و برہنہ کا
اور انصاف کرنے میں بڑی کوشش کرتے تھے اب انہیں شبہ روزا وہی قادر
مطلق کی قدرت کا خیال ہے اور یہ کہ وہی رزاق ہمارے ادنیٰ حوائج خبر گیرانہ

ہر ایک قدرتی یا طبعی کیفیت میں ہر ایک تعلقات زندگانی میں اور اودن کے خلوت اور جلوت کے ہر ایک حادثہ اور تغیرات میں وہ اوسیکے یہ قدرت کو دیکھتے تھے اور فریبہ بالا وہ لوگ اس نے روحانی حالت کو جسمین وہ خوشحال اور محکمان بستہ تھے خدا کے فضل خاص رحمت با اختصاص کی علامت سمجھتے تھے اور اپنے کافر اہل شہر کے کفر کو خدا کی تقدیر کے بموجب خدا ان کا نشان مانتے تھے محمد کو وہ اپنا حیات تازہ بخشے سمجھتے تھے جو کہ ان کی ساری امیدوں کے واسطے ماخذ تھے اور انہیں کے مناسب اور کامل راحت کرتے تھے ایسے تھوڑے ہی زمانہ میں مگر اس عجیب تاثیر سے دو حصوں میں منقسم ہو گیا تھا جو بلا لحاظ قبیلہ و قوم ایک دوسرے کے درپے کھینچا نکلتے تھے مسلمانوں نے مصیبتوں کو تحمل اور شکیبائی سے برداشت کیا اور گویا اگر نالوں کی ایک مصیبت تھی مگر تو بھی ایسی عالی مہی کی بردباری سے وہ لوگ تعریف کے مستحق ہیں۔ ایک تلوار مرد اور عورتوں نے اپنے ایمان عزیز سے انکار نکال کے اپنا گھر بار چھوڑ کر جت تک کہ پہلے طوفان مصیبت فرو ہووے جسٹوں کو ہجرت کر لی تھی اور اب پھر اس شداد سے بہن زیادہ آؤں اور اولاد بھی اپنے عزیز شہر کو اور مقدس کعبہ کو چھوڑ کر مدینہ کو ہجرت کر آئے اور یہاں پہلی اس عجیب تاثیر نے دو باتیں برس کے عرصہ میں ان لوگوں کے واسطے ایک بار دہری جوئی اور مسلمانوں کی حمایت میں جان فینے کو مستعد ہو گئے تیاری کر دی اہل مدینہ کے کانون میں پہنچ دی اتفاقاً باقی عرصہ سے گوش گزار ہو چکی تھیں مگر وہ بھی اس وقت تک خواب خرگوش سے نہ چونکی جب تک کہ روح کو کپکپا دینے والی باتیں نبی علیہ

کی ہین سنین تب البتہ دفعتاً ایک نئی اور سرگرم زندگانی میں دم پہننے لگے انتہی -
 اور یہی وہی ہے ہم بتانا مل اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اوس نے یعنی اسلام نے
 ہمیشہ کی واسطے اکثر توہمات باطلہ کو جنکی تاریکی مدتوں سے عربک ملک جزیرہ منابر چارہ
 ہتی کا عدم کر دیا اسلام کی صد کجائے کے روبرو سب پرستی موقوف ہو گئی اور خدا کی وحدانیت
 اور غیر محدود کمالات اور ایک خاص اور ہر ایک جگہ اعلا کی مہولی قدرت کا مسئلہ
 حضرت محمد کے معقدوں کے دلوں اور جانوں میں ایسا ہی زندہ اصول ہو گیا ہے جسکے
 خاص حضرت محمد کے دل میں تھا مذہب اسلام میں سے پہلی بات جو خاص اسلام کے معنی
 میں یہ ہے کہ خدا کی مرضی پر توکل مطلق کرنا چاہیے لہذا معاشرت کے ہی اسلام
 کچھ کم خوبان نہیں ہیں چنانچہ مذہب اسلام میں یہ ہدایت ہے کہ سب سامان آپس میں
 ایک دوسرے کے ساتھ برا دراند محبت رکھیں بیویں کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے غلاموں
 کے ساتھ نہایت شفقت برتنا چاہیے نش کی چیزوں کی ممانعت ہے مذہب اسلام
 اس بات پر غور کر سکتا ہے کہ ہمیں پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے جو
 کسی اور مذہب میں نہیں پایا جاتا انتہی یہاں سے سب دینوں پر اسلام کو بقول
 مشہور ع والفضل اشہد بہ الاعداء * بابت اصل اول بخوبی تفوق
 وفضل حاصل ہو گیا اور وجہ ثبوت اصل دوم یہ ہے کہ اللہ پاک کی غرض غایت
 بعثت انبیاء و تبلیغ رسل سے محض مخلوق کی ہدایت اور دستی چال و چلن اور
 حسن معاشرت و اصلاح عادت ہے اس واسطے کہ عقول زمانیان و اراک جہانیاں

تاکہ کوئی شخص بچشم حقارت و بنظر اہانت اداں کو نہ کیجے بخیر ازلت و نمانیت اولیٰ کا
ابتداء کیسکے واسطے سبب شرم و حیا اور باعث مذلت و خجالت نہ ہو عند العقلا یہ مقدمہ
بدرجہ غایت ظاہر و بدیہی ہے کیسکو ایسین مباہلہ و شقاق نہیں اور ہر متاثر صحت
سلسلہ قضاہ کا بخوبی واضح و جلی ہے بجز اتفاق و وفات کسی مذہب و الیکو چارہ نہیں
بعد تحقیق و تفتیش کامل اس اصل میں ہی سینے اہل اسلام ہی کا عقیدہ کما تبغی قوی
و محکم پایا اور انہیں کا طریقہ لائق اعتماد اور از میں مضبوط و مستحکم دیکھا بہت سے
آیات قرآنی اسکے مؤید اور نفوس مریحہ بکثرت اس پر شاہدین انرا بخند پہلی دلیل ہے
یہ کلام ملک العلام کہ سورہ انعام میں ہے وَ هَدَيْنَا لَهٗ السَّبِيلَ وَ يَعْقُوبَ
كَاهِلًا هَدَيْنَا وَ نُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ
اَيُّوبَ وَ يُوسُفَ وَ مُوسٰى وَ هٰرُونَ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْحَسَنِيْنَ وَ ذَكْرِيَّا
وَ عِجْرٰى وَ عِيسٰى وَ اِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ
وَ لُوطًا وَ كَذٰلِكَ فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وَ مِنْ اٰبَآءِهِمْ وَ ذُرِّيَّتِهِمْ وَ اَحْوَابِهِمْ وَ
اَحْبَبْنَا هُمْ وَ هَدَيْنَاهُمْ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ اَسْآءَتِ مِنْ اِنْدِ بَاكِنِ اَنِيَا
اللہ کا ذکر و تعریف و وصف حسن اجمالاً و تفصیلاً و طرح ارشاد کیا اولاً ہر ایک کا اولیٰ
سے محسن و صلح اور مومن و نیک طالع ہونا کہ جامع جمیع مراتب فضائل و شامخ خیر
ہے اور عادی کل اعمال و عقائد حسنہ و اخلاق حمیدہ ہے نمایاں و سپر تر تب رحمت
و عطا اور عنایت و جزا کا بیان اس طرح کہ اداں کو خدا سے غرور و جل نہ تین طرح سے

بزرگی بخشنی اول اوں کو جملہ عالم سے اشرف و افضل بنایا دوم یہ کہ جناب الہی سب سے
 سبک و ہر مقرب خاص و صاحب غرت و امتیاز میں سوم اللہ تعالیٰ نے راہ رست
 و صراط مستقیم کی اوں کو تعلیم دی مراتب ثلثہ سے عموماً ہر ایک کا علی سبیل الکمال اوں میں
 حاصل ہونا اور بوجہ تکرار ذکر اول و آخر اقصیٰ مدارج ہدایت پر خصوصاً اوں کا پہنچنا
 اس سے ظاہر ہے کہ عطلے امور مذکورہ کو فرداً فرداً خداے پاک نے اپنی ذات کے
 جانب منسوب مستند فرمایا اور ہر جگہ آپ کو بصیغہ مستکرم مع الغیر تعبیر کیا ہے موافق
 قاعدہ معانی و بیان اور مطابق محاورہ و گفتگو روزمرہ ہر زبان کے
 یہ کلام مفید نہایت التفات و اہتمام ہے اور فرط غرمت و توجہ اور غایت لطف و تکرار
 وال ہے اور کمال ہدایت بقضی اسکا ہے کہ ہر امر میں افراط و تفریط کی رعایت کیجاو
 سحاظ مرتبہ عدالت کو مستلزم اوصاف ثلثہ عفت و حکمت و شجاعت ہے کہ قیث متروک
 و مہجور نہ ہو اور ذنوب و معاصی بتجاہا چونکہ مراتب تفریط میں مندرج ہیں یا جانب
 افراط میں معدود و منسلک اور خلاف عدالت و منافی کمال ہدایت ہیں لہذا خدا
 وں کا انبیاء کرام سے بشہادت قرآنی ممنوع و غیر جائز ہوا دوسری دلیل
 اوی سورت کی ہدایت ہے اَلَّذِیْنَ آمَنُوا وَلَمْ یَلْبِسُوا اٰیٰتِنَا بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَمْ
 یَاْمَنُوْا وَهُمْ مُّقْتَدِفُوْنَ ۝ اس کے بموجب ہندی حقیقی وہی لوگ ہیں جنہوں نے
 اپنے ایمان و اعتقاد کو کسی ظلم سے لمبوس و مخلوط نہ کیا ہوا اور جمیع منکرات و منہیات
 شرعاً و عرفاً چونکہ حد ظلم میں داخل ہیں انا عرفاً ظلمان الظلم وضع الشیء فی غیر موضعه

دوسری دلیل
 اوں کو جو انبیاء کرام سے
 اَلَّذِیْنَ آمَنُوا وَلَمْ یَلْبِسُوا
 اٰیٰتِنَا بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَمْ
 یَاْمَنُوْا وَهُمْ مُّقْتَدِفُوْنَ

وَالَّذِينَ بَايَعُوا بِعَيْدِكَ يَوْمَ فَارُوقَ فَلَا تُغْنِي عَنْهُمْ كَيْفَتُهُمْ وَلَئِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ غَلِيظٌ
 تَبَعَكَ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ وَقَالَ وَمَنْ يَتَّبِعْ
 حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ سَوَافٍ إِنَّكُمْ أَنْبِيَاؤُكُمْ كَمَا مَسْتَشِرُّونَ وَمَنْ يَتَّبِعْ
 مَا يَنْهَى اللَّهُ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ سَيُعَذِّبُ اللَّهُ النَّاسَ فِي آيَاتِهِ وَلَهُ الْعِزَّةُ عَمَّا يُصْوَفُونَ
 وَأُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۚ عَمَى وَكُنْهَارٌ أَوْ زَاوِلًا
 وَخَطَاكَارِ نَبِينَ هُوَ سَكَنٌ وَرَنَدٌ وَصُورٌ ظُهُورٌ خَطَا وَصُورٌ مَسْتَشِرُّونَ وَمَنْ يَتَّبِعْ
 وَقَدْ فَرَضْنَا خِلَافَ ذَلِكَ يَوْمَ الْخَلْفِ تَسِيرِي دَلِيلٌ سُورَةُ بَقَرَةِ كَيْفَ تَبَيَّنَ
 إِذْ أَنْتَبَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّمْتُمْ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا
 قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا كَلِمَاتٍ إِلَّا فِي الْعَهْدِ الظَّالِمِينَ ۚ يَعْنِي جَبَكِ اللَّهُ تَعَالَى
 فِي جَنَابَاتُونِ مِنْ حَضْرَتِ إِبْرَاهِيمَ أَزْمَانِشِ كِي أَوْرُوهُ أَوَّلِ تَحَانِ مِينَ دَرَسْتَ وَتَرِ
 أَوْ سَوَقْتَ عَطْلَ عَهْدِهِ أَمَامَتِ كَا أَوَّلِ سَ عَوْدِهِ فَرَمَا يَا حَضْرَتِ نَبِيَّ جَبِ ائْتِ بِ
 خَدَاوَنَدِ كَارْحَمٍ وَكُرْمٍ وَكَيْهَا أَوْلَادِ وَكَيْوَلَسْطِ بِي تَقَرَّرَ اس مَنَصِبِ عَالِي كِي دَر خِرَاسْتِ كِي
 أَوْ بِرِ حَكْمِ مَوَاكِينَا لَعَهْدِي الظَّالِمِينَ ۚ يَعْنِي مِيلَ عَهْدِ ظَالِمُونَ كُونِ بِهَوْنِ جَا
 مَطْلَبِ بِيَهْ كِهْ تَهَارِي أَوْلَادِ سَ دِهِي لَوُكُ اس عَهْدِهِ بِرَامُورِ هُونِ كِهْ جَبْهُونِ نَ
 ظَلَمَ نَكِيَا هُوَ آيَتِ مَذْكُورِهِ مِنْ عَهْدِ سَ اَلْكَرْمَنِ عَامِ مَرَادِ هُونِ جَوْ عَهْدِ أَمَامَتِ وَنَبُوتِ
 دُونِ كُونِ شَالِ سَ تَوَكْجَفِ بِهْ مَطْلَبِ كِهْ آخِمْ وَعَامِ سَتَقِ نَبُوتِ نَبِينَ آيَتِ سَ حَلِ
 سَ اَوْرَا كِرْ مَقْصُودِ فَاصِ عَهْدِ أَمَامَتِ هُوَ كِهْ اَبْتِدَا آيَتِ مِينَ صَرَاحًا مَوْجُوبِ هَسْتَوِي

وَالَّذِينَ بَايَعُوا بِعَيْدِكَ يَوْمَ فَارُوقَ فَلَا تُغْنِي عَنْهُمْ كَيْفَتُهُمْ وَلَئِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ غَلِيظٌ
 تَبَعَكَ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ وَقَالَ وَمَنْ يَتَّبِعْ
 حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ سَوَافٍ إِنَّكُمْ أَنْبِيَاؤُكُمْ كَمَا مَسْتَشِرُّونَ وَمَنْ يَتَّبِعْ
 مَا يَنْهَى اللَّهُ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ سَيُعَذِّبُ اللَّهُ النَّاسَ فِي آيَاتِهِ وَلَهُ الْعِزَّةُ عَمَّا يُصْوَفُونَ
 وَأُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۚ عَمَى وَكُنْهَارٌ أَوْ زَاوِلًا
 وَخَطَاكَارِ نَبِينَ هُوَ سَكَنٌ وَرَنَدٌ وَصُورٌ ظُهُورٌ خَطَا وَصُورٌ مَسْتَشِرُّونَ وَمَنْ يَتَّبِعْ
 وَقَدْ فَرَضْنَا خِلَافَ ذَلِكَ يَوْمَ الْخَلْفِ تَسِيرِي دَلِيلٌ سُورَةُ بَقَرَةِ كَيْفَ تَبَيَّنَ
 إِذْ أَنْتَبَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّمْتُمْ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا
 قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا كَلِمَاتٍ إِلَّا فِي الْعَهْدِ الظَّالِمِينَ ۚ يَعْنِي جَبَكِ اللَّهُ تَعَالَى
 فِي جَنَابَاتُونِ مِنْ حَضْرَتِ إِبْرَاهِيمَ أَزْمَانِشِ كِي أَوْرُوهُ أَوَّلِ تَحَانِ مِينَ دَرَسْتَ وَتَرِ
 أَوْ سَوَقْتَ عَطْلَ عَهْدِهِ أَمَامَتِ كَا أَوَّلِ سَ عَوْدِهِ فَرَمَا يَا حَضْرَتِ نَبِيَّ جَبِ ائْتِ بِ
 خَدَاوَنَدِ كَارْحَمٍ وَكُرْمٍ وَكَيْهَا أَوْلَادِ وَكَيْوَلَسْطِ بِي تَقَرَّرَ اس مَنَصِبِ عَالِي كِي دَر خِرَاسْتِ كِي
 أَوْ بِرِ حَكْمِ مَوَاكِينَا لَعَهْدِي الظَّالِمِينَ ۚ يَعْنِي مِيلَ عَهْدِ ظَالِمُونَ كُونِ بِهَوْنِ جَا
 مَطْلَبِ بِيَهْ كِهْ تَهَارِي أَوْلَادِ سَ دِهِي لَوُكُ اس عَهْدِهِ بِرَامُورِ هُونِ كِهْ جَبْهُونِ نَ
 ظَلَمَ نَكِيَا هُوَ آيَتِ مَذْكُورِهِ مِنْ عَهْدِ سَ اَلْكَرْمَنِ عَامِ مَرَادِ هُونِ جَوْ عَهْدِ أَمَامَتِ وَنَبُوتِ
 دُونِ كُونِ شَالِ سَ تَوَكْجَفِ بِهْ مَطْلَبِ كِهْ آخِمْ وَعَامِ سَتَقِ نَبُوتِ نَبِينَ آيَتِ سَ حَلِ
 سَ اَوْرَا كِرْ مَقْصُودِ فَاصِ عَهْدِ أَمَامَتِ هُوَ كِهْ اَبْتِدَا آيَتِ مِينَ صَرَاحًا مَوْجُوبِ هَسْتَوِي

لنگھارون کا لائق نبوت نہونا بطریق اولیٰ ثابت ہوگا اسواسطیکہ درجہ نبوت بہ
مفاد آیتہ کریمہ وَجَعَلْنَا هُمْ أَقَمَّةً يَّهْدُونَ يَا مَعْرُوفُ تَاكُے ملزوم و متبوع و رتبات
ہے جو تھی دلیل سورہ احزاب میں ہے وَ اِذَا اخَذْنَا مِنَ النَّاسِ مِثْنًا قَوْمًا
مِنْكَ وَمِنْ نُّوحٍ وَاٰرَآءِہِیْمَ وَمُوسٰی وَعِیْسٰی بَنِیِّمُوحٍ وَاخَذْنَا مِنْ
مِثْنًا قَاغِلِیْطَا اس آیت سے یہ بات ثابت ہے کہ بنی بن عام آدمیوں کے حضرات
انبیاء جہد و جد اکتاب حسنت اور سہ تھمال قطع منکرات و سنایات کیواسے خدا
پاک نے عہد شدید و میناق غلیظ لیا ہے اور نہں یَا اَیُّهَا الرَّسُلُ کُلُوا مِنْ الطَّیِّبَاتِ
کَا اَحْمَاوَاَصَا اِلَّا سَا اِلَّا النَّاسِ کی مانند و نکو بی اشیان اعمال صالحہ و بندگی اور
سجا آوری تحالیف شرعیہ و فرمان بری سے امور و نکات کیسے عھدیان و فرمانی
اور کفران و طغیان کی صورت میں انبیاء اللہ طاع و اطاعتیہ ان یوصل اور ناقص عد
و میناق شہرین گے اور بدالات و اَلْیُحْسِلُ بِہِ اِلَّا النَّاسِ قِیْنَ الَّذِیْنَ یَنْفَعُکُمْ
عَقْدًا اللّٰہِ مِنْ لَیْلِ مِثْنًا قَوْمًا وَ یَقْعُکُمْ بِمَا اَمَرَ اللّٰہُ بِہِ اَنْ یُّوَصَّلَ کے
طبقہ ہمارے معدودہ اور طائفہ میناق مین داخل ہوں گے حالانکہ اون کا منجملہ
صالحین و رانجین حسنت اور زمرہ محسنین و مسارعین فی الخیرات سے ہونا اور ہر وقت
دہر لحظہ دعا و عبادت اور خوف و خشوع میں رہنا قرآن کی آیات بیشمار سے ثابت ہے
قَالَ تَالِیْ وَ هَبْنَا لَہٗ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوبَ نَا فَا لَہٗ کُلًّا وَ جَعَلْنَا اَصْحَابِیْنَ وَ
جَعَلْنَا ہُمْ اَیْمَةً یَّہْدُونَ یَا مَعْرُوفُ نَا وَاَوْحِیْنَا اِلَیْہِمْ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ

اس آیت سے یہ بات ثابت ہے کہ بنی بن عام آدمیوں کے حضرات انبیاء جہد و جد اکتاب حسنت اور سہ تھمال قطع منکرات و سنایات کیواسے خدا پاک نے عہد شدید و میناق غلیظ لیا ہے اور نہں یَا اَیُّهَا الرَّسُلُ کُلُوا مِنْ الطَّیِّبَاتِ کَا اَحْمَاوَاَصَا اِلَّا سَا اِلَّا النَّاسِ کی مانند و نکو بی اشیان اعمال صالحہ و بندگی اور سجا آوری تحالیف شرعیہ و فرمان بری سے امور و نکات کیسے عھدیان و فرمانی اور کفران و طغیان کی صورت میں انبیاء اللہ طاع و اطاعتیہ ان یوصل اور ناقص عد و میناق شہرین گے اور بدالات و اَلْیُحْسِلُ بِہِ اِلَّا النَّاسِ قِیْنَ الَّذِیْنَ یَنْفَعُکُمْ عَقْدًا اللّٰہِ مِنْ لَیْلِ مِثْنًا قَوْمًا وَ یَقْعُکُمْ بِمَا اَمَرَ اللّٰہُ بِہِ اَنْ یُّوَصَّلَ کے طبقہ ہمارے معدودہ اور طائفہ میناق مین داخل ہوں گے حالانکہ اون کا منجملہ صالحین و رانجین حسنت اور زمرہ محسنین و مسارعین فی الخیرات سے ہونا اور ہر وقت دہر لحظہ دعا و عبادت اور خوف و خشوع میں رہنا قرآن کی آیات بیشمار سے ثابت ہے قَالَ تَالِیْ وَ هَبْنَا لَہٗ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوبَ نَا فَا لَہٗ کُلًّا وَ جَعَلْنَا اَصْحَابِیْنَ وَ جَعَلْنَا ہُمْ اَیْمَةً یَّہْدُونَ یَا مَعْرُوفُ نَا وَاَوْحِیْنَا اِلَیْہِمْ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ

ویرینع الہی کے ہوگی نہ موافق الہام و وحی کے ولسون دلیل سورہ اعراب میں ہے
 يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسَّ عَلَيْكُمُ الْكُفْرَانُ بِاللَّهِ لَئِذَا لَمَسَّكُمْ مِنْ اُولٰٓئِكَ فَمَا تَعْلَمْنَ لَهَا الْاَعْدَابُ
 ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اس کے بموجب خدا تعالیٰ نے صدور ذنب
 قصور کو ازواج مطہرہ آنحضرت سے گناہ سخت و جرم شدید قرار دیا حتیٰ کہ سائر الناس
 کی نسبت تضعیف غذا کی اور پر وعید کیا اور یہ حکم شرعی ایک قاعدہ عقلی پر مبنی ہے
 وہ یہ کہ جو آدمی مغرور ذی رتبہ اور صاحب تیز صحبت یافتہ ہوا اس سے صدور کمالات بجا
 ظہور حرکات نازیبا نہایت ہی معیوب و مستبعد سمجھا جاتا ہے اہلیت و شائستگی اور لیاقت و
 سنجیدگی کی وجہ سے اعمال حسدہ و افعال حمیدہ ہی کا کرنا ہمیشہ مطہر نظر رہتا ہے یہاں
 ارتکاب جرائم و معاصی اور خستیا رات مخدورات و مناہی کی صورت میں وہ شخص ہرگز
 دوام کے نزدیک توہین زائد و عقاب اندک کا مستحق نہ ہوتا ہے ماورائے اس حکم کے اور بہت
 احکام تشریف الٰہی جیسے حرم عیدین تفریق حد و سختی عذاب مرتد سی مضابطہ کلیہ کی افراد میں
 نظربین ضرورت ہا کہ انبیاء کی نسبت قرآن میں و عیدین کثرت مندرج ہوئیں ان کی کفران
 و نافرمانی پر تہ عذاب الیم و عقاب شدیدی کا بیان ہوتا جہاں کے فساق و فجار کی واسطے ادعا
 مقتدر و سردار ہونا عیان ہوتا و لا اقل جیسا کہ اولیٰ گنہگاروں کے باب میں جنہوں نے اپنے
 قصور و خطا پر اعتراف اور اقرار عصیان و خلاف کی عکس سی اللہ اَنْ يَّتُوبَ عَلَيْهِمْ
 کہا گیا اور وعدہ قطعی اسطے مغفرت و رحمت کے نفرمایا عصاة انبیاء کے حق میں ہی ایسا
 حکم نازل ہوتا اور جب اسکے برخلاف اولیٰ کامقربین پر درگاہ اور درود و محل رحمت کرد

۴
 قرآن مجید میں
 عذاب و عقاب کا بیان
 کیا ہے اور اس کے
 اسباب کیا ہیں
 اور اس سے
 اجتناب کی کیا
 بات ہے

وَذَرَيْنَا فِي قُلُوبِهِمُ ذِكْرًا لِّكَلِمَاتِهِمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ فَضَلَّاهُمُ اللَّهُ وَوَعْتَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ دیکھو بیان آنحضرت کے اصحاب کی خدا تعالیٰ نے یہ نہا و صفت فرمائی کہ وہ لوگ ذنوب معاصی با نواہی اللہ کے کہ کفر اور عصیان فسق میں نہایت مغضوب مکر و مجتہد ہیں اصلاح قلب عمل کو کہ نشان کمال ایمان ہے بدل مرغوب محبوب کہتے ہیں اس واسطے خدا کے فضل و نعمت بیغایت کے وہ حاصل کر نیوالے ہوئے اور قبل آیت مذکورہ کے یہ ارشاد فرمایا اُولَٰئِكَ الَّذِينَ آمَنَ اللَّهُ قُلُوبُهُمُ لِلَّهِ تَقَوًى ایعنی خدا نے ان کے دلوں کا پرہیزگاری تقویٰ کے واسطے بخوبی امتحان کر لیا ہے اور سورہ نو مین او نہیں کی نسبت یہ کہا گیا ہے لَّهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَكُلٌّ عَنِ اللَّهِ وَاللَّهُ وَاقِعٌ الصَّلَاةِ وَإِتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ یعنی کیتو میں یاد خدا آدہ لوگ غافل نہیں ہوں بظاہر جمیع دشا میں مشغول ہوں یاد دوسرے کار و بار و دنیوی میں مصروف مگر بالمعنی خدا کا خوف ہر دم و ہر لحظہ کہتے ہیں اب ہم کہتے ہیں کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین گنہگار نبیوں سے عند اللہ افضل و اکرم ہیں یا نہیں بطلان شق ثانی پر مضاف ان اکرم عند اللہ اتقاکم کیا بیغی تقین و اذعان ہے اور حسب لالت انا اخلصناهم بخالص الذریر الذی ابرواہم عندنا لکن للصلطفین الاختیار اور یہاں وجعلناہم اجمتہ یکدون یا غیر انکی شق اول ہی غمنا ہے اسلئے کہ کوئی آدمی کو کسی ہی عابد و خاشع اور زاہد و متواضع کیوں نہوا نہیں

دیکھو بیان آنحضرت کے اصحاب کی خدا تعالیٰ نے یہ نہا و صفت فرمائی کہ وہ لوگ ذنوب معاصی با نواہی اللہ کے کہ کفر اور عصیان فسق میں نہایت مغضوب مکر و مجتہد ہیں اصلاح قلب عمل کو کہ نشان کمال ایمان ہے بدل مرغوب محبوب کہتے ہیں اس واسطے خدا کے فضل و نعمت بیغایت کے وہ حاصل کر نیوالے ہوئے اور قبل آیت مذکورہ کے یہ ارشاد فرمایا اُولَٰئِكَ الَّذِينَ آمَنَ اللَّهُ قُلُوبُهُمُ لِلَّهِ تَقَوًى ایعنی خدا نے ان کے دلوں کا پرہیزگاری تقویٰ کے واسطے بخوبی امتحان کر لیا ہے اور سورہ نو مین او نہیں کی نسبت یہ کہا گیا ہے لَّهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَكُلٌّ عَنِ اللَّهِ وَاللَّهُ وَاقِعٌ الصَّلَاةِ وَإِتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ یعنی کیتو میں یاد خدا آدہ لوگ غافل نہیں ہوں بظاہر جمیع دشا میں مشغول ہوں یاد دوسرے کار و بار و دنیوی میں مصروف مگر بالمعنی خدا کا خوف ہر دم و ہر لحظہ کہتے ہیں اب ہم کہتے ہیں کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین گنہگار نبیوں سے عند اللہ افضل و اکرم ہیں یا نہیں بطلان شق ثانی پر مضاف ان اکرم عند اللہ اتقاکم کیا بیغی تقین و اذعان ہے اور حسب لالت انا اخلصناهم بخالص الذریر الذی ابرواہم عندنا لکن للصلطفین الاختیار اور یہاں وجعلناہم اجمتہ یکدون یا غیر انکی شق اول ہی غمنا ہے اسلئے کہ کوئی آدمی کو کسی ہی عابد و خاشع اور زاہد و متواضع کیوں نہوا نہیں

ہر تہہ و نیم قدر اور عزت و بزرگی میں اوں کا ہجرت ہر نہین ہو سکتا پس معلوم ہوا کہ صدقہ
 و نوبت حضرت انبیاء سے متبع الظہور ہے اور نسبت عصیان و گناہ ہے اویکی جانب
 بڑا جرم و قصور ہے تیرہویں دلیل سورہ یوسف میں ہے لِنَصْرُوکَ عَنْهُ السُّوءَ
 کَا لِفَحْشَاۃِ اِنَّکَ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ یعنی ہم نے بزبان ربکا اظہار یوسف پر اس
 کیا تاکہ بُرائی و جھپالی کو اس سے علیحدہ کریں اسلئے کہ وہ ہمارے بندگان با اخلص
 ہے حضرت یوسف سے صرف سوء و فحشا کی علت بلحاظ الفاظ آیت مزید قرب کمال اخلص
 و خصوصیت ہے بوجہ عموم علت اہتمام سے معلوم ہوا کہ انبیاء عظام و مرسلین کرام سے
 جو عمدہ مقربین بارگاہ و قدوہ مخصوصین درگاہ میں خود خداے پاک کو صرف عصیان
 و گناہ کا لحاظ رہتا ہے اور بمقتضائے کمال حمت و حکمت قصور و خطا سے اویکو توبہ
 محفوظ و معصوم رکھتا ہے وہی اوں کی واسطے ہر دم مودب شفیق ہے اویکی جانب سے
 ہمیشہ توفیق و دستگیر و رفیق نہ شیطان کو اوں پر اغوا کی مجال ہوتی ہے اور نہ بمقتضائے
 ہوا نفس کو بہت سوال ملتی ہے اور جب کہ رحمت خدا اوں پر اسقدر ہو تو وہ شیطان کا
 کیونکر گزر ہو اور جب عصمت انبیاء شہادت عقل و نقل معاصی سے ضرور ہوا کتاب شکر
 و بت پرستی و اجراء فسق و فجور کے نقل اوں کی جناب سے براہل و در اور صریح کذب
 و زور پھری **تذکرہ منیب** قرآن کی جو بعض آیات سے مدور عصیان و ذنوب حضرت
 انبیاء سے استفادہ مستنبط ہے اوسکو ہماری اس تقریر کے منافی سمجھنا نہ چاہیے اسلئے
 کہ متنازع فیہ و مجہول عندہ امر ہے جبکہ کتاب میں اتبع شہوات نفسانی یا اقل

کتاب شکر

کتاب شکر

اغوا و شیطانی تصور و تمخیل ہوا اور بحسب القرآن جو انبیاء کی جانب گناہ و عصیان منسوب
ہیں کوئی جرم و گناہ ادا نہیں کیا اور نہ ہی ان کو رہنمائی جبراً کی گئی تھی کہ ان کی قصد سے
یا بغیر اذ نفس ہو سکتا ہو جو معصیت حقیقی ہے بلکہ وہ باجمعا از قبیل ترک اولیٰ ہیں
جبکہ بزبان شرع زلت بولتے ہیں جیسے کسی حادثہ میں انتظار و حلیٰ نہ کرنا اپنے اجتہاد
و رائے سے اور سپر کچھ حکم دیدینا یا بوجہ عدم تدبیر و قلت تال مکر وہ تنزیہی کا کیسوت
میں خفیف تصور کر لینا جبکہ مرکب عند الناس سخت کوم و عتاب نہیں ہوتا اور نہ
مباشراً و سکا قابل عذاب نہ تھا ہے اور ایسی ہی ہے قول فعل میں بحسب الوقت
کبھی اختیار رخصت و ترک غرمت کہ بنظر شان غایت تقریب توکل علی اللہ و تکیہ علیہ سبب
و شایان نہیں اور وقت میں جو ان کو اللہ پاک نے عاصی و مرتکب تصور اور اپنی جناب
مستبعد و دور کہا ہے یا ادا کی نسبت مجرمین کے مثل استعمال کلمات سخت و سخت
اور عتاب شدید و درشت فرمایا ہے مثلاً اوسکا وہی رفعت درجہ و علوم مرتبہ ہے دیکھو
زیادہ الفاظ سخت و شدید تر ان میں حضرت آدم کی نسبت وارد ہوئے ہیں وَ عَصَىٰ اٰدَمُ
رَبَّہٗ فَعَوٰی ^{یعنی اور ادا کی} اباہنہدہ اسی قرآن میں قطع نظر اس سے کہ اذ کو مخجلہ برابر و اختیار شمار کیا گیا
اور مجازاً مقبول کر دیا گیا کہ وہی ادا کی معصیت کی بابت یہ لکھا ہے لَقَدْ عَفَا ^{یعنی اور اللہ تعالیٰ نے} اللہ
الی اٰدَمَ مِنْ قَبْلِ مَنۡسٰی وَ اَلَمْ یَحۡدِثۡ لَکُمۡ عَلٰمِیۡنِ اَدَمَ سے حد و خطا سہو و نیان
کی راہ سے ہوا نہ قصہ مخالفت و معصیت خدا اور نہ بار وہ اتباع شہوت و ہوا تویت
سے نظیر اسکی یہ ہے کہ دشت سین کے متصل رفیدیم میں جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ

پانچے واسطے جبکہ اکیا اوہنوں نے خداوند سے فریاد کی کہ میں ان لوگوں سے
 کیا کروں وہ سب تو ابھی مجھے سنگسار کر نیکو طیار میں خداوند نے فرمایا کہ بنی اسرائیل
 کے بزرگوں کو اپنے ساتھ لے اور اپنا عصا جو تو دریا پر مارتا تھا ہاتھ میں لے
 دیکہہ میں حورب کی چٹان پر کھڑا ہوں گا تو اس چٹان کو مار دو اس سے پانی نکلیگا
 اور عتوت بنی اسرائیل کے روبرو خدا کی تقدیس نہ کرنے سے منجانب اللہ نفاوت
 و سرکشی کلموسی و مارون پر الزام اور اس جرم سے بد اعتقادوں کا نام ہوا اور
 اسی سبب سے زمین کنعان سے اوہنیز مجرم رکھا باب ۲۰ و ۲۱ گنتی میں یہہ حال
 مفصلاً مرقوم ہے اور خلیل لوقا کے موافق وقت بشارت حضرت یحییٰ کے ذکر کیا ہے
 فرشتہ کو کہا میں اسکو کیونکہ سچ جانوں کیونکہ میں بوڑھا ہوں اور میری جورو کی
 بڑی عمر ہوئی فرشتہ نے جواب میں کہا دیکہہ تو گونگا ہو جائیگا اور جس دن تک یہہ
 چیزیں واقع ہوں بول نہ سکیگا اسلئے کہ تو نے میری باتوں کو جو اپنے وقت پر بول
 ہوں گی یقین نہ کیا حالانکہ ان میں سے کوئی بات ایسی نہ تھی جسے تکبر و نخوت یا تبلیغ
 ہوا و شہوت کسی کے خیال میں آئے بلکہ حسب عادت تساہل و مسامحت اور تعجب و حیرت
 کی راہ سے وقوع اسکا ہوا کمال تقرب اختصاص ہی کے کما حقہ سے فقط اتنی ہی
 بات پر انکو بواعنی و بد اعتقاد ٹھہرایا اور یہہ سیاست و تہنید نبی اور گاہ گاہ تہدید و
 چشم نمائی انواع حکم و مصلح اور بہت سے دقائق و منافع محیط و عادی ہے
 مثلاً از انجیل یہہ سبب عتوت و ترغیب حضرت انبیاء علیہم الصلوٰۃ جانب کریم و زاری ہے

کہ مقتضای کمال اخلاص ادب و تقرب جناب باری ہے اور یہی باعث اسکا ہے کہ اس
نامہ اعمال میں خیر کثیر و روح و ثبوت ہوا اور بدینو جہ سائر الناس کی نسبت وہ زیادہ تر
ربانی و عنایات سلطانی کے مورد و مستحق ہوں اور از آجملہ ابطال استیصال غم و خیال تقدیر
و پرہیزگاری ہے کہ عروض و خجوت و کبر و عجب خود بینی و دیگر زائل نفسانی کیواسطے
سبب بنیادی اوداز آجملہ اس سے رفع حجت و قطع عذر و دوسرے عصاۃ و نافرمانیوں کا
بخوبی متصور ہے اور سورت غایت عبرت و تذکیر اور تمام فرائد و تحفین ہے اور یہ
جواب موافق مشرب بعض علماء اہلسنت کے ہے فقط ورنہ بعض تہلیل و حضرات صوفیہ
اور طائفہ امامیہ صدور زلت کو بھی روا نہیں رکھا اور شد و مد عروض و غفلت کو
بھی ممنوع و مسترد کیا ہے بنظر تکمیل دلیل عقلی و نقلی اودن آیتوں کو جسے زلت مترشح
ہے اودل معروف عن الظاہر کیا ہے اسمقام سے عصمت کا ثبوت موافق قواعد
اسلام کے تو بخوبی روشن و میرسن ہو گیا اب باعتبار اصول مسلمہ مذاہب اربعہ کے جائز
اوسکا باقی رہا اہل کتاب کی توبہ اعتقاد ہے کہ کوئی رسول نبی کو کیسا ہی برگزیدہ اور
خدا کا مقبول و مقرب بندہ کیونکہ ہوا اسکے عصیان و نافرمانی سے محفوظ نہیں رہا
ہر قسم کے گناہ باقتضای نفس شہوت ہر نبی سے سرزد ہوئی چنانچہ پیل کے بموجب جن
لوگوں میں کہ خاص روح خدا کی تھی اور خود خدا اودن کے ساتھ رہتا تھا اور بالمشانہ وہ
اوس سے مکلام ہوتے اور ہمیشہ وحی و الہام اودن کو ہوتا تھا کسی کو خدا اپنا برابر
اور کوئی اوسکا جلوہ شاہکھلاتا وہ عمر بہ لذات نفسانی میں منہمک و مرضیات شیطانی

کی موافق کار بند ہے وعدہ خلافی وغیرہ کنی اور اکاذیب و مغیبات اور فریب و مکر کا کیا ذکر
 زنا و بدستی اور خدا سے بے اعتقادی اور شرک و بت پرستی اور ناحق قتل نفس اور خدا
 پر بہتان و افتراء بندی بھی اون سے نہ بچی بطور مثال اسکے ہی چند شواہد عہد عتیق سے میں
 بیان کر چکا ہوں او کی کتاب پیدائش کے ۹ باب میں ہے اور نوح کو بیتی باڑی کرنے لگا
 اور اوس نے انگور کا باغ لگایا اور اوس کی مے پیکر نشہ میں آیا اور اپنے ڈیرے کے
 اندر آپ کو نگا کیا اور کنعان کے باپ جام نے اپنے باپ کو نگا دیکھا اور اپنے دو بہانگو
 جو باہر تھے خیر دی تبہم اور یافتہ نے ایک کٹر اٹلیا اور اپنے دونوں کانڈھون پر دہرا
 اور پچھلے پانوں جل کے اپنے باپ کی برنگی کو چھپایا پر اون کی پیشہ اوس کی طرف تھی کہ
 اونہوں نے اپنے باپ کی برنگی کو نہ دیکھا اچھکے سے ظاہر ہے کہ حضرت نوح شراب سے
 مدھوش و مخمور اور نشہ سے ایسے بخود و سرور ہو گئے تھے کہ خشن و تمیز برنگی بھی اون سے مفقود
 و مرتفع ہو گئے عریانی و بے ستری کا مطلقاً او کو محاذ ہوا شرم و عیا با کھل زان کی منقطع
 ہو گئی دوم باب ۹ پیدائش میں ہے اور لوط ضغر سے اپنے دونوں بیٹیوں سمیت نکل کر
 پہاڑ پر جا رہا کیونکہ ضغر میں رہنے سے اوسے دہشت ہوئی اور وہ اور اوس کی دونوں
 بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگیں تب پلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بوڑھا ہے اور
 زمین پر کوئی مرد نہیں جو تمام جہان کے دستور کی موافق جلسے پاس اندر آئے اور
 ہم اپنے باپ کو مے پلا دیں اور اوس سے ہم بتر ہو دیں تاکہ اپنے باپ سے نسل
 باقی رہے کہ میں سوا اونہوں نے اسی رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پلوٹھی اندر گئی اور

جہاں

جہاں

اپنے باپ سے ہم بستہ ہوئی پر اس نے اس کے لیتے اور اوشیتے وقت اوشے پہچا
 اور دوسرے روز ایسا ہوا کہ پوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھو کل رات کو میں اپنے
 باپ سے ہم بستہ ہوئی آج رات بھی اس کو ملے پلاوین اور تو بھی اس سے جا
 ہم بستہ ہو کہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں سو اس رات کو بھی اوہوں نے اپنے
 باپ کو ملے پلائی اور چھوٹی اوشکے اس سے ہم بستہ ہوئی اور اس نے اس کے لیتے
 اور اوشیتے وقت اس سے نہ پہچانا سولوٹ کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں
 اور بڑی ایک بیٹیا جنی اور اوسکا نام و آجے کھا وہ موآبیون کا جوا تبک بین باپ ہوا
 اور چھوٹی بھی ایک بیٹیا جنی سو اسکا نام بنی عمی کھا وہ بنی عمون کا جوا تبک بین
 باپ ہوا دیکھو اس کے موافق حضرت لوط نے اپنے بیٹوں کے ہاتھ سے دو دن تک برابر
 سنا رہی اور نہ سے ایسے غافل رہا کہ نہ لایق بلکہ جو اس سے کہ تن بدن کا کچھ
 بھی ہوش نہ رہا حتی کہ اپنے بیٹی سے جماعت کی اور خیر نہ ہوئی فرید لطف یہ کہ یہی فعل
 قبیح دوبارہ تکرار ان سے سرزد ہوا اور مطلقاً ان کی سمجھ میں نہ آیا اور بعد از طہور
 حل اور معائنہ ولادت نبیز کے بعد بھی اس ازہنہان کی تحقیق و تفتیش نہ کرنا اور یہی
 معاملہ تعجب انگیز ہے نہ اصل لعنت و بانی کو تعزیر و سزا دی اور نہ جرم گذشتہ پر جناب
 میں اصلاح و زاری اور عجز و دعا کی ستم حضرت یعقوب کا بکر و ذبیح کرنا عیسٰی بنی کیوں سٹے
 اپنی گردن اور ماتھوں پر بکری کے بچوں کی کھال پٹ لینا اور اپنے باپ سحاک کو دھوکہ
 دینا اور وقت استنارہ و تین بارہا کو تکرار عیسٰی تھانا اور دغا سے اپنے بڑی بیٹا

حق اور الینا بتفصیل تمام باب ۷۲ کتاب پیدائش میں مذکور ہے چہاں باب ۳۰ میں ہے کہ یعقوب نے اپنے مامون لابن سے اجرت گلہ چرائی چٹکبری بھیڑ اور داغدار بکری تھرائی یعقوب نے ہری کٹنی اور بادام اور غرمون کی چٹرائیں لیکے اون کو گندے دار کیا یہ کہ چٹرائوں کی سفیدی ظاہر ہوئی سوادن چٹرائوں کو جن پر گندے بنائے تھے حضور اور تالابون میں جہان گتہ پانی پینے آتے تھے گلوں کے آگے رکھا تاکہ دے جہان پینے آوین تو گرما میں چنانچہ گتے چٹرائوں کے آگے گر گئے اور دے گندیدار اور غی اور اہل حق چٹرائیں اور یعقوب نے بھیڑوں کے اون بچوں کو الگ کیا اور اس نے اپنے گلوں کو جدا کیا اور یوں ہوا کہ جب موٹے جانور سستی پر آئے تو یعقوب نے چٹرائوں کو تالیوں میں اوٹکے آنکھوں کے سامنے رکھا تاکہ دے ان چٹرائوں کے آگے سستی پر آوین پر جب دے جانور آئے اس نے اونہیں دمان نہ کہا سو دبلے لابن کے اور موٹے یعقوب کہتے چنانچہ وہ مرد بڑھتا چلا گیا اور بہت سے گلوں اور باندیوں اور تالابون اور گدھوں کا مالک ہوا انتہی یہاں سے حضرت یعقوب کی عیاری و چالاکی نظر جلب مال منفعت اور حرص و دلت و ثروت بخوبی عیاں ہے بوجہ جب جاہ مکر و حیلہ کی راہ بکری اور بھیڑوں کے بہت سے گلوں کو اپنا بنا لیا من بعد اس پر بھی ترقی کی اپنے گلوں کو تو کمائی یعنی فروہ اور تیار کیا اور اونہیں کے ساتھ اپنے مربی مامون کی بکری بھیڑوں کو ضعیف و کمزور بنا دیا گلہ چرائے پر اچھی اجرت تھرائی لابن کی کل دولت و کمائی اونہیں کے دست مزد میں آئی کیا خوب دنیا سے استغنا اور مالک کی خیر خواہی

بہشت

پنجم باب ۳۴ میں ہے کہ حمور کی بیٹی سکم نے حضرت یعقوب کے بیٹے وینہ سے ملکر زنا کیا اور من بعد اپنے باپ سے اسکی تزویج کی اپنے ساتھ دروغت و تجویز کی تب سکم کا باپ حمور یعقوب کے پاس گیا اور یوں گفتگو کی کہ میرے بیٹے سکم کا دل تمہاری بیٹی سے اٹھا اور سے اس کے ساتھ بیاہ دیجے ہمارے ساتھ سد بیا نہ کرو اپنی بیٹیاں ہم کو دوا اور ہماری بیٹیاں آپ لو اور ہمارے ساتھ رہو یہ زمین تو تمہارے آگے ہے اور میں رہو اور اگر کرو اور اس میں ملکیت رکھو تب یعقوب کے بیٹوں نے سکم اور اس کے باپ حمور کو اس سے سے کہ اون کی بہن وینہ کو حیرت کیا سکاری سے جواب دیا اور اون سے کہا کہ ہم یہم نہیں کر سکتے کہ ایک نا مختون مرد کو اپنی بہن دیوین کہ اس میں ہم بڑا حرف ہے لیکن اسپر ہم تم سے راضی ہو جائیں گے کہ تمہارے ہر مرد کا ختنہ کیا جائے تب ہم اپنی بیٹیاں تمہیں دیں گے اور تمہاری بیٹیاں لین گے اور تم میں میں گے اور ہم سب ایک مہم ہو جائیں گے پر اگر تم ہماری نہ سنو گے تو ہم اپنی لڑکی لے لینگے اور چلے جائیں گے اون کی باتیں حمور اور اس کے بیٹے کو پسند ہوئیں اور اپنے شہر کے لوگوں سے یہ گفتگو کرنے لگے تب اون سبہوں نے جو اس شہر کے پہاڑ سے آیا جابا کرتے تھے ہر مرد نے ختنہ کروایا اور تیسرے دن جب سے دروین مبتلا تھے تو شمعون اور لاوی اپنی اپنی تلواریں لیکے شہر آچڑے اور سب مردوں کو قتل کیا اور سکم کے گھر سے وینہ کو لیکے کل گئے اور شہر کو غارت کیا اون کی بھیڑ بکریاں اور گلے بیل اور گدھے اور جو کچھ شہر اور کھیت پر تھا لوٹ لیا اور اون کے سب بچے اور اون کی جو روان لینگے اور سب کچھ جو گھر میں تھا

اور باتوں میں لگتے تھے تب خداوند نے اوس سے کہا کہ آدمی کو زبان کس نے دی اور
 کون گونگایا بہر یا بینا یا اندا کرتا ہے کیوں نہیں کرتا جو خداوند ہوں پس اب تو جا
 اور میں تیری بات کے ساتھ ہوں اور تجھ کو سکھاؤں گا جو کچھ تو کہے گا تب اوس نے
 کہا کہ امیر سے خداوند میں تیری منت کرتا ہوں جب کو چاہے تو اوس کے وسیلہ سے پیچ
 تب خداوند کا موسیٰ پر غصہ ہڑکا انتہی اور اسی باب میں قبل کے یہ مذکور ہو چکا ہے
 کہ تین بھڑے جناب باری سے حضرت موسیٰ کو عطا ہوئے اور باب سوم کے موافق خداوند اوس سے
 یہ وعدہ فرمایا کہ یقیناً میں تیرے ساتھ ہوں گا با این جمہ بیت فرعون کا اون پر ایسا اثر
 ہوا کہ رسالت الہی کو بھی کچھ نہ سمجھا اور رد کیا اور اپنی لگنت و عدم فصاحت کو بند منع
 گردانا اور پراقتہ تعالیٰ نے اپنی صفت کمون و ایجاد اور کمال قدرت کو یاد دلایا اور
 تعلیم اصلاح کا عہد و وعدہ فرمایا مگر حضرت موسیٰ کو اوس پر بھی جمعیت خاطر اور
 اطمینان باطن ظاہر نہ ہوا اور خوف فرعون بدستور سابق نہیں نشین اور دل میں جاگزیں
 رہا چنانچہ اخرا لامر اسی سبب سے بلا اظہار سبب اور بغیر تشریح عذر و علت واسطے براہ راست
 اجازت طلب کی اور فقط منت و سماجت کے ذریعہ سے منظوری استغفا چاہی حتیٰ کہ
 غضب الہی اون پر برسر کا سحمان اتد کیسے سول برگزیدہ اور مخلص و مقرب خدا ہے کہ
 اوس کے وعید و وعدہ پر اعتقاد تام نہ کر سکتے تھے اور باوجود گشتگوی بلا و ساطت و رتبہ
 ہمکامی قول و قدرت خدا پر اعتقاد برائے نام ہی نہ کر سکتے تھے محمد رسول اللہ صلعم پر
 جب آیت **وَاللّٰهُ لَعَصَاكَ مِنْ النَّاسِ نَاسِلٌ** ہوئی بہرہ او چوکی کو یک قدم قطع کر دیا
 اور اللہ بجا کہ ہے چھوڑ دینوں سے

کون کون سے مقصد صحت
 ان آیت ان قدر غلط فہمی
 عنون الاتین قال باری
 افغانہ ان کیوں بیعتی
 صدی و ملائحتی ساقی
 الی مارتن و علی ذب
 فافغانہ ان قدر غلط
 عا فافغانہ ایسا نام نہ
 سمجھتوں سورہ شوریہ
 لکھتے ہیں باغیر جانی
 زعمون کہ اس میں بھی
 تبلیغ بات کی جیسے سورہ
 نہ کہ میں اندھا اسکا بیان

باوجود کثرت مخالفین کہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین تھے اپنے اپنی محافظت لوگوں کی
 کید وقت نہ چاہی بے خوف و ہراس تبلیغ و دعوت کرتے تھے اور کھن ذلت و ضرر کا
 پھر کسی خطر کیا مبنیٰ وَالَّذِينَ يَبُلَّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَحْشُونَ وَكَلَامُ اللَّهِ
 أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ سَمِيعٌ حَفِيفٌ موسیٰ و جملہ انبیاء گزشتہ کو نبی و اللہ بابت اس طرح جاننا
 و متوکل علی اللہ سمجھتے ہیں لیکن ہر مقام پر جو اذن کی نسبت لکھا وہ بنا پر توریت ہے کہ
 باعتبار ہمارے آیت و حدیث نہیں بلکہ کلام مخلق و محرف ہے ہشتم حضرت ہارون علیہ السلام
 کی نسبت جنکی رسالت و نبوت توریت کے مواضع متعدد سے بالفضل ثابت ہے اور
 بار خدا کو بخشم خود اوہنوں نے دیکھا ہے اور بالآخر احکام باری اپنے کانوں سے
 سنے بشرکت حضرت موسیٰ اور بذات خود علیحدہ مخاطب باوامر و نواہی جناب الہی رسالت
 اور معجزات کثیرہ اودن سے صادر و ظاہر ہوئے لگھانت خداوندی و خلافت موسیٰ کا
 رتبہ اوہنوں نے پایا اور از روئے باب ہیز دہم کتاب گنتی خود خدا کی میراث میں آیا
 باب ۳۲ کتاب خروج میں یہ لکھا ہے اور جب لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ پہاڑ سے
 اترنے میں دیر کر رہا ہے تو اسے ہارون کے پاس بھیج کر کہہ دیا کہ اس سے کہا کہ
 اوٹھ اور ہمارے لئے معبود بنا کہ ہمارے آگے چلے کیونکہ یہ مرد موسیٰ جو ہمیں مہر کے
 ملک سے نکال لایا ہم نہیں جانتے کہ اسے کیا ہوا ہارون نے انہیں کہا کہ زیور سونے
 کے جو تمہاری جو روئے اور تمہارے میتوں اور تمہاری بیٹیوں کے کانوں میں ہیں
 تو ان کے مجھ پاس لاؤ چنانچہ سب لوگ سونے کے زیور جو اذن کے کانوں میں تھے تو ان کے

اور یہودیوں کی مخالفت
 اور یہودیوں کی مخالفت
 اور یہودیوں کی مخالفت

اور یہودیوں کی مخالفت

مارون کے پاس لے اور اوس دن کے ہاتھوں سے لیا اور ایک پیڑ اٹھا لگا اور اسکی صوت
 حکاکی تھار سے درست کی اور انہوں نے کہا کہ اے اسرائیل یہ تمہارا معبود ہے
 جو تمہیں مصر کے ملک سے نکال لایا اور جب مارون نے یہ دیکھا تو اس کے آگے ایک
 قربان گاہ بنائی اور مارون نے یہ کہیکے منادی کی کہ کل خداوند کے لئے عید ہے
 اور صبح کو اوشے اور سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور سلاستی کی قربانیاں گزاریں
 اپنی حضرت مارون نے اس کے بموجب بنی اسرائیل کی مرضی پالتے ہی دوسرا معبود
 بنایا صرف اون کی خاطر ایک ہی بار کہنے پر بلا جبر واکراہ سونیکا پیڑ اگڑا اور
 درست کیا اور اسکی عبادت کی واسطے کل قوم کی دعوت کی اور قربانی کے لئے
 بذات خود لشکر میں منادی کی اور اس کے روبرو نواح رنگ کرایا اور خوب سرود
 راگ گویا اور وہ روز روز عید تہنایا اب کہو خدا کی توحید سے یا تو حضرت مارون
 باطل نہ ادا تھے کہ بانی شکر و مبتلائے فعل شیع ہوئے اور اسکی بھلائی برکائی اور
 زمین عالی میں نہ آئے یا دیدہ و دانستہ انہوں نے اپنے آپ کو اوس سے باز نہ کیا
 بجائے ہدایت و پنڈاپنی قوم کو عمداً ضلالت و گمراہی میں پہنچایا اور اس گناہ کی کو
 تین ہزار آدمیوں کو مفت میں مرواد الا اسپر طہ یہ ہے کہ او دہر ہاڑ پہ خدا
 حضرت موسیٰ کو مارون کے مقدس کر نیکا حکم دیا اور بنظر زیادت عزت و وقعت اون کے
 واسطے مقدس لباس نوادرجہ اور چہر اس منقش کرتا اور کلاہ و پٹکا تجو زو
 چنانچہ باب ۲۸ خروج میں مصر ج ہے اور او دہر لشکر بنی اسرائیل میں خدا کی واسطے

۱۔ زمین بنی اسرائیل میں
 ۲۔ زمین بنی اسرائیل میں
 ۳۔ زمین بنی اسرائیل میں
 ۴۔ زمین بنی اسرائیل میں
 ۵۔ زمین بنی اسرائیل میں
 ۶۔ زمین بنی اسرائیل میں
 ۷۔ زمین بنی اسرائیل میں
 ۸۔ زمین بنی اسرائیل میں
 ۹۔ زمین بنی اسرائیل میں
 ۱۰۔ زمین بنی اسرائیل میں

ہارون نے دوسرا شریک لڑکھڑایا اور اوسکو معبود و خداوند کا بتلایا
 نہ ہارون کے دلچاؤ اس قانع مقال کا اثر ہوا اور نہ خدا کو یہ حال مآل انکشف و
 ظاہر ہوا چہ خوش مع وزیر می چنین شہر یاری جنان نہ نہم مسنون جبکہ ولادت
 کی بشارت فرشتہ نے اوسکے والدین کو دی تھی اور رحم مادر سے ہی وہ خدا کا
 نذیر ہوا اور کم عمری ہی میں خداوند نے اوسے مبارک کیا اور خداوند کی روح اوس
 وقت بوقت او بہارتی رہی بہت سے عجائب غرائب اور شہا معجزے اوسکے ہاتھ پر
 ظاہر ہوئے روح الہی نے بارہا اوس پر نزول کیا بنی اسرائیل کو فلسطیون کی پنجہ سے نجات
 بخشی ایک فاحشہ سے شہر غرہ میں اوسکو ربط و ضبط نامن بعد سورق کے وادی میں
 ایک عورت پر جبکا نام دلیلہ تھا عاشق ہوا حتی کہ اسکے باعث اون کی جان معرض
 تلف میں آئی اولیٰ فلسطیون کے ہاتھ گرفتار ہوئی انہیں پھڑی گئیں پٹیل کی زنجیریں جکڑی گئی
 قید خانہ میں پڑی مکی پستی رہی چنانچہ یہ حوال چنار ابواب کتاب القضاۃ میں کمال تفصیل
 و تشریح مرقوم ہے دہم باب ۲ کتابا وکل سمویل میں ہی داؤد نے اخیلک کا ہر
 کہا کہ بادشاہ نے مجھے ایک کام کر نیکو مکم دیا اور مجھے فرمایا ہے کہ یہ کام جسکے لئے میں نے
 تجھے بھیجا ہے کسی شخص پر ظاہر نہ ہوے اور جا کروں کو میں نے ملائی ملائی جگہ بیٹھا دیا
 پس اب تیرے ہاتھ میں کیسا ہے پانچ گزے روٹیوں کے یا جو کچھ موجود ہو سو میرے ہاتھ
 میں ہے ۸ پھر داؤد نے اخیلک سے پوچھا یہاں تیرے قابو میں کوئی نیزہ یا تلوار
 تو نہیں کیونکہ میں اپنی تلوار اور اپنے ہتیار اپنی ساتھ نہیں لایا کہ مجھے بادشاہ کے کام

اور دوسری بات اس
 کے بعد کہ خداوند نے
 کوئی کو بیٹا ہی نہ دیا
 نہ جاننا خداوند نے
 من کو کون سا حکم دیا
 نہ صحت موی الی وغیرہ

شاہد دوم

اپنے گھر کو چلی گئی اور وہ عورت حاملہ ہو گئی سوا اس نے داؤد پاس خبر بھیجی کہ میں
 حاملہ ہوں اور داؤد نے یواب کو کہلا بھیجا کہ حتی اور یاہ کو مجھ پاس بھیجے انہی
 از روے اس باب کے داؤد چند معاصی کے مرتکب ہو اؤ لا بخوش ہش نصرت شہوت آہنی
 عورت سے مباشرت کہ غیر مملوکہ و منکوحہ غیر تھی دوم حق تلفی و آبروریزی ہمایہ
 خصوصاً جسکی نسبت توریت میں جا بجا تاکید فریدی سوم براہ دعا اپنی پردہ پوشی
 کے لئے اور یاہ کو اس کے گھر پہنچے کیواسطے مست کرنا چہارم شہوت رانی کیواسطے اس
 مخلص کامل ناکردہ گناہ اور یاہ مذکور کو بلا جرم و قصور مراد اذالہ و اذہم بالک
 اول کتابلاطین میں ہے سلیمان بادشاہ بہت سی اجنبی عورتوں کو فرعون کی بیٹی
 کے سوا چاہتا تھا موابی اور اعمونے اور اودنی اور صیدانے اور حتی عورتوں کو اودن
 قوموں کی جنگی بابت خداوند نے بنی اسرائیل کو حکم کیا کہ تم ان کے پاس اندر
 نہ جاؤ ورنے تم پاس اندر نہ آئیں کہ تم یقیناً تمہارے دلوں کو اپنے معبودوں کی طرف
 مائل کریں گے سو سلیمان اور نہیں سے عاشق ہو کے لپٹا اسکی سات سو جو روانہ کیا
 تھیں اور تین سو حرمین اور اسکی جوروں نے اس کے دل کو پھیرا کیونکہ ایسا ہوا کہ
 جب سلیمان بوڑھا ہوا تو اسکی جوروں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف
 مائل کیا اور اسکا دل خداوند اپنے خدا کی طرف کاملن تھا جیسا اس کے باپ داؤد کا
 دل تھا سو سلیمان نے صیدایون کی دیسی عسکرات اور بنی عمون کی نفرتی ملکوں
 کی پیروی کی اور سلیمان نے خداوند کی نظر میں بدی کی اور اس نے خداوند کی

لڑا ونگا اقصیٰ حبیب بادشاہ کو اس کی ہمدقت و ستی معلوم ہوئی تب اس نے خدا کو فرمایا
 کہ میرے ساتھ میری چل اور اپنی جہاں میں تجھے تمام دنیا دینگا اور میں خدا جواب دیکھوں
 ساتھ نہ رہنا ونگا اور میں سچا ہوں کہ وہاں ونگا اور اپنی جہاں کیونکہ خداوند نے کلام کے وسیلہ
 سے مجھ کو اکیلے کی کہ نہ روتی کہا تو اور اپنی جہاں اور جس راہ سے تو ہو کے جاتا ہی اسی
 راہ سے روانہ ہو اور وقت بیت ایل میں ایک بڑا بنی رہتا تھا سو اس کی بیٹی ائی
 ان سب نون کے ہومر خدا نے بیت ایل میں کی اور سے خبر دی پہر اس نے اپنی بیٹیوں سے
 کہا کہ میرے لئے گدھے پر زین باندھو تھے اوپر چڑھا اور اس مرد خدا کے پیچھے چلا
 اسے بیٹے کے درخت کے تھے بیٹھا پایا تب اس سے کہا میرے گھر چل اور روتی کہا وہ بولا
 میں پہر نہیں سکتا تب اس نے اس سے کہا جیسا تو ہی میں ہی ایک بنی ہوں اور خدا
 کے فرمان سے ایک فرشتہ مجھ کو کہا کہ اسے اپنی ستا اپنی گہن پہر لا کہ وہ روتی کہا وہ
 اپنی پوری پراس اور سے جھوٹ کہا سو وہ اس کے ساتھ پہر گیا اور جھوٹ سے دونوں دست و پا
 پر بیٹھے خداوند کا کلام اس بنی پر ہو اسے پہر لایا تھا نازل ہوا اور اس نے اس د
 خدا کو جو یہود وہ سے آیا تھا چلا کے کہا کہ تو نے خداوند کے کلام سے انفرمانی کی اور
 اس حکم پر جو خداوند نے تجھے کیا تھا عمل کیا سو تیری لاش تیرے باپ دادوں
 کی قبر میں پیوستہ بنی سجاوگی اور ایسا ہوا کہ جب وہ کہا پانی چکا تو اس نے اپنی گدھے
 اور بنی کے لئے جسے وہ پہر لایا تھا زین باندھا اور جب وہ روانہ ہوا اسی راہ
 میں ایک شیر ملا اور اس نے اسے مار ڈالا انتہی لٹھا اس سے قطع نظر کہ یہ چوہ

بنی نے خدا کی حکم کی تعمیل نہ کی اور ارشادِ پاکیدیٰ خداوند سے جو بذریعہ وحی کے
 اچھی طرح معلوم کر لیا تھا صاف انحراف کیا بیت ایل کے بوڑھے بنی نے نفسِ تہریت
 خدا پر صریح اتہام و افتراء باندھا جس سے مافوق کوئی گناہ نہیں اور بیوجہ کتا بڑا جھوٹ
 بولا جسکی پیکہ حدود انتہا نہیں بنی سے عداوت و غا بازی کی اور ناحق اس کے سر پر
 آفت اور جان پر ناکت لائے حتیٰ کہ خداوند نے یہود اہکے بنی کو قضا اسی جرم میں کہ او
 بنی برحق کے کلام کو سچا سمجھا اور جو جب ایل کے فرمانیکے عامل کار بند ہوا شیر کے قابو
 میں کر دیا کہ افسہ مار ڈالا اور بیت ایل کے بنی کا تہقنہ کی اصل باعث و بانی بنی سر جی
 زندگھا اور نہ ایل کے گدے کو شیر نے پہاڑ بلکہ وہ دیسا ہی صیح و سالم رہا اگر ایسا ہی
 خدا کا عدل داد ہی تو او مصاف بنی کی مانند انصاف خدا بھی قابل دید و لائق داد ہی
 نہیں جن ہی یہودی اسرائیل کے خدا کی ہی عادت ہے کہ مفضل و مغوی پر کبھی الزام
 سر کشی نہیں رکھتا اور نہ کسی وقت پہنہ جبر و قہر اور سپر کرتا ہی دیکھو عہد حضرت موسیٰ
 جب بنی اسرائیل کیلوسے مارون نے بچہ اٹھایا اور اسکو خدا کہلوا یا تو اس جرم میں قہر
 آدمی قتل ہوئے مگر مارون کو مطلقاً سزا نہ دی اچھی غلطی سے سالم و تندرست زندہ ہی رہا
 بلکہ بجانب اللہ ایل کیوسے چپراس اور مقدس لباس و کھانت خاص عطا ہوئے پھر مقام
 استعجاب نہیں آخر وہی عدالت اور وہی ضابطہ ہی سابق ہی کے موافق اس مرتبہ بھی علی
 ہوا کیا مفاد ہے الحاصل اسکے بموجب ہر قسم کا گناہ انبیاء سے ثابت بلا اشتباہ ہر شعا
 مذکورہ کے سوا اور حالات بے انتہا ایسے ہی میں جنکی تفصیل متفصل مقام و خود

مکہ
 مکہ کا مکان مکہ میں ہے
 علیٰ قضا خداوند تعالیٰ کی اولاد
 مومن بنی بنی کو جو بیت ایل
 اور بنی اسرائیل کے
 اور بنی اسرائیل کے
 اور بنی اسرائیل کے
 اور بنی اسرائیل کے

تطوریل یہاں ناشتبہ بیان نہیں بلکہ رسلین مذکورین کے اکاذیب سکھانے کو ہی بتا رہا ہے۔
 پہلے نہیں لکھا اور ان کے مناسب ردائل کثیرہ سے کہ مخصوص تو ریت بنی عہداً احتراز کیا اور
 عہد جدید چونکہ بزعم عیسائیوں کے مضامین عہد متیق کی تصحیح تصدیق کرتا ہے اور نیز جب
 مفاد و رن و وہ باب انجیل یوحنا تبسیوع نے اونہیں پہر کہا کہ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں
 کہ بیرون کا دروازہ میں ہوں سب جتنے چھب آگئے چور اور بھارت میں انتہی ہر نبی کا فرمان
 و بدکار ہونا بطور استغراق کلی از روئے انجیل ہی ثابت و واضح ہے البتہ زوی بیل انیل کے
 حوالے کے حال منوالا حضرت سلیمان و داؤد بنی یہوداہ بن پہا رس کی اولاد میں جسکی
 کیفیت ولادت باب ۸ کتاب پیدائش کے سوانح میں ہے کہ یہوداہ نے اپنی بیٹے عیسیٰ کی شادی
 تر سے کی اور بعد انتقال عیسیٰ کو اپنے دو صاحب بیٹے اوزان کے سپرد کیا اور اس کو مرنیکے
 بعد مکر اور اسکے پاس کے گھر پہنچا دیا اس عرصہ میں یہوداہ کی بی بی نے وفات پائی اور یہوداہ
 اپنی بیٹیوں کے پٹنم کثرتیوں ان کے پاس روزمرہ جایا کرتا مرنے وضع بدل کر راہ میں چاہی
 اور سے دیکھ کر یہوداہ سمجھا کہ کوئی کبھی ہے اور اسکے ساتھ خلوت کی تمام اس سے معاملہ ہو
 اور دیشی جنی ایک فارہ دوسرا پہا رس سلیمان و داؤد کا جہاد محمد ثانیان حضرت
 کے عبادت سے راحاب فاختہ ہی جو شہر یسوی کی ساکنہ تھی اور جسے حضرت یوشع کے
 جاسوسوں کو وقت محاصرہ یرجیو کے اپنے یہاں جگہ دی جیسا کہ باب دوم کتاب
 یوشع میں مذکور ہے چنانچہ اسی حسن خدمت کے صلہ میں وہ سلمون بن نحشون کے نکاح
 میں آئے اور اس سے بوغر پیدا ہوا جو اجداد حضرت داؤد سے معدود ہے ثالثاً

بوغرا بیٹا عوبیدراؤد کا دادا روت سے متولد ہوا جو مویون کے قوم سے تھی اور
 مویون کا والد الزامونا قند لوط سے کہ سابقا منقول ہوا بخوبی ظاہر ہے رابعا از رو شاہد
 یازو ہم نسبت سبع والدہ حضرت سلیمان کا خراب زانیہ ہونا اور معلوم ہو چکا خدا کا حکم
 بن سلیمان کی والدہ از رو سے در ۱۳ باب تواریخ دوم کے بنی عمون یعنی عمون کی
 اولاد سے تھیں جسے حضرت لوط کی پوتی بیٹی نے اپنے باپ سے جنابت اور داخل سلسلہ
 عبادت حضرت مسیح میں اسکے بموجب انیل کے نسب میں ہر قسم کا فتور و خلل نہیں رہتا
 و متحقق ہے کیونکہ بموجب ایسے ہی لوگ عہدہ نبوت پر مامور ہوئے لامحالہ ترک کمال اعمال
 قبیحہ وبالطبع مصدر منکرات بنی لان جن نبات الارض من کرم البذر اور حسب اعتقاد
 عیسائیوں کے انجیل کے موافق چونکہ حضرت عیسیٰ از جہت والدین علاقہ نسبہ داود و سلیمان
 سے کہتے ہیں اور باعتبار تنکیث وہ ابن اللہ اور عین خدا ہیں اس صورت میں معاذ
 خدا کے نسب میں بھی اکثر نقصان منکورہ تکرار واقع ہوئے ولہذا در من قال ۵
 ما بنی اللہ والرسول معاً + من لسان الوری فکیف انا + اور یہود وغیرہ دوسرے
 ارباب مذاہب حالات منکرہ و سلیات ہر گونہ کو اپنے پیشواؤں کی جانب خود منسوب و
 مستند کرتے ہیں بلکہ ان کی غایت شہوت پرستی و بدستی کو منجھد کرامات و کمالات سمجھتے
 ہیں فخر اہر کو چہ بلا زین علی حکایات شہوت انگیز کو علی الاعلان پرستہ ہیں اور لغویت
 کے مثل ان کے اکابر کی رذالت و دنائیت بھی پشت از بام ہے اور معلوم ہر خاص و
 عام پس تخریب و توحید خدا کی مانند جملہ معائب ذاتی و صفاتی اور رذائل خلقی و خلقی

انبیاء کی عصمت عفت بھی کہ مبلغین دین و ملت ہیں فقط قرآن کے نسخ و مفسدہ اور اسلام کے
 عقائد خاصہ سے ہی مقابلہ اسلام اس اصل میں بھی دوسرے مذاہب اور اقوام و
 مخالف کچھ اصل و وقعت نہیں کہتے اس لیے جان دیوں پورٹ کہ کتاب ہے بخل محسن
 اور خوبون قرآن شریف کی جیسر اصل اسلام کو ناز کرنا بجا ہے و رہا تین نہایت عمدہ
 ہیں اول قرآن شریف کی وہ خوش بیانی جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہے اور جس کے
 سننے سے آدمی کے دل پر ایک طرح کا اثر پیدا ہوتا ہے اور خوف آتا ہے اور جس
 عبارت میں خدا تعالیٰ کی نسبت اول جذبوں کا مغلوب ہونا نہیں منسوب کیا گیا ہے
 جو انسانی کیواسے مختص ہیں دوسرے قرآن شریف اور خیالات اور الفاظ اور قصص سے
 مبرا ہے جو خلاف تہذیب خیال کے جاسکتے ہیں مگر افسوس یہ عجیب یہودیوں کی مقدس
 کتابوں میں اکثر واقع ہیں حقیقت میں قرآن شریف ان عیوب سے ایسا مبرا ہے کہ
 اوس میں ذرا سا بھی حرف گیری ناممکن ہے اور اگر ہم اسے اول سے آخر تک
 پڑھیں تو کہیں ایسی بات نہ واقع ہوگی کہ جس سے ہنسی آجائے انتہی باقی رہی
اصل سوم وہ خوبی تعلیم حسن تلقین ہے امین بھی تمامی مذاہب سے دین
 تحمیدی کا رتبہ اعلیٰ ہے اور قریب العقل و الحکمت سب سے زیادہ اس لئے کہ وضع
 دین سے غرض حقیقی تنویر و تصفیہ عقل بشری اور تکمیل و تحصیل ملکات حسنہ ہی جسکا
 علم اور اکل و ریاس محاط اکثر اوقات حرص و طمع یا حب جاہ و قرب پادشاہ یا غیظ و
 غضب اور ہود و طرب یا فقر و افلاس خواہ حصول دولت بقیاس یا غلبہ شہوت

۱۔ معین عصمت نے یہودیوں کی مقدس کتابوں میں مذکور عیوب سے قرآن شریف کو مبرا ثابت کیا ہے۔
 ۲۔ قرآن شریف کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کی نسبت اول جذبوں کا مغلوب ہونا نہیں منسوب کیا گیا ہے۔
 ۳۔ قرآن شریف کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کی نسبت اول جذبوں کا مغلوب ہونا نہیں منسوب کیا گیا ہے۔
 ۴۔ قرآن شریف کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کی نسبت اول جذبوں کا مغلوب ہونا نہیں منسوب کیا گیا ہے۔
 ۵۔ قرآن شریف کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کی نسبت اول جذبوں کا مغلوب ہونا نہیں منسوب کیا گیا ہے۔
 ۶۔ قرآن شریف کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کی نسبت اول جذبوں کا مغلوب ہونا نہیں منسوب کیا گیا ہے۔
 ۷۔ قرآن شریف کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کی نسبت اول جذبوں کا مغلوب ہونا نہیں منسوب کیا گیا ہے۔
 ۸۔ قرآن شریف کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کی نسبت اول جذبوں کا مغلوب ہونا نہیں منسوب کیا گیا ہے۔
 ۹۔ قرآن شریف کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کی نسبت اول جذبوں کا مغلوب ہونا نہیں منسوب کیا گیا ہے۔
 ۱۰۔ قرآن شریف کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کی نسبت اول جذبوں کا مغلوب ہونا نہیں منسوب کیا گیا ہے۔

و عرض نخوت و غیر ہمارے سبب انسان سے مرتفع ہو جاتا ہے وقت ہشتاد و امرض نگو
 اپنی ہی مفرت و منفعت کے جذبہ نفع کو ہر شخص حصول اغراض سائر الناس پر مقدم و ترجیح
 سمجھتا ہی اور بنی نفع کے نقصان نفع کا معاون و دردمند مطلقاً نہیں بنتا اور یہ امر
 واسطے بنی آدم کے سراسر قلع و مفر لکہ جعل نظام تمام عالم ہے بنظر افساد اسی فتنہ
 و فساد کے مدبرین سلاطین نے آئین و قوانین وضع کئے جس کے سبب قہراً و جبراً لوگ اپنے
 غرایم باطل سے باز رہی اور مدعیان حکمت و فلسفہ نے اسکے واسطے اصول اخلاق کو
 مرتب کر کے تفاوت افعال حسنہ و قبیحہ کو درج و ثبت کیا اور انبیائی کرام نے یحیٰی کا
 انتظام فرمایا کہ تمامی اعمال اطوار اور خستیاں ہر فعل و کردار میں پروردگار کے خوف کی
 تعلیم کیا اور خیر و شر کا مہیہ یوم جزا و سزا پر شہر یا در صورت زہد و تقویٰ جناب احدیت
 کے ابدی عنایت و رضائے موعود اور بر تقدیر محبت دنیوی کہ اصل الماصول جمیع افعال
 قبیحہ عذاب شدید و عقاب الیم کو تیار موجود بتلایا اور نیز ارتکاب منق و منجور اور خستیاں
 ظلم و تعدی کو جو غضب و سخط الہی و نیا میں ہی سبب لغت و تباہی اور افعال حسنہ کو بابت
 بقائے عیش و فارغ البالی اور موجب مزید رحمت و عنایت باری کہا اور اسکے ماورایہر
 بھی تلقین و ذہن نشین کر دیا کہ جمیع افراد عالم کے مابین علاقہ مشارکت نوعی کے علاوہ
 قرابت و رشتہ ہی ہے قریب ہو یا بعیدہ اسواسطیکہ باجمہا ایک ہی شخص کی اولاد ہیں
 اور تمامی رجال و نسا و عیسیٰ بنائے واحد و احد ہیں لہذا پاس حقوق سائر الناس اور ان کے
 احوال کی ملاعات اور یہی زیادہ ہر شخص پر لازم و واجب شہری کماتیل سے بنی آدم عنان

یکدیگر اندازد کہ دو نفر پیش یک جوبہ راندند چو عضوی بدر او در روزگار نہ غافل
 و اگر عضو را قرار دہد اسکے سوا جو غائب شدہ دنیا میں مروج و بدون ہین وہ سنہن
 طرعیوں سے ماخوذ و مستنبط ہین اودن کے بانیوں نے بہوای حصول مامت و
 شوق ریاست یا تمنا می بقای نام تا بقیامت اصول ضوابط مذکورہ ہی سے چند
 قوانین و قواعد اخذ و استخراج کر لے ہین بہر حال جملہ مشارب مذاہب متداولہ سے
 بہرہ دیکھنا باقی رہا کہ کس کی طریق تعلیم بہتر ہے اور تہذیب شائستگی کا اثر کسی با حسن الوجہ
 حاصل میسر ہے تو این سلاطین میں چونکہ رعایت نظم و نسق ملکی بیشتر اور ترقی مملکت
 و مزبیططت عموماً مد نظر ہوتی ہے بدینوجہ وہی اطوار و عادات رعایا یا موضوع بحث
 ہون لگی کہ معاون و محمداقتدار شاہی یا اسباب وال ملک و مردار تنزل تباہی ہون
 اصلاح تدبیر منزل و تہذیب اخلاق اور تعلیم اقسام ثلثہ حکمت نظریہ سے علی طلاق
 حکام وقت کمالذات غرض و تعلق نہیں اور نہ تحسین و تقبیح رسم و رواج اور طرق شہادت
 کی نگرانی و مراعات سلطنت سے متعلق بلکہ از روی سیاست مدن ہر ملک کی عادات
 و معاملات باہمی میں بلا لحاظ نیکی و بد سلاطین مجاز و محل و تصرف نہیں رسوم و وجہ کو
 بدستور کہنا یا تبدیل و تغیر سے اوسکے ترمیم رعایا کی ہی رائے پر موقوف کرنا اودن پر
 فرض واجب ہے اہذا تکمیل تہذیب اور درستی عامہ اخلاق و اطوار انسانی کے واسطے
 قانون مستیا کافی و مکفی نہیں مہذا تعرض و مزاحمت قانون ملکی علی الاعلان ارتکاج باہم
 سے اویسوقت تکلف ہے کہ حفظ نفس و آبرو کا مجرم خیال رکھتا ہو ورنہ انخفا و سر اور عدم

مبالغات ذلت و ہلاکت کی حالت میں اوسکا نفاذ و وجود محض لگان دے بسودہ
 اور تعلیم حکما میں اگرچہ انویغ ثلثہ حکمت علی کے قواعد و ضوابط مندرج و منضبط ہیں
 جسے اصلاح اخلاق اور انتظام عالم ممکن ہے مگر اوسکی پابندی ہر شخص کے واسطے
 مال دولت ظاہری اور ترقی جاہ و تروت دنیوی کی مشغولیت نہیں اور نہ رحمت و
 مغفرت کا اوسپر وعدہ ہے اور نہ تسلط و ناز و نعمت کا معاہدہ نہ انعام و انتقام سے
 خوف ورجا ہی اور نہ امید و بیم عذاب ثواب کہ بنای مدد و افعال اختیاری ہی کو مقرر
 فی حملہ پس اوسکا ترک و عمل کیساں و البکہ باعتبار تفاوت اشخاص اختلاف زمان
 اوسکا التزام منافع کثیرہ سے موجب حرام و حلال ہی اور شہوات سہل و محسوس
 کف نفس و رساکین و فقرا میں مال کا صرف و نظر ظاہر صریح نقصان و زیان ہے
 اس صورت میں انسان بلا تحقق خوف ورجا تحمل بار گران کیونکر ہوگا وقت حصول
 مطلب ہر فرد بشیر و دوسیر کی عزت و آبرو کا خیال و نفع و ضرر کا لحاظ کس طرح رکھیں
 اسکے ماوراء اعتقاد قدم عالم و انواع سے جسپر کافہ حکماء روم و یونان اور عرب و
 مصر و ایران اور جمہور فلاسفہ چین ہندوستان کو کامل ذوقان و اعتماد ہی وہ
 واسطہ ہی پکا لگت و کج بختی کا کہ یا ہی نفرت و ہمدردی کے واسطے سبب قوی ہی مفقود
 و مرتفع ہو گیا پس بلا ضرورت داعی محض دوسر کی بہلائی و خیر خواہی کی واسطے کوئی
 کوشش سعی کرے گی بدین وجہ علم اخلاق سے ہی کیا یعنی اصلاح اخلاق تصور نہیں
 اور یہی حال ہے اون مذاہب کا جنہیں صاحب کتاب قیامت اور باز پرس آخرت کا اقرار

و اعتقاد ضرور و لا بد نہیں اور آماگون یعنی تاسخ کے اعتبار سے دنیا ہی میں
 اعمال گزشتہ کا عوض بدلہ ملنا جیسا کہ بعض نادانوں کی سپر اصرار ہے سو قطع نظر اس سے
 کہ پہلے خود اسکا ابطال علم حکمت کلام میں بدلائل و براہین یقینیہ ہو چکا ہے نظر
 ایسے کہ شریر و بدکار اونیکے ات و خوش نظار نیز فرقہ اور طبقہ میں موجود وہ
 ہیں اور عیش و عشرت دنیوی و منجملہ طوائف اصناف بنی آدم کسی قوم و گروہ سے
 مخصوص و مختص نہیں کیونکہ قابل اعتماد و اعتبار ہو سکتا ہے سوا اسکے جب آدمی کو
 نشا و ثانیہ میں اپنے اعمال سابقہ ہی کا علم و احساس نہیں رہتا جکی سزا پاتا ہے تو فی الحال
 افعال غریب زشت میں تمیز و تفرقہ کو نفس قاعدہ اور ضابطہ سے کر گیا ان اگر عزت
 و ذات دنیوی کا انتقام اچھے اور بُرے کام پر پڑتا یا رنج و راحت اور سرور و رفعت
 ظاہری کا ترتیب اپنے افعال گزشتہ پر کسی طرز و طور پر معلوم ہو جاتا تو بلاشبہ یہ امر
 درست چال چلن کی واسطے سبب معقول ہو سکتا و اذلیس فلیس پس واسطے درستی اعمال
 و معاملات اور اصلاح اخلاق و ملکات سبب میوں کے داخل خواص ہوں یا بخلہ
 عوام از قبیل رعایا ہوں یا از طبقہ حکام طریق انبیاء سے زائد موثر اور بہتر کوئی روش
 و وضع عقلاً نظر نہیں آتی اور چونکہ وہ طریق غلط و خطا آراے مختلفہ اور غلط
 و تصرف افکار ہر گونہ سے انواع متعددہ پر منقسم ہو گیا ہے اس واسطے بالذات
 اوسے کے اصناف کا ضعف و حجاب بہ بیان فضائل اس مقام پر ہم عیان کرتے
 ہیں و اللہ ولی التوفیق و بیدہ از ممتہ التحقیق فضیلت اولی یہ کہ شریعت محمدیہ

واسطے احکام و اخلاق ہر نوع کے محیط و حاوی ہے تفصیل عذابِ ثواب حشر و نشر
اور حساب کتاب عالمِ قبر اور صراط و میزانِ اخلاقیہ و میزانِ احوال و توحید و عقائد
و عبادات اور احکام طہارت و نجاست اور صوم و صلوٰۃ اور خیرات و زکوٰۃ اور حج
و اعتکاف اور صدقات جاریہ و اوقاف اور نکاح و صداق اور لعان و ظہار اور
طلاق و عتاق اور تحقیق نسب تفصیل نفقہ اور تشریح آیاتِ حدود و سرفہ آؤر
طرز تقسیمِ غنائم و غنائم اور تحلیل حلال و تحریم محارم اور بیان ایلاء و استیلاء
و شہادت اور رجعت و عدت و رضاعت اور بیع و اقالہ اور مراہج و تولیۃ اور
افتاء و قضا اور اقرار و استسنا اور عاریت و ودیعت و کفالت اور اگر گاہ و غصب
و اجارہ و وکالت اور مزاعرت و شفعہ و رہن اور مضارب و ساقات و قسمت و
دین اور حوالہ و سلم و دعوی و ہبہ اور صید و ذبایح و ملائین و شربہ اور میراث
و وصایا اور زہد و ورع اور تواضع و تقویٰ اور صبر و شکر و توکل اور آفاتِ لسان
و امراضِ قلب بالکل اور جملہ معانی محاسن ظاہر و باطن اور ہمتیاس بابت درضا
بالقضا اور قیام میں الخوف و الرجا اور جہو و مذمت دنیا اور عدم ثبات حیات و بقا
اور تفریح متعلق موجودات و محاسن کائنات علی وجہ الکمال کہ واسطے انبات ذات
و صفات باری تعالیٰ کے مناط استدلال ہے اور اذکار تقدیس و تسبیح اور دعوات
تجید و تنزیہ اور فضائلِ علم و عبادت اور تعلیم تہذیب حسن معاشرت اور مراسم عبادت
و تعزیت اور طریق شادی و ہنیت اور آداب سلام و ملاقات اور کیفیت نشست و برخاست

اور معاملات ملکی و مالی اور سہاب و قونی و بحالی اور آئین انصاف و عدالت اور
 قوانین تعزیر و سیاست اور تعلیم و تربیت ازواج و اطفال و ارشاد و موافقت مناسبات
 ہر حال از قبیل تہذیب اخلاق و تدبیر منزل سیاست مدن جسکی خبرت ابواب کتب ہی
 کتاب ضخیم درکار ہے علم حدیث و فقہ اور علم کلام و تصوف میں غایت تفصیل و
 تشریح اور نہایت توضیح و تصریح کے ساتھ مبین و مدون ہیں اور ہر علم میں
 صد ہا و ہزار تصنیف تالیف ہے بلکہ ہر ایک باب میں کتب لاکھوں رسائل بشمار موجود
 و مرتب ہیں یہی سب کچھ کہ کیوقت میں اعمال و عقائد سے کسی نوع کا حادثہ کیونہ پیش
 ہو لا محالہ اسکے واسطے برعامت اصول شاہد مقبول برآمد ہوگا اور وسائل مقاصد
 ہر صورت کے لئے گو کیسی ہی نادر الوجود ہو بالفرد حکم جواز و کراہت از روی شریع
 نکل آویگا اور خود قرآن میں ہی ہر طرح کے احکام اجمالاً و تفصیلاً اور ہر قسم کے قوانین
 و اصول تصریحاً و اشارۃً موجود و مبسوط ہیں کما قال تعالیٰ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
 تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ مترایع ماضیہ و کتب
 سابقہ سے کسی میں یہ بات نہیں پائی جاتی واسطے تصدیق اس کلام کے مجموعہ میل ہے
 دیکھو جس میں بعض کتابیں تو ایسی ہیں جیسے کلام مخزومانہ یا پہلی و سماحہ طرح اکثر کتاب
 خرقہ و شیعہ یاہ اور کتاب واعظ و یرسیاہ اور کاشفات یوحنا اور بعض میں فقط
 بیان حکایت و قصہ ہی مار و امت عشق و ولہ جیسے کتاب روت اور کتابہم ستیر اور اکثر
 زبور و غزل الغزلات و غیر ان میں سے بعض خدا کے نام سے ہی بالکل عاری ہیں

یہی کتابی شریعہ جامعہ
 جامعیت شریعہ اور
 احادیث اور روایات اور
 فتویٰ و اسطے کلاموں کا

الی انقضاض الزمان والا یام بدستور محفوظ رہ سکتے ہیں علیٰ رحمہما العین کہ وہ بہت سے
 ابواب میں عبادات و معاملات سے حکم شرعی کے محتاج و منتظر ہیں اور حوادث کثیرہ
 میں ارشاد و فرمان امثال اقران ہی کے محکوم و منتظر اور یہ وجہ او کی عصمت
 کے ترویج منکرات و فحشاء اور اعلان قبایح و مظالم کی واسطے سبب قوی ہے و چونکہ
 پوپوں کو کمابیش ایک ہزار برس تک بلا اختلاف جمہور عیسائیوں پر اقتدار حاصل رہا
 تب اون کے حکم کے بموجب عام مملکت کیا امرا اور سلاطین اور کیا غریبا اور مساکین
 علوم دینیہ کی تحصیل سے ممنوع و محروم تھے تمام احکام دینی و دنیوی انہیں کی
 عقل و رائے سے نافذ و جاری ہوتے جسکے باعث عالم میں بید تباہی و خرابی اور
 بیوجہ محض کثرت سے جدال و قتال اسیری واقع ہوئی حتیٰ کہ اون پر خرابی و مذہب کا
 الزام دیا گیا اور آدم خورون سے زیادہ بیرحم و دشمن ترقی انسان او کو کہا گیا کہ
 انہوں نے فرانس پر بحال کو سمار کرایا اور کبھی امریکنڈ و سپانیہ میں دن تلخ و خون
 بشارا تو تہ صاحب فرماتے ہیں کہ پوپ اور اوسکے متعلقین عہدہ دار ایک گروہ
 خراباتیوں اور ہیکل شریرون اور مرد کون اور فریبیوں اور جہوتوں کا ہے
 اور ایک سندھ اس بڑے شریرون کا ہے اور بہت بڑے شیطانوں جہنمی سے ایسا
 چسپ ہے کہ اوسکے تھوک اور سنک میں ہی شیطان نکلے تبہیں انتہی اور ایک جگہ اون کی
 حکومت کو سلطنت و جالی کہتے ہیں اسیکی بابت ایک عیسائی لکھتا ہے کہ بہت عیدین
 ایک تمام روی زمین پر عموماً ارتداد پھیلار نادوسرا کہتا ہے کہ آئندہ سو برس سے زیادہ

یہ پوپ صغیرہ اور مہرہ السلام
 یہ پوپ صغیرہ اور مہرہ السلام

سزا دی سب موجود ہے اور مذہبی رسموں سے لیکر معاملات دنیوی تک ہر ایک چیز کا
 مفصل بیان ہے اور قرآن نجات روح ہے اور صحت جسمانی اور حقوق عامہ اور حقوق
 شخصی اور نفع رسانی خلایق اور نیکی اور بدی اور سزای دینی و دنیوی سب چیز پر
 حاوی ہے لہذا قرآن شریف اصل میں انجیل سے بالکل مختلف ہے حسین کہ گبن صاحب
 کی رائے کے موافق مسائل مذہبی میں ہیں بلکہ عمدہ عمدہ حکایات اور تذکرہ اور ایسی باتیں
 کہ جس سے خدا کی یاد اور تہذیب نفسی ہو موجود ہیں مگر ان حکایات میں کچھ ربط ظاہری
 نہیں معلوم ہوتا قرآن شریف اور کتب آسمانی کی مانند صرف امور مذہبی اور عبادتی پر
 حاوی نہیں ہے بلکہ اس میں نظم و نسق ملکی کا بھی بیان ہے اسی بنیاد پر سلطنتیں قائم
 ہیں اور اسی میں سے ہر ایک قانون ملکی اخذ کیا جاتا ہے اور ہر ایک موافق ہر ایک تکرار
 مالی و ملکی فیصل ہوتی ہے آنحضرت نے اس واسطے کوئی ایسا قانون نہ نکالا کہ جس کے ذریعہ
 سے علمائے امت کو عوام پر بہت اقتدار حاصل ہو آپ کو خوف تھا کہ مبادا یہ لوگ آپ کی
 پادریوں کی طرح اپنے ہم مذہبوں اور اوان کی سلطنتوں کو خراب نہ کر دیں اور یہ چاہا
 کہ ہر ایک پاس قرآن شریف کی جلد ہے تاکہ وہ آپ اپنا نادیدنی بنے اس میں آپ نے
 بڑی عقل مندی کی انتہی اور گاد فری بیگیں اس طرح کہتا ہے یہ بیان کہ آپ کو اپنے
 مذہب میں راہبوں کا رکھنا منظور نہیں تعریف سے افزوں ہے اور کرایہ کی امامت کے
 نہ ہونے سے آپ کا مذہب بہت سی پشتوں تک نتائج علمی میں سب مذاہب سے فوق لیگیا
 اور علم ادب کا زیادہ فروغ پانا جو خلیفوں کی عالیشان پادشاہتوں میں ہوا غالباً

اس وجہ سے تھا اس لئے کہ جو سلطنتیں عیسائی پادریوں اور رابیوں کے زیر حکم زمانہ
 وسط میں رہیں ان سے خلفاء کی سلطنتوں کا اس قدر مختلف ہونا آخر کسی وجہ سے
 ضرور ہو گا اور وجہ مذکورہ بالا سے زیادہ غالب کوئی دوسری وجہ معلوم نہیں ہوتی کیونکہ
 یقیناً فرنگستان کی حجابات اور تاریکی پادریوں کی وجہ سے ہوئی جس کا ثبوت کثرت سے
 پوپ اور کونسل کے بیشمار احکامات سے ہر جہر خلاف علم کرتے اور دوسری جگہ نکلتا
 ہے دین محمدی کو یہ الزام لگا ہے کہ اخلاق کی نقل انجیل سے کی ہے کوئی حکیم فرما
 یہ لگان کر سکتا ہے کہ جب محمد عمدہ مسائل اخلاق دین عیسوی سے مستفید ہو رہا ہو
 تو اپنے دامانی سے صرف اس کی خوبی ہی کو اخذ نہیں کیا بلکہ برائی کو چھوڑ کر اخلاق کو
 اختیار کیا اور اس کرایہ کی امامت سے محترز رہے جس نے آپ کے عہد میں دنیا کو نو غریزی
 اور خرابی سے پر کر رکھا تھا اور اس کا تنزل جلد نہایت ذلیل حالت میں کئے دیتے تھے
 انتہی اور چیمبرز انسانیکلو پیڈیا کی جلد ششم میں ہے اسلام کا وہ حصہ بھی جس سے
 اس کے بانی کے رائے کا انکشاف ہوتا ہے نہایت کامل اور غایت درجہ میں موثر ہے یعنی
 قرآن کے اخلاق و فصاحیہ فصاح کسی ایک یا دو یا تین سورتوں میں مجتمع نہیں ہیں
 بلکہ اسلام کی عالیشان عمارت میں سلسلۃ الذہب کی مانند مخلوط و مخروج ہیں نا انصافی
 کذب غور کینہ دری غیبت استہزا عداوت فضول خرچی طمع حرام کاری
 خیانت اور نفاق کی سخت ملامت کی گئی ہے اور ان کو قبیح اور بیدینی بتلایا ہے
 اور مقابلہ ان کے خیر اندیشی فیض سانی عفت بردباری صبر و تحمل کفایت شکاری

راستبازی عالیٰ مہتی حیا اصلاح اخلاص اور ان سب پر بالائے کمال بردباری اور انقیاد
 امر الہی کو عباد پر پیرگاری حقہ اور مومن صادق کے اصلی نشان قرار دے گئے ہیں انتہی
 فضیلت ثانیہ جمیع سائل عقائد اسلامیہ عقل و قیاس کے موافق ہیں یعنی اس کی کوئی تقیم
 ایسی نہیں جس کا ثبوت بنظر عقل مستحیل ہو اس کا ہر عقیدہ بشہادت عقلی مستحکم و
 پسندیدہ ہے اور ہر مسئلہ منجملہ اصول و فروع مستحسن و سنجیدہ ہے ایسی کوئی بات اسلام
 میں نہیں جس کا قبول بلاوجہ معقول لازم و لابد ہو اور نہ کسی شے کا اذعان و تسلیم باوجود
 مخالفت عقل و ہدایت اس کے بموجب ضروری و واجب ہے منجملہ سائر مذاہب و مروجہ کے
 کہ اول کے عقائد مسلمہ کے قبول میں عقل انسان کہ میاں تمیز و مناسط تکلیف ہے از حد متروک
 و حیران ہی بلکہ برابر میں یقینیہ و دلائل قطعیہ مقرر و مقصد خلافت اور جہانم بالبطان
 ہے چنانچہ عیسائی مصلوبی جناب مسیح عا کو واسطے معاصی جملہ عالم کے گناہ اور گناہ آدم
 سے کل خلق کو نافرمان و پچکارہ اور توحید کا تثلیث میں اندازہ کرتے ہیں اور یہود کے
 مثل جناب باری کی جانب سمیت کو نسبت دیتی ہیں اکثر شرکین اتحاد ممکن و واجب یا تعدد
 الہیہ و تسامخ ارواح کے قائل ہیں حالانکہ یہ امور بشہادت ظاہر ہدایت محض ہے اصل
 و باطل میں اس باب میں بھی کوئی مذہب طریق دنیوی اسلام سے فائق و برتر نہیں
 بلکہ کامل و مائل اور پورا پورا مہر بھی نہیں ہر دین کے اصول موضوعہ کی تصدیق از قبیل
 تجویز جماعات و محالات ہر اسید واسطے پولوس نے قرنتیوں کے اول خط میں مجبوری
 عقل و حکمت کی نسبت و نابود اور سمجھنے والوں کی سمجھ بوجہ کو صریح یوں کہا اور خدا کی

فضیلت ثانیہ

شریعت و منادی کو عیاذاً باللہ بیوقوفی سے تعبیر کیا یہی آبِ اسلام کی نسبت مخالفین کا
 کلامِ منوجان دیون پورٹ لکھتا ہی اسلام اکایا مذہب ہے جسکے اصول میں کبھی اتفاق
 اور حسین کوئی ایسی کہنہ نہیں ہے جو زبردستی مان لینی پڑی اور سمجھ میں نہ آئی اس
 مذہب میں آدمیوں کے خیالات کو اس سادی اور غیر منقلب پرستش پر قناعت کرنی
 پڑتی ہے اگرچہ حرارتِ اسلامی نے ان کو اکثر جگہ مغلطہ کر دیا ہے القصد یہ ہے ایک
 ایسا مذہب ہے حسین اولیا اور شہداء اور تبرکات اور تصویرات کی پرستش اور
 ابہام اور دقائق حکمیلہ و راہبوں کی تجرید اور تعدیب نفس بالکل نہیں ہے اور
 خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت نے اہل بیت اشیاء اور اس زمانہ کے قوموں
 کی حالت پر خوب غور کر کے یہ مذہب ایجاد کیا ہے ایسے سائل کھلے ہیں جو خلاف عقل
 نہیں ہوا اسلئے تعجب کا مقام نہیں ہے کہ اس عبادت نے اہل کعبہ کی بت پرستی اور سابقین
 کی پرستش اجرامِ فلکی اور زردشتیوں کے تشکیموں کا استیصال نامہ کر دیا اتنی اور
 کھاؤ فری ہینگنس کہتا ہے ۱۴۳۳ جب بن عسوی کی اس عجیب وراستہ حالت پر خیال کیا جا
 تو یہ تعجب نہیں معلوم ہوتا کہ ایک مذہب یعنی مذہبِ اسلام جس سے استبری مزج کے دفع
 ہو نیکی امیر ہو سرسبز ہو جا یہ مذہب اپنی نہایت سادگی سے عقل و حس مشترک کی ان
 سادہ اور سچتہ اصول پر معلوم ہوتا تھا جسے کہ کل فریقوں کا اسکی حد میں آجانا غالباً
 ۲۶۶ مجھ کو کوئی تعصب یا مذہب ایسا یا د نہیں جو سخت خرافات یا نہایت سچ سے خواہ
 دونوں سے پر نہ ہو مگر کل مذاہب مقررہ سے جسکا بیان میں نے پڑا ہے حقیر کا مذہب تھا

سادہ اور حکیمانہ ہے اور اپنی اصلی پاکیزگی میں مشکلات کم رکھتا ہے اس عقیدہ سے زیادہ
سادہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی معبود و برحق خدا ہی ہے
اور محمد اوسکے رسول و راوے کے بتا نیولے ہیں انتہی اور نیز صاحب موصوف
اپنی کتاب میں لکھتے ہیں محمد کو اپنے پیروں کی شہوت رانی کا ذریعہ کہتے ہیں بتائیں تو
محمدؐ کے مذہب میں اس قسم کی بات کہاں پائی جاتی ہے التبت بت پرستوں یعنی عیسائیوں
کے تعصبات سے برابر مقابلہ ہے نہ پاک پانی نہ تبرک نہ مورت نہ تصویر نہ سینٹ نہ خدا کی
مائے آپ کے مذہب پر داغ لگتا ہے ایسے مسائل میں محمدی میں نہیں کہ ایمان بدون
عمل کے موثر ہو اور تو بد وقت نزع کے کام آوے اور غایت درجہ کی عنایات اور مغفرت
اور خفیہ اقرار بکار آمد ہوں جن کا نتیجہ یہ ہے کہ اول آپ کے پیروں کو بگائیں اور پھر
مقتداؤں کو حوالہ کریں جو واقع میں اوں مسائل سے بدتر اور ناچیز بات ہے حقیقت میں
یہ امور اوس دین میں نہیں بلکہ عرب کے موحد کے مسائل مذہبی سیدہ سادہ میں کہ ایک
خدا کی عبادت بغیر مان کے اور بدون کسی راز اور بدون کسی معجزہ مرموم کے ہے اور
اس بات کا اقبال کہ آپ صرف بحیثیت انسانی ایک پروردگار کے عبادت کے لئے وعظ
کہنے کو مبعوث ہوئے ہیں انتہی فضیلت تالیفہ جمیع احکام دینی و تکالیف شرعی میں بلکہ
توسط و عدالت اور ہر باب میں افراط و تفریط سے قطعی احتراز و مفاہقت یہ امر بھی بخل
لوازم مختصہ اسلام ہی اولا الہیات و نبوات ہی میں دیکھو کہ تمامی مذاہب میں کس قدر خلط
و خبط ہے حتیٰ کہ اتحاد واجب و ممکن پر ہر شخص کو بلایا مالات ایمان و اعتقاد ہے کہ

کشف اور افشاء سے ستر کس تہانت و خوبی کے ساتھ اسلام نے کرویا خالق و مخلوق میں عابد و معبود اور مالک و مملوک کے ساجد و مسجود کا فرق صلی دونوں میں تبادیا قال تعالى
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ۚ لَا يَسْبِقُوْنٰہُ بِالْقَوْلِ
وَهُمْ بِأَمْرٍہٗ یَعْمَلُوْنَ ۚ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ أَیْدِیْہِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یَشْفَعُوْنَ
إِلَّا بِإِذْنِہٖ ۚ وَہُمْ مِنْ خَشِیَّتِہٖ مُّشْفِقُونَ منہی آیت بطرح کہ اتنا خود
و سائر معائب سے خدای پاک کا تقدس و تنہ عیان ہے اوس طرح کمال تقرب
و اعزاز انبیاء کرام و ملائکہ عظام کا مقرون بغایت خشیت و اخلاص و تعظیم
تعلیل و امر و نواہی کے ساتھ اوسین بیان ہے قل انما انا بشر مثکم لویحی الی الامنا
الہکم الذ واحد سے انبیاء و رسل کا ذات و صفات اور لوازم و خواص بشری میں کل
انسانی جنس سے اشتراک اور باعتبار روحی الہی و تبلیغ احکام سائر جنسی نوع سے
اختصاص امتیاز ثابت ہو من بعد اہل سلام انبیاء اللہ کو اعتقاد شرک فی الذات
والصفات سے محفوظ اور ارتکاب عظام و معاصی سے معصوم اور اختیار رذائل و
فواحش سے محترز و مجتنب اور واسطے نشر حسنات و خیرات کی اون کی سب سے وجہ
اور اصلاح عادات و تعلیم عبادات میں سہ ترین مصروف و مجتہد خیال کرتے ہیں اور
اکثر مخالفین اسلام اپنے اکابر کے حالات و قصص ارتکاب منکرات و انہما کے انہوتا
باعقاد اعجاز و کرامات یا بقصد بیان واقعات میں غیر ایسا و کمایتہ کمال بطل و طرح
کے ساتھ لکھتے دیکھتے ہیں مذکور خود ہی اون کو عین خدایا ویکے اوصاف کمالیتہ

منعوت و متصف اور کون و فساد عالم میں علی سبیل الاستقلال او الیائتہ اولیٰ و
 دخیل و متصرف سمجھتے ہیں نصاریٰ اگرچہ حضرت عیسیٰ الصلوٰۃ والسلام کو بحسب التلیث
 اونکے نزدیک خدا ہیں بذاتہ گنہگار نہیں مگر عیسائیوں کے جملہ معاصی کفر
 و شکوک و فریب و دغا اور لواطت و زنا وغیرہ سے مبرا اللہ او نہیں کو ملعون و مردود
 اور ناری جلتے ہیں بلکہ تجسم گناہ و سراپا خطا اودن کو تصور کرتے ہیں سبحان اللہ
 یا باین شور آشوری یا باین بے نمکی الہیات کسی مذہب میں خالی از تفریط نہیں اور
 ہر دین کے نبوات جامع تفریط و افراط ہیں اسکے بعد باقی عقائد و احکام میں خیال
 کرو کہ سببالسلام اودن میں کس قدر رعایت و لحاظ اعتدال و ایجاز ہی اور ادیان
 سائرہ میں کیسی تفریط و افراط مثلاً عیسائیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حواریان جناب
 عند اللہ سب نبیوں اور رسولوں سے بہتر و برگزیدہ ہیں اور فضل و شرف میں
 کل بنی آدم سے زیادہ بلکہ از روے درال باب انجیل متی ہر عیسائی کہ داخل پاد
 سماوی ہے جملہ افراد عالم سے اشرف و افضل ہے اسلئے کہ او کو مبعود و رب
 باب اول قرنتیوں کے جناب سچ سے نسبت جزو کل ہے اور کافہ مسلمین کا اس پر اعتقاد
 ہے کہ اتباع و عدم نبی کو گو کیسے ہی متدین و متبعی کیوں نہوں انبیاء و رسول پر ترجیح
 و تفضیل خلاف عقل و درایت ہی اس واسطیکہ وہ حضرات بلا واسطہ احد مستغنی
 از ذات خدا ہیں اور یہ لوگ بوجہ اتباع و واسطہ در رابطہ اوس سے محبوب و جلیل
 و ہا لذات من اللہ مود بالعبادات ہیں اور یہ بالعبادہ و نہیں کی برکت تعلیم و عبادت

مذہب
 عیسائیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حواریان جناب

حاجب کرامات ہیں آؤں کو حصول عین البیقین بالمشاہدہ ہے اور اسکا کمال اہل ان
 و تصدیق بالواسطہ ع بین تفاوت رہ از کجاست تا کجا + سلمان بنیای کرام کو سب
 مخلوق سے زائد عزیز و مکرم من بعد باعث بار قلت و ساط و کثرت عبادت و سروسر
 مقبول و معظّم تصور کرتے ہیں مآورا اسکے اہل اسلام وقت ذکر بزرگان دین آؤں کے
 نام نامی کے اول و آخر حکم شرع کلمات توقیر و تعظیم اور ادعیتہ رضی و ترجم علی تفاوت
 المراتب ضم کرتے ہیں اور طوائف مختلفہ کہ مکمل افراط و تفریط ہیں سائر الناس کے
 نسبت یہ محافل آؤں کا تذکرہ بلا تمیز و فاصلہ بیان پر لاتے ہیں بلکہ الفاظ تنزیہ و تعجید
 خدای پاک ہی عند ذکر اللہ اؤں کے بیان میں نہیں آتے اور بہت سے احکام و مسائل
 مندرجہ توریت و انجیل ہی اسی قبیل سے ہیں جیسے باب ۱۹ کتاب گنتی میں دربارہ قاتل
 کے یہ حکم ہے تم اس قاتل سے جس پر قتل کا فتویٰ ہو دیت مت لو وہ ضرور مارا جاوے
 اور قاتل فراری کی نسبت باب ۱۹ کتاب ہشتا میں ہے شہر کے بزرگ لوگوں کو
 پہنچیں اور اسے وہاں سے پکڑو امگاوائیں اور مقتول کے وارث کے ہاتھ میں حوالہ
 کریں تاکہ وہ مار ڈالا جاوے تو اس پر رحم کی نظر نہ کیجیو کہ تیرا پہلا ہوا اور یہ بھی آؤں
 ہے تیری آنکھ مروت نہ کرے کہ جان کا بدلہ جان آنکھ کا بدلہ آنکھ دانت کا بدلہ دانت
 ہاتھ کا بدلہ ہاتھ اور پاؤں کا بدلہ پاؤں کا اور ایسی ہی حضرت موسیٰ و حضرت یوشع نے جو لاکھوں
 بت پرست اور بیشمار کفار و اہل شرک پر ضلالت و گمراہی اور اخراجات توحید الہی کی
 نقل کیا بائع و نابائع اور جوان و بوڑھے اور عورت و لڑکے میں الاما شا و اللہ کہیں

فرق و تفاوت نکلیا بغیر ضحائیش و تعلیم سابق او بدین تقدیر غمت و پند اور بلا اتقام
 حجت و دلیل اکتیس سلطنتوں کو بالکل تاراج و برباد کر دیا نہ کسی سے عہد باندا اور
 نہ کسی کا ذمہ لیا اور منجملہ ممالک مفتوحہ بہت سے ابعصار و دیار کو حرم کو کے اور غیر کے
 حیوانات و بہائم اور باغستان و نباتات تک کو باقی نہ لیکر خراب تباہ کیا اور بعض
 بلاد کو آگ لگا کر خاک سیاہ بنا دیا کتا با خروج و گنتی اور کتا با پوشع میں یہ حال
 مفصلاً مرقوم ہے اور اس سے بعد سارے تین سو برس کے بحکم سموئل ساؤل بادشاہ
 جنی ہر اسٹیل نے بھی ممالک مقبوضہ عمالین کو اس طرح حرم کیا تھا نیز ان عدالت سے یہ امور
 بجلالت باالفرور خارج و دور نہیں بموجب ان کے ہر خاص عام پر انتقام و قصاص اور
 مقاومت و مسکافات لازم و واجب ہے عاصی و مجرم سے عفو و درگزر کی طرح پر جائز
 و مشروع نہیں حالانکہ لحاظ انصاف و عدالت ہر باغی و غاطلی کو موافق اسکے تنبیہ و سزا
 از حد صعب دشوار اور سخت و شدید بدرجہ غایت ہے گو بمقتضای وقت و حال
 رجال و راندا و بچی و عناد اور قطع فتنہ و فساد کی واسطے خاص اس زمانہ میں یہی
 قانون و قاعدہ بہتر و پسندیدہ اور قرین انصاف و صلحت ہوا لہر دور و عصر میں بلا
 تفریق اشخاص اسکا جرایان باعث ہزار مافساد و مفاسد ہے اکثر اوقات تعمیل حکم
 مذکورہ سے خوف انقطاع و انحصار پرستہ صلاح و انتظام ہی اور اس سروت و ارتقا
 اور اصل ترحم و اتحاد کے انہدام و استیصال تام کا اندیشہ ہے علی وجہ الکیال اودن کے
 بالمرام و پابندی سے معاملات کثیرہ میں ظہور ندامت و شامت اور انقلاب بحمد و

عداوت اور ازدیاد قوت غیبی و ظلم اور افراط حرکت جنون جمعی و قطع علم مقصور و متروک
ہے اور اس طرح ارشاد عیسوی جواب پنجم سنی میں ہے تم سن چکے ہو کہ کہا گیا آنکہہ کے
بدلے آنکہہ اور دانت کے بدلے دانت پر میں کہتا ہوں کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا
بلکہ جو تیرے دینی گال پر طمانچہ مارتے دوسرا ہی اوسکی طرف پھیر دے اور اگر کوئی چاہے
کہ پیچہ پالش کر کے تیرے قبائی کرتے کو بھی اوسے لینے دی اور جو کوئی تجھے ایک کوس
بیگا رہیجائے اوسکے ساتھ دو کوس چلا جائیجی قطع نظر اس سے کہ یہ تعلیم و ادب
یعنی مطلقاً ترک غیظ و تعطیل غضب اسکو مستلزم ہے کہ خدا و اللہ جناب باری کی جانب
خلق عبث کی نسبت صحیح شہری دائرہ عدالت سے ہی براصل بعید ہے اسما علیکہ تکلیف ظالم
اور اوسکی اطاعت و پیروی فی مالہ من الامال والامالی اور عدم مزاحمت و مخالفت اوسکے
قصود و غمیت لیکن سحر و تعدی پر بجائے مکافات و حسن قضا اظہار تسلیم و رضا اور تنسیہ
و سیاست کی جگہ صرف شفقت و رافت بعینہ تفریط عدالت ہے اور انواع جور و جفا
میں مندرج و منسلک کما قیل سے ترجمہ برہنگ تیز و ندان + ستمکاری بود بر گوسپندان
اور ماورائے حکم اسباب منسلک ہے کہ کل محکمت عدالت و فوجداری یکمقدم بر طرف
و موقوف اور انواع ظلم و اتلاع شتم و قذف سے ہر کس ناکس بلوف و ماؤف ہو چکا
قتل و غارت اور کشت و خون ناحق سے شہر ناک تزلزل و آبروریزی عمل میں آوے
عورات و مخدرات کی حرمت و عفت میں نقصان و ظل و بربادی کار و بار تجارت و سودا
اور معاملہ ذراعت و کشکاری میں صریح زیان و ضرر اور اطراف و لواحق ہر مملکت میں

بغاوت و غدر پہل جاکے سمندر اٹھتی باعلاق اندر و شبہ بالالہ یعنی اپنے اعمال و
 اخلاق میں حضرت باری جل شانہ کی ساتھ مناسبت کامل موافقت حاصل کرے
 کہ چہرہ حکماء و ملین کے نزدیک صفت کمال و صفائیل ہے نہ مجرد تعیل حکم توڑ
 سے متوقع ہے اور نہ فقط ارشاد عیسوی پر اعتماد و عمل کرنے سے مال کمالات
 علی المتامل اباس باب میں شریعت محمدیہ کا حکم دیکھو قال تعالیٰ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ
 سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا قُلْ غُفْرَانِي وَأَصْلَحْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ
 یعنی بدی کا بدلہ بدی ہے بقدر اس کے اور جو شخص انتقام سے درگزر کرے اور
 قصد اصلاح کارکھے تو اجر اس کا خدا پر ثابت ہوگا تحقیق خدا کے غرور و جل و است
 نہیں کہتا ظالموں کو اس آیت کی رو سے توقع اصلاح کی صورت میں امتحان غفور
 و تجاوز و سفاوت ہے اور در صورت غیر نظر تنبیہ تاویب ظالم مظلوم کا اتفاق
 انتقام ثابت چنانچہ اسی مضمون کو خود ہی خدا کے ایک نے من بعد مفصل نہرایا
 وَمَنْ يَتَصَدَّقْ بِظُلْمٍ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ أَمَّا السَّبِيلُ
 فَعَلَى الَّذِينَ يَظْلُمُونَ النَّاسَ وَيَبْعُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ
 لَهُمْ هَذَا آيَاتُنَا وَلَكِنْ صَبَرُوا وَعَفَّرْنَا عَنْ ذَلِكَ مِنْ غَرَمِ الْأُمُورِ
 اور دوسری جگہ بھی مدعا ان الظالمین ادا کیا و ان عاقبتهم فعاقبوا
 عَنْ مَا عَصَوْا قَبْلُ وَلَٰكِنْ صَدَقُوا لَمْ يَكُنْ لِلصَّابِرِينَ سَبَبٌ اس ارشاد کے
 ہر مظلوم کو بدلہ اور معاوضہ کا اپنے ظالم سے اتفاق ہے اگر وہ انتقام نہ تو کیجے

اور اگر کسی نے اپنے اعمال و اخلاق میں حضرت باری جل شانہ کی ساتھ مناسبت کامل موافقت حاصل کرے کہ چہرہ حکماء و ملین کے نزدیک صفت کمال و صفائیل ہے نہ مجرد تعیل حکم توڑ سے متوقع ہے اور نہ فقط ارشاد عیسوی پر اعتماد و عمل کرنے سے مال کمالات علی المتامل اباس باب میں شریعت محمدیہ کا حکم دیکھو قال تعالیٰ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا قُلْ غُفْرَانِي وَأَصْلَحْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ یعنی بدی کا بدلہ بدی ہے بقدر اس کے اور جو شخص انتقام سے درگزر کرے اور قصد اصلاح کارکھے تو اجر اس کا خدا پر ثابت ہوگا تحقیق خدا کے غرور و جل و است نہیں کہتا ظالموں کو اس آیت کی رو سے توقع اصلاح کی صورت میں امتحان غفور و تجاوز و سفاوت ہے اور در صورت غیر نظر تنبیہ تاویب ظالم مظلوم کا اتفاق انتقام ثابت چنانچہ اسی مضمون کو خود ہی خدا کے ایک نے من بعد مفصل نہرایا وَمَنْ يَتَصَدَّقْ بِظُلْمٍ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ أَمَّا السَّبِيلُ فَعَلَى الَّذِينَ يَظْلُمُونَ النَّاسَ وَيَبْعُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ هَذَا آيَاتُنَا وَلَكِنْ صَبَرُوا وَعَفَّرْنَا عَنْ ذَلِكَ مِنْ غَرَمِ الْأُمُورِ اور دوسری جگہ بھی مدعا ان الظالمین ادا کیا و ان عاقبتهم فعاقبوا عَنْ مَا عَصَوْا قَبْلُ وَلَٰكِنْ صَدَقُوا لَمْ يَكُنْ لِلصَّابِرِينَ سَبَبٌ اس ارشاد کے ہر مظلوم کو بدلہ اور معاوضہ کا اپنے ظالم سے اتفاق ہے اگر وہ انتقام نہ تو کیجے

قابلِ طاقت و زجر نہیں بشرطیکہ اس وقت صدر پاداش سخت اور تباہ و زائد نہ ہو اور اگر خطبے عالم بخند ہو کہ غرائم امور سے ہی تو عند اللہ وہ مثائب ماجر ہوگا اسکے موافق صورت قتل میں بھی ولی مقتول عفو و صبر اور مقاومت و زجر و دنون کا مجاز ہے اور بغا و آیر کریمہ من جعفری لکھ من لخیہ شیء فانتہای علیہ معروف و اداء الیہ بالحسن کا تخفیف ثالث اخذ دیت کا بھی جواز ہے اس حکم سے نہ مکافات حسن قضائین قصور آیا اور نہ طریق تو دوا اور الفت و شفقت میں فتور سایا انواع عدالت باجمعا ملحوظ و مانوہین اور تفریط و افراط سے محفوظ و مصون اسی طریق کے موافق تحصیل تشبہ بالالہ بخوبی مقصود ہے اور تکمیل علم و عمل علی وجہ الکمال ممکن و میراب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و الفتح کے مغازی پر خیال کرو کہ حسب ارشاد الہی و قَاتِلُوا فِی سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یَقَاتِلُوْا کُمْ وَلَا تَقْتُلُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُتَعَدِّلِیْنَ باوجود ظہور عناد و منافقین بوجہ اظہار اسلام و اقرار توحید اذکی جان و مال سے تعرض فرمایا اور نہ کہیں کسی ضعیف و بوڑھے یا عورت و لڑکے کا واسطے قتل کے تفحص و تجسس کیا بلکہ انفس شرکین اور کفار و مشرکین پر بلا تبلیغ بدایت و موعظت تبلیغ کسی وقت نہ کرکشی نفرائی اور نہ بغیر احساس عداوت و مخالفت ظاہرہ کسی گروہ پر تلوار چلائی اور نہ وقت غزا بلا ضرورت داعیہ اشجا و نباتات کو قطع فرمایا اور نہ حیوانات کو قتل کیا اور مکانات کو گرا یا صلح کر لیا لوں سے عہد و بیمان رکھتے قتل و غارت سے متناہی کو امان دیتے اور کسی جان مال کی

جسکے واسطے وہ ایسا خفیف جزئیہ دیتے تھے جو کسی پرچہ پر معلوم ہوتا تھا کہ کل خلیفوں کی تاریخ
 میں کوئی امر نصف رسوائی کا بھی نہوا بہ نسبت اس عدالت مذہبی یعنی عیسوی کی ایک
 بھی مثال ایسی نہ ہوئی جس میں کوئی شخص اپنی رائے دینے کی وجہ سے جلا دیا گیا ہو اور
 نہ جھکا ہو یقین کہ زمانہ صلح میں صرف اسوجہ سے مارا دیا گیا ہو کہ دین اسلام قبول کیا ہو
 اور بعد نقل خدایات کے لکھا ہے کیا یہ یا مذہب ہے جو تعصب کا موکہ ہو موسیٰ و کینیث
 اور سموئیل اور اگاک اور جسیو نائٹ کے بیان پڑ ہو اور دونوں میں نسبت کر دینا تھی
 اور جان دیوں پورٹ یہ شہادت دیتا ہے یہ لوگوں کا مبالغہ ہے کہ آنحضرت بہت
 تھے فی الحقیقت بت پرستوں اور اہل لوگوں کو جو وحی کے قائل نہیں ہیں دو میں سے
 ایک بات قبول کرنی پڑتی تھی اور لوگوں کو جتنا اہل کتاب ہو تا قرآن سے ثابت ہے
 یا چاروں فرقے عیسائی اور یہودی اور مجوسی اور سائبانی کو اس شرط سے اپنی مذہب پر
 رہنے کی اجازت ملتی تھی کہ یا جزئیہ ادا کرنا قبول کریں اور یا کوئی ایسی بات مان لیں جس
 سے ادھکا مطیع الاسلام ہونا پایا جاسے مگر جو مسلمانوں کے تعصب نے اون کے واسطے حد پر مقرر
 کی تھی وہ اس سے بہت تجاوز کرتے تھے اور جو وہ کفار سے وعدہ کر لیا کرتے تھے وہ اسے
 پورا کرتے تھے اور باوجودیکہ مسلمان فتح کر نیوالے گستاخ اور ظالم تھے مگر تاہم اہل لوگوں کے
 مقابلہ میں بہت رحم دل تھے جو روم اور قسطنطنیہ کے پادریوں کی فرمان برداری کرتے
 پس یہ بات سچ ہے کہ اگر بحال اہل عرب اور ترک کے اہل یورپ ایشیہ کے مالک ہوتے
 تو وہ اسلام کو اس طرح نہ نہ دیتے جس طرح مسلمانوں نے مذہب عیسائی کو رہنے دیا ہے

جسکے واسطے وہ ایسا خفیف جزئیہ دیتے تھے جو کسی پرچہ پر معلوم ہوتا تھا کہ کل خلیفوں کی تاریخ میں کوئی امر نصف رسوائی کا بھی نہوا بہ نسبت اس عدالت مذہبی یعنی عیسوی کی ایک بھی مثال ایسی نہ ہوئی جس میں کوئی شخص اپنی رائے دینے کی وجہ سے جلا دیا گیا ہو اور نہ جھکا ہو یقین کہ زمانہ صلح میں صرف اسوجہ سے مارا دیا گیا ہو کہ دین اسلام قبول کیا ہو اور بعد نقل خدایات کے لکھا ہے کیا یہ یا مذہب ہے جو تعصب کا موکہ ہو موسیٰ و کینیث اور سموئیل اور اگاک اور جسیو نائٹ کے بیان پڑ ہو اور دونوں میں نسبت کر دینا تھی اور جان دیوں پورٹ یہ شہادت دیتا ہے یہ لوگوں کا مبالغہ ہے کہ آنحضرت بہت تھے فی الحقیقت بت پرستوں اور اہل لوگوں کو جو وحی کے قائل نہیں ہیں دو میں سے ایک بات قبول کرنی پڑتی تھی اور لوگوں کو جتنا اہل کتاب ہو تا قرآن سے ثابت ہے یا چاروں فرقے عیسائی اور یہودی اور مجوسی اور سائبانی کو اس شرط سے اپنی مذہب پر رہنے کی اجازت ملتی تھی کہ یا جزئیہ ادا کرنا قبول کریں اور یا کوئی ایسی بات مان لیں جس سے ادھکا مطیع الاسلام ہونا پایا جاسے مگر جو مسلمانوں کے تعصب نے اون کے واسطے حد پر مقرر کی تھی وہ اس سے بہت تجاوز کرتے تھے اور جو وہ کفار سے وعدہ کر لیا کرتے تھے وہ اسے پورا کرتے تھے اور باوجودیکہ مسلمان فتح کر نیوالے گستاخ اور ظالم تھے مگر تاہم اہل لوگوں کے مقابلہ میں بہت رحم دل تھے جو روم اور قسطنطنیہ کے پادریوں کی فرمان برداری کرتے پس یہ بات سچ ہے کہ اگر بحال اہل عرب اور ترک کے اہل یورپ ایشیہ کے مالک ہوتے تو وہ اسلام کو اس طرح نہ نہ دیتے جس طرح مسلمانوں نے مذہب عیسائی کو رہنے دیا ہے

کہ شریعت کی کتاب میں لکھی میں قائم نہیں رہتا لغتی ہے پر یہ بات کہ کوئی خدا کے
 نزدیک شریعت سے رہتا نہ نہیں شہرتا سوا ہر ہے کیونکہ جو ایمان سے رہتا ہوا
 سو ہی جیسے گا پر شریعت کو ایمان سے کچھ نسبت نہیں بلکہ وہ آدمی جس نے اوپر
 عمل کیا سوا دوسری سے جیسا مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لغت سے چھوڑا یا کہ وہ ہمارے
 برابر میں لغت ہوا کیونکہ لکھا ہے جو کاشہ پر لکھا گیا سونعتی ہے اور یہ کہتے ہیں ایمان
 کے آنے سے پیشتر ہم شریعت کے بندین تھے اور اس ایمان تک جو ظاہر ہو نوالا تھا کہ
 میں رہے پس شریعت میں تھامے پہنچنے کو ہمارا استاد شہری تاکہ ہم ایمان رہتا ہوا
 گئے جاوین پر جب ایمان آچکا تو ہم پہرا استاد کے تحت میں نہیں رہتے انتہی شریعت
 صحیحہ کی قیادت دیا غرض کہ اس طرح تمامی امور میں افراط و تفریط سے خلق کو بچایا اور
 طریق عدالت پر کہ معبر بہ فطرت و صراط المستقیم ہے لوگوں کو چلایا کوئی مسئلہ اسلامی
 اس اصل سے مخالفت نہیں رکھتا بنظر انصاف جس قدر غور و فکر سائل محمدیہ میں کیا جا
 او سید قدر محاسن و لطائف برآمد ہوں گے بخلاف دوسرے فرق و طوائف کے کہ ان کے
 اصول و تقاضے ہی عدالت سے بر طرف ہیں اور ان کے اطراف و تفریط و افراط میں
 داخل و منسلک پس شریعت محمدیہ جس طرح کہ جملہ مذاہب شریعت سے احاطہ عقائد و مسائل
 میں بحال لکھتے زائد و افضل ہے او سیرج بوجہ الکلیفیت از و متانت و استواری
 اور لحاظ عدالت و توسط بدرجہا زیادہ حسین و خوشنما ہے فضیلتِ رابعہ حفظِ اپنی
 کتاب کی مضبوطی اور حالات و معاملات اور عادات و عبادات اور دیگر مجالِ چین اپنے

رسول نبی کی تفتیش و تحقیق ہوا تو حق قاعدہ ثبوت سمعیات کے واضح ہو کہ اہل کتاب نے احکام و کلام خدا جو کہ وقتاً فوقتاً ہر نبی کو نشیاً فشیاً پہنچا بصرحتہ بین الدین جمع نہیں کیا اور نہ حالات معاشرت و زندگی اور طریق عبادت و بندگی انبیاء کو تنقید و توفیق و قواعد استخراج کے مطابق اخراج کیا نہ اصل زبان کتاب کے محافظت کی اور نہ کلام نبی و غیر نبی میں تمیز و مبارکت دی بلکہ اوہنوں نے مضامین الہام و وحی اور آثار و احوال نبی اور مواظظ و نصائح حواریان و تابعین اور بیان شان نزول و تاویلات استخراج مولفین و جامعین کو ایک ہی کتاب جلد میں مجموعہ و مرتب کر دیا اور اسی مجموعہ پر خود ہی اطلاق الہام و وحی کیا اور اس کتاب کو اسی نبی کی جانب جکے اخبار و حالات مبسوم و یکر اسرار و حکایات کے اوسین لکھ منسوب و مستند کیا جاتا ہے ہمارے اس قول کی تصدیق مجموعہ مروجہ عہد عشیق و جدید سے اس طرح ہوتی ہے تو ریت متداولہ حسین کہ اہل کتاب کو مجبوری احقاق عدا فقرات و ابواب کا تسلیم و اقرار کرنا پڑتا ہے اور بلا دلیل و سند وہ ان کو بزعم خود یا اسحاق حضرت یوشع اور سموئیل وغیرا کسی اور نام معلوم شخص کا جبکہ عہد میں یہ کتابیں لکھی گئیں ہوں ملنے میں لگتا ہے کہ اس کو بعینہ تصنیف و تحریر حضرت موسیٰ علیہ السلام بنا تبدیل و تغیر کہتے و جانتے ہیں اور عہد جدید کہ اوسین حضرت عیسیٰ کا یا اون کے وقت کا لکھا ہوا ایک ہی حرف و جملہ نہیں اور نہ وہ تمام حواریوں کی تحریر ہے بلکہ حب عقائد و شہادت عیسائیوں کے کچھ حواریوں کا کلام اور اکثر تصنیف و اسکی دوسروں کا کلام ہے اور حضرت عیسیٰ کے بیان کے ساتھ

اور وہ کہ یہی حالات و خیالات اور دعاؤں و شایعات اس میں ثبت و قلمبند ہیں بلکہ کچھ
انصاف اور انکے آثار و اخبار تو نہایت ہی قلیل و محدود ہے چند میں اور اگر حالاً کو
حذف و اسقاط غل میں آئے تو ایک دو تین جزو سے شاید ہی اور کچھ حجم ہو اور اس میں
بھی بالاختصار اگر مصالح دین کے متعلق مسائل و فضائل جو چھک صد درجہ الہام و وحی
و غیر متصور ہے قصراً نظر کیا ہے اس صورت میں تو از اس کم ہو یا اہم نہ نصاریٰ بخیل مقدس
اور کتاب بیوج مع کما و سکو ظاہر دیتے ہیں اور یہی الفاظ ہر نسخہ کے آغاز میں لکھ دیتے
ہیں پہلا یہ دعویٰ کیوں اسطے از روئے باب ۳۲ ہست کہ ایک مشتاق تو پایا جاتا ہے اور
وہ یہ کہ اصل تربت کو بذات خود حضرت موسیٰ نے تو لکھا تھا اور اسکو صندوق عبدو
تا بوت سکنہ کے ساتھ بنی لاوی اور کاہنوں اور پائیل کے سائے بزرگوں کے ماتھے پر
رکھا بخلاف عہد جدید کے کہ اسکو تو حضرت عیسیٰ سے ایسی ہی مناسبت ہے جسکے
سکندر نامہ کو ذوالقرنین سے اور تقریر الشہادتین و تحریر الشہادین کو حضرات
حسین سے اور اسکے سوا ان کتابوں کی جانب سے بھی جو اہل کتاب نے بے اعتنائی
و عدم التفات کے اسکا ہم کیا بیان کریں اور حفظ و نگہداشت کے باب میں جو انہیں
کو تاہی وقت مسالوات ظہور میں آئی اسکا ہم کیا نشان دین نہ اور انہوں نے الفاظ کی
زبانی حفظ و یاد سے معانی کو استحکام دیا اور نہ بعد نقل نسخہ منقولہ کا کتب و سلسلہ سے
منجلی مقابل کیا کہی انکار نکتہ چین کلام خوش قطع عبارت ناقصہ و کلمات غنصہ کی
جگہ وضع کرو یا اور کبھی کتابوں نے جہات و نادانی سے عبارت شریست یا مائتہ کو

اختلاف عبارت اول میں پیدا ہوئی اور ڈاکٹر بنٹی سے نقل کرتے کہ اب کوئی ایک
 نسخہ تعلیمی یا چھاپہ کا مقدس لکھنے والوں کے اصلی کتاب کے مطابق نہیں ہے مگر کتابوں
 میں وہ منتشر و متفرق شدہ ہیں اور سیکس صاحب نے بجا از انہیں بنٹی صاحب کے اپنے
 عہد جدید کے دنیا جہ میں یہ لکھا ہے کہ جن لوگوں کے پاس صرف ایک قلمی نسخہ بچا ہوا
 تھا جیسے روحی اور یونانی اور یونین یہودی معلوم کے ایسے قصور پائے گئے ہیں اور انکی
 اصلاح بن ایسے عید بنے ہیں کہ باوجود دو پوری صدیوں کے نہایت عالم اور تیز فہم
 نکتہ چینوں کی محنتوں کی وہ کتابیں غلطیوں کا زائنا بن رہیں اور اسطرح بریں گی
 برخلاف اسکے جہاں کہیں مصنف کے بہت سے نسخے ہوتے ہیں اگرچہ بموجب مقدار
 نسخوں کے اختلاف عبارت ہمیشہ برستے جلتے ہیں مگر وہ اصلی نسخہ حکما مقابلہ بہتر
 اور عقل لوگوں کے ہاتھوں سے ہو ہمیشہ بہت صحیح ہوتا ہے اور مصنف کے اصلی الفاظوں
 کے قریب تر پہنچتا ہے انتہی اسی خوف سے حضرت موسیٰ نے اپنی کتاب کو نظر حتماً
 صندوق عہد کے ساتھ عباد گاہ خاص میں رکھا تھا اور اسکی یاد دہانی کیونٹے
 باطل استثنائے موافق چھوٹکار کے سال سے کہ ہر سات برس کے آخر میں ہوتا تھا موسیٰ
 عید ایام خیاں کو معین مقرر فرمایا تاکہ ہر سال خورد و خورد سال در ہر عورت و مرد اس
 سال خدا کے احکام میں اور شریعت کے سامنے حکم پر عمل کریں لیکن یہ رسم و طرہیت
 بنی اسرائیل میں فقط تا بقلے سلطنت مروج و جاری رہا اور امتناع مملکت و وقوع
 قبل و غارت کے بعد تو وہ سارا و فترتی گاد خورد ہو گیا کل بنی اسرائیل میرخانہ ویران

ہوئے اور ان کا تمام مال اسی بار بیت المقدس کے سامان مع کتاب کے کنوئی
 دست برد و نوٹ میں نہا و خراب ہوا بلکہ آیام بادشاہی بن بھی اس کتاب پر دست
 بہ اصناف و توجہ دیا ہوا ہے نہ ہی انھیں وقفین جنگ کی شدت و سختی پہلا عین بنی
 و یہوداہ کی بی ایمانی و بت پرستی سے کہ خاص بیت المقدس دین و مسلم میں جسکا
 خوب مشور و غوغا اور رواج و چہ چار بہت عرصہ تک وہ کتاب محفوظ رہے
 رہے اور کسی نے اسکی کچھ بھی خبر نہ لی حتیٰ کہ عہد یوصیاء بادشاہ بنی یہود و قرین
 بیت المقدس کی مرتے کے وقت دفعتاً وہ کتاب برآمد و دستیاب ہوئی جسکا
 و چہ چاہی اسرائیل بن از سر نو حکم بادشاہ ہوا چنانچہ بائبل سلاطین دوم اور بائبل
 تواریخ دوم سے پہلے مراد فتح ہے اور سوقت سے لیکر کہ حضرت موسیٰ نے توریت کو
 لکھ کر بنی اسرائیل کے حوالہ کیا تا زوال انقراض سلطنت عرصہ زائد ان شہ سپیکر
 بڑے گزرتے ہے مگر سوقت سرخ و وسیع بین بنی اسرائیل سے کسی نے
 اس اصل کا ایک بھی منشی اپنے پاس نہ لیا بلکہ اصل نسخہ کو بھی یونین ضائع و برب
 کیا اور نہ ان میں سے کسی نے اسکو کما بین بنی ضبط و یاد کیا بلکہ اسکا حفظ از قبیل
 جاننا اسی لئے عزرا سے اسکا صد و سجدہ معجزات ملنا اور زمانہ اسیری بابل جسکی مقدار
 بقول مشہور شتر سال ہے یا اس سے بھی زیادہ اسکے بعد توکل یہودی اپنی زبان
 عبری بھی ببول گئے اور اسکا استعمال دن کی بول چال میں بہرہ اکل جایا
 اس کے کالڈی زبان جواہل بابل کی تھی وہ بھی بولنے لگے جبکہ عزرا نے دوبارہ کتاب

توریت عبرانی میں لکھی اور اسکوا دہنوں نے کچھ نہ سمجھا اسلئے یہ قرار دیا کہ یہ سنت کو
توریت اولاً عبری میں تبر کا پڑھے اور ناسیا کالڈی ترجمہ سے اسکی تعلیم و فہمائش
کیجئے حتیٰ کہ اسکی بابت ہی انیشوگس شہنشاہ فرنگستان نے سخت ممانعت کر دی اور
یہ حکم دیا کہ جو شخص اپنے پاس کتاب توریت کا نسخہ رکھتا ہو یا اسکے احکام پر عمل کرتا
وہ مارا جائے چنانچہ ہر مذہب میں اسکی تفتیش و تحقیقات ہوتی رہی اور اسی حادثہ میں
اسکی نسخہ اور اسکی قدیم تعلیم بھی تاراج و ضائع ہوئیں اور اسکے بعد جب
یسوی لاکس سکندر کا سپہ سالار ملک مصر پر قابض سردار ہوا اور ملک یہودیہ پر حملہ آور
ہوا کر ایک لاکھ یہودیوں کو قید کر لایا اور اون کو حوالی مصر داسکندریہ میں بسایا
چونکہ اسکو ملک آباد کرنا منظور تھا لہذا ہر ایک کو اون میں سے آزاد و مسرور کیا
جسکے باعث ویرہی اکثر یہودی اس اطراف میں بامید راحت و بہبودی آئے بوجہ
فتوحات سکندر کے اور زمانہ میں چونکہ یونانیوں اور سب سے عزت و شہرت ہو گئی
تھی اور عبرانی کو پیسلے میں قبول چکے تھے اسولئے یہودیوں نے یونانی زبان میں اپنی
کتابوں کا ترجمہ جیکانام سپشوت چٹ ہے لکھا اور اسکو بالاتفاق سب نے بوقت عبادت
و تلاوت بجائے عبری کے مقبول مسلم کر لیا اور عبرانی کی جانب سے کسی التفات نہ کی
اس سبب ادیبی زیادہ خرابی اصل میں آئی اور حضرت عیسیٰؑ اسکیلئے کچھ ہی
پہلے اندر زعفرانی اسلئے کہ وہاں وہ اصل ہی راساً ناپید ہو بیٹھتے بدینوجہ جو
خرابی کہ ان کتابوں میں پڑی وہ شہادت اور ان کے معتقدین کے خلاف ظاہر ہے اور

اسکی تعلیم و فہمائش کیجئے
اور اسکی بابت ہی انیشوگس شہنشاہ فرنگستان نے سخت ممانعت کر دی
اور یہ حکم دیا کہ جو شخص اپنے پاس کتاب توریت کا نسخہ رکھتا ہو یا اسکے احکام پر عمل کرتا
وہ مارا جائے چنانچہ ہر مذہب میں اسکی تفتیش و تحقیقات ہوتی رہی اور اسی حادثہ میں
اسکی نسخہ اور اسکی قدیم تعلیم بھی تاراج و ضائع ہوئیں اور اسکے بعد جب
یسوی لاکس سکندر کا سپہ سالار ملک مصر پر قابض سردار ہوا اور ملک یہودیہ پر حملہ آور
ہوا کر ایک لاکھ یہودیوں کو قید کر لایا اور اون کو حوالی مصر داسکندریہ میں بسایا
چونکہ اسکو ملک آباد کرنا منظور تھا لہذا ہر ایک کو اون میں سے آزاد و مسرور کیا
جسکے باعث ویرہی اکثر یہودی اس اطراف میں بامید راحت و بہبودی آئے بوجہ
فتوحات سکندر کے اور زمانہ میں چونکہ یونانیوں اور سب سے عزت و شہرت ہو گئی
تھی اور عبرانی کو پیسلے میں قبول چکے تھے اسولئے یہودیوں نے یونانی زبان میں اپنی
کتابوں کا ترجمہ جیکانام سپشوت چٹ ہے لکھا اور اسکو بالاتفاق سب نے بوقت عبادت
و تلاوت بجائے عبری کے مقبول مسلم کر لیا اور عبرانی کی جانب سے کسی التفات نہ کی
اس سبب ادیبی زیادہ خرابی اصل میں آئی اور حضرت عیسیٰؑ اسکیلئے کچھ ہی
پہلے اندر زعفرانی اسلئے کہ وہاں وہ اصل ہی راساً ناپید ہو بیٹھتے بدینوجہ جو
خرابی کہ ان کتابوں میں پڑی وہ شہادت اور ان کے معتقدین کے خلاف ظاہر ہے اور

وحوالی مصر و یونان میں مقبول شائع تھا و دوم مغربی نسخہ جسکو باشندگان اٹلی
و گال و رومان مغربی یورپ و افریقہ نے اختیار کیا تھا اور ان دو سلسلوں کے
سوا متاخرین محققین نے تیسرا سلسلہ اور یہی معلوم کیا جگانام شرقی نسخہ ہے کہ خاصاً ^{قسط} فلسطین
اور بادشہ کی گرد و نواح کی صوبجات میں عموماً وہ متداول مستقل رہا ہے اور اس
زمانہ میں کہ قسطنطنیہ مشرقی شاہنشاہی کا مرکز و دار الخلافت تھا معہذا بعض
کتبوں کی وجہ بالتسلیم و الہامی ہونے میں جمہور عیسائیوں کے مابین نزاع و کشمکش
ہے مثلاً کتاب جوڑتہ و کتاب وژڈم و کتاب توبیاس و کتاب بارون و کتاب یکلینہ
یا شکیس و رتقاہیس کی دو کتابیں کہ ان کو کل روین کیتھولک مجموعہ تورات میں
داخل ہوتے ہیں چنانچہ اسی بنا پر تفسیر ڈوالمی و چرچ و سینٹ میں تا حال شامل ہیں متاف
تعلیم پر و شششت کے نزدیک وہ راسر حرف و نامعتبر اور مطرود و مرد و علی قابلہ میں
اور ہر طرح بعض مسائل عہد جدید کی نسبت کہ اول میں اختلاف و مناقشہ ہے جیسے
یوحنا کے نامہ دوم و سوم اور حضرت پولوس کے نامہ دوم سے لے کر سیریا یعنی ایک
شام کے عیسائی اکتبک منحرف ہیں یا شاہات یونان و دیگر خطوط کو اکثر قدس نے جعلی
و مشکوک سمجھا ہے یہ مناقشات اس کے علاوہ ہیں اور غایت غور و فکر مزید سے
یہ عقدہ حل ہوتا ہے کہ جس طرح سلاسل متعددہ مذکورہ باہم معاون و مطالب کثیرہ
میں معارض و تضاد ہیں بلا فرق و تفاوت اور ہر ایک سلسلہ کی کتابیں
اور نسخہ بھی کاتبوں کے استغناء یا مصلحین کی بددیانتی خواہ نیک نیتی کے قیاسی

اصلاح سے مختلف الفاظ و المراء میں اس امر کی شکایت کچھ متاخرین ہی نے نہیں کی بلکہ قدیم سیحون سے اور جن نے قیدی صدی میں جبکہ عہد چریک مختلف تھیں کو بقصد ترجمہ جمع کیا اور اون کے مقابلہ سے اختلاف عظیم نظر آیا اور وقت بدرجہ غایت گہرا یا اور با واز بلند یہ فریاد کی کہ ہم کتابوں کی غلطی اور اس بددیانتی اور بیباکی کا جبکہ ساتھ اونہوں نے متن کو صحیح کیا ہے کیا حال بیان کریں اور اس طرح اون کی بے قیدی کا جسے اونہوں نے زیادہ یا کم کیا ہے کیا حال کہیں چنانچہ کتاب و اشرفی و کہ عہد موسومین یہ مرفوعہ علماء مذکور ہے بلکہ زمانہ پیلوس پولاوس ہی میں ہونے معلوم پیدا ہو گئے جو تخریب و تحریف انجیل کا خیال رکھتے تھے جیسا کہ باب دوم نامہ دوم نظر کیا اور آغاز نامہ گلیتوں وغیرہ سے مترشح ہے اس واسطے جب ڈاکٹر ٹل نے شیخ مختلفہ عہد جدید کا مقابلہ کیا تیس ہزار اختلافات کا اردن میں نشان دیا جیسا کہ کتاب اعلاطنامہ وارڈ صاحب میں لکھا ہے جبکہ اعتراف فریخ صاحب و رپادری فنڈر کو بھی اپنی تحریر و تقریر کے وقت چار و ناچار کرنا پڑا اور یہی کی بابت پارکر صاحب لکھتے ہیں پروٹسٹنٹ قائل ہیں کہ مقدس کتابوں کا خدا حافظ ہے اور اوسین غلطیاں نہیں کیا پروٹسٹنٹ نے درباب اختلاف عبارت کے نقل کیا ہے اور کیا کیپلوس اپنی کتاب کو جو درباب نبات اختلاف کے عہد متیق میں ہے پروٹسٹنٹ کی عنایت میں چھپوا سکتا ہے اور دین پروٹسٹنٹ کا کہہ ہے کہ معجزہ ازلی اور ابدی نے عہد متیق اور جدید کو ادنیٰ حد سے ہی باز رکھا ہے لیکن یہ سکہ اوس عہد فوج اختلاف عبارت کے مقابل جو میں نے

کبر انہیں رہ سکتا انتہی اور اگر کرب یاخ و شواہ نے بغیر میت طبع اوس سے زیادہ نسخوں کو
 فراہم و جمع کر کے جانچا تو دیرہ لاکھ عبارت کے اختلاف برآمد ہوئے اور چونکہ جانچیں
 نے بذریعہ سیروسیاحت ان سبکی بہ نسبت اور ہی زیادہ نسخے دیکھے اور ملّا تو ان میں
 سب سے زیادہ اختلافات یعنی زیادہ از دس لاکھ پائے اور آپس طرح جب عبری بیل
 نظریہ شش عشر کو کہ و اندر موٹ نے نہایت اہتمام و صحت کے ساتھ طبع کیا تھا نسخہ عقیقہ
 کو کسلاو یا نوس سے مطابقت دیکھی چودہ ہزار جگہ فقط ان دو نسخوں میں تنافی اور
 مخالفت ظاہر ہوئی آپس طرح یہ ہے کہ عہد جدید کے جن نسخوں کا اب تک مقابلہ ہوا
 بنیتر اول میں سے ناقص ہے کسی میں فقط چند ورس اور کسی میں چند باب و بعض میں
 انجیل واحد و بعض میں فقط رسالہ اعمال یا اوس سے کچھ زائد تھا اور نیز کل کتاب میں
 جنگا مقابلہ کلا یا بعضا کیا گیا قریب پانچ سو کے شمار میں ہیں حالانکہ ان کے سوا فرنگستان
 سرکاری پانچ کے کتب خانوں میں فی الحال ہزار نسخہ عہد جدید کے ایسے موجود ہیں جنکو
 کسی نے ابھی تک نہیں لگایا مثلاً کتب خانہ وائیکن ملک روم میں نسخوں کا ایک انبار
 جن میں سے کل چوبیس کا مقابلہ ہوا اور کتب خانہ شہ فیلاس واقع ملک اٹلی سے کہ
 قریب آئینہ ارملہ کے اوس میں رکھی ہے صرف چوبیس کے ملانیکا اتفاق ہوا اور شاید
 کتب خانہ پیرس میں بھی دس نسخے میں فقط اونچاس کا موازنہ کیا گیا دس علی ہذا
 اور بہت سے نسخے جنگا ذکر بلان چینی نے کیا ہے جنگا بالفعل کچھ نام و نشان نہیں
 باجمہا ان کے ماسوا ہیں اگر ہر ایک جلد کا کتب مذکورہ سے تمام و کمال باہمی موازنہ و

مقابلہ ہو و اللہ اعلم اوس حالت میں کہتے ارٹ پدم اختلاف عبارت کی شمار و نقل و
 ہو تو ریت و انجیل سے شاید ہی ایک و آیت اختلاف عبارت سے محفوظ و سالم رہے
 اور یہ گفتگو تو بیماری اور موت ہے جبکہ مرقس متی اور لوقا و یوحنا سے لوگوں کی
 اصلی تحریر ہر وجہ سے ہم درست صحیح با انکی زبان اپنی نہ اگر اون کے اختلاف و تباہی و غلطی
 و خطا کی یہی خبر لیا جاتے جیسا کہ بیان انسب نامہ حضرت عیسیٰ بن پہلی ہی اسم اللہ
 حضرت متی نے سات غلطیاں کیں اور دریں باب میں ذکر کیا کی جگہ برسیا ہ لکھ دیا
 یا مرقس نے دریں ۲۶ باب میں سچا اخیلا کا بن کے امام ایسا پتر بخیر فرمایا تو
 مجموعہ پہلی کی اصل فرما سے کوئی بھی نسخہ قابل اعتساب نہ ہو گا اور اگر کوئی سچا
 کتابوں کا اصل میں الہامی ہونا بھی ہم قبول کریں تو جب از رو سے شاہد سیر و
 سیم بات معلوم ہو چکی کہ انبیاء و مرسلین نے روشن حق و مجبور کی سوا تبلیغ و حق میں ہی
 بہتان و افترا کیا ہے تو اب اون کے صدق بیان و راستی گفتار پر اعتقاد کیونکر ہو
 سہ اور اون کے موافق اعتقاد و عمل کی طرح سب سے خدای پاک اور دلیل نجات
 و نواصی یقیناً شکر تائبہ اور بر تقدیر تسلیم و رضا ہے جسکے بہت سے راہبوں اور شیعوں
 کی تصریح کے موافق روح القدس کسی زبان کی تو اعدا و نحو یہ اور اصول لغویہ کا
 تابع و مقلد اور پابند و مشید نہیں بلکہ اون کے برخلاف موصوف کو بعض صفات
 اور مجرور کو بجائے منصوب مرفوع اور مفرد و متثنیہ کی جگہ جمع اور مثنیہ کے
 قائم مقام مذکور اور ان کے بالعکس الہام و انکار دیتا ہے چنانچہ توریت عربی و ہندی

۲۵۰ اے کے اول میں جو حکم پوپ اربانوس ششم اٹلی میں بھیجی تھی یہ بات صحت
صحت لکھی ہے بدینوجہ ہمارے واسطے تیز باطن حق کو دیکھ کر کوئی بھی سبب و صورت
ہین بکدار کے موافق مطالبے کی کہ ہم داور ک میں خود انبیاء و رسول نے بھی خطا
و غلطی کیا لی نہ تو یہی کچھ بعید و عجیب نہیں اور اگر ان سب باتوں سے بھی اعتراض
و چشم پوشی ہی عمل میں آوے احوال میں بھی اگر کتاب سے کسی کمال اعمال و عقائد
کی صحت و قوت نہ ہوگی اس واسطے کہ ہر باب میں حدیث و قدیمہ اون لوگوں میں تراجم
ہے پر عموماً اعتماد دائر و سائر رہا ہے جنکی قدر و عظمت ترمیم و تبدیل نظر
و قوانین کو نسل پار ٹیمٹ سے کسی طرح زیادہ نہیں اور اس وجہ سے ادنیٰ کچھ اگر
بہت بڑا اختلاف پیدا ہو گیا ہے مثلاً ترجمہ سپٹواہٹ کے ہمیشہ یہود اور عیسائیوں
کے معبد خانوں میں پڑھا گیا اور لاطینی و یونانی کے اکابر عیسائیوں نے اسکو
براہر پندرہ سو برس تک احب التسلیم سمجھا اور تراجم متعدد وہ السنہ مختلفہ میں ہی
اوسے پر اعتماد تام رکھا حتیٰ کہ بعض وایتوں کے بموجب وہ بھی لکھا ہوا بالہام و
تائید روح القدس سمجھا گیا اور حواریان جناب مسیح نے ہی اوسے سے جانچنا تک
ہستاد کیا زمانہ حال میں تقریباً دو سو سال سے پایہ اعتبار سے ساقط ہے
نہ اب اوسکی وہ بزرگی ہے اور نہ کچھ وقت ہے اور ترجمہ لاطینی کے مدار ایمان
رومن کیتلک کے علمائے پر وٹشٹ کی نظر میں بالکل خراب و لغو اور سرتاسر
محور و حشو ہے اور کبھی کسی ترجمہ کے کل نسخے جلائے گئے جیسے شہر میل صاحب انگریزی

ترجمہ کہ عہد حکومت ایڈروڈ ششم اوسکی سب جلدیں آگ میں ڈال دی گئیں اور
کبھی کسی کے مطالبہ اطعام و کلام روح القدس کے مخالف سمجھے گئے مثلاً ترجمہ تہ
لمی بابت کہ ڈچہہ زبان میں تہاڑ ونگلر صاحب عالم فرقہ پرورشٹ نے کہا اسے
لو تہر تو بگاڑتا ہے کلام خدا کو تو تو صریح بگاڑیو والا اور پلٹ دینے والا پاکہ
کتابوں کا ہے اور اسکی قریب قریب دس یا دسین اور سیر صاحب ہی کہا
اور لکڑی میں نے اوسکے حق میں فرمایا کہ یہ ترجمہ عبدعقید کے کتابوں کا خصوصاً
کتاب ایوب اور او پیغمبروں کی کتابوں کا داعی ہے اور کچھ تہوڑا نہیں اور
ترجمہ عہد جدید کا بھی داعی ہے اور کچھ تہوڑا نہیں اور تراجم انگریزی کی نسبت
کارلائل صاحب لکھتے ہیں انگریزی ترجموں نے مطلب کو فاسد کیلچ کو چھپایا اور
جاہلون کو فریب دیا اور انجیل کے سیدھے مطلب کی تھیرا گیا اور ان لوگوں کو
نور سے ظلمت اور سچ سے جھوٹ زیادہ بندھی انتہی اور گاڈ فری سیکس کہتا ہے اول
لوگوں سے یعنی پادریوں سے اور کیا بہتر توقع ہو سکتی ہے جو انجیل کو جاہلون سے
بیان کراتے ہیں اور جبکہ سمجھنا بغیر بہت سے علم لاطینی اور یونانی اور عبرانی کے
غیر ممکن ہے اور جسکے ترجمہ کی نسبت دو فاضلون کا کبھی اتفاق ہوا انتہی اور اس
سے علاوہ بیاعث فقدان اسناد کے اکثر رسائل کتب بیل کے مصنفین بھی غیر
مشخص میں خزاؤں کا مولف و جامع در زمان ترتیب زبان تصنیف کی کو بھی معلوم نہیں
تختنا تصنیف کتاب کوئی کیسی جانب منسوب کرتا ہے اور کوئی دوسرے ہی شخص کو اوسکا

مصلح و ترتیب دہندہ آشکون شمار دیتا ہوں مزید لطف یہ ہے کہ اسپر بھی بعض کتابوں کی
 جہول تصنیف ہونیکا اقرار کرنا پڑتا ہے چنانچہ فصل سوم باب اول میزان الحق سے ظاہر
 ہے ایک عالم اصل تصنیف زبان یونانی میں لکھتا ہے دوسرا محاورہ عبری کو اوپر
 ترجیح و تقدیم دیتا ہے مثلاً کتاب یوسف میں تصنیف کی نسبت بائیں جانب سے آگیا
 ہے اور دیکھے نسل و قریب زبور کا بھی حال ہے انجیل متی کی عبرانی الاصل ہو اور انجیل
 مرقس کے رومی زبان میں لکھے جانے پر بڑے بڑے اجارہ علمائے شہادت دی جنکو
 اب کوئی نہیں سننا اور ایسے ہی مکاشفات و انجیل یوحنا میں از حد نزاع و گفتگو ہے
 چنانچہ مقدمہ اعجاز عیسوی میں ان مراتب کی تجویز ہے جسے ہر متامل و منصف
 مزاج اور صاحب شعور و ادراک جان سکتا ہے کہ عہد عتیق و جدید کی مانند کہ مدار
 و مناظر ایمان اہل کتاب میں دنیا کی کوئی بھی کتاب تباہ و خراب نہیں ہوئی اور وہ
 سب کے سب محض بے سند اور قابل دہین واضح ہو کہ اگر بغرض محال و کمال و کتب مندرجہ
 بیل عیب تبدیل و تحریف اور تخریب تصنیف سے بالکل مقدس میرا بھی ثابت
 ہوں جب بھی اول کی سے اہل اسلام پر اہل کتاب کا کوئی الزام ہرگز قائم و تمام نہوگا
 اس واسطیکہ وہ اصلین و اولین یعنی بیان تشریہ و توحید رب العالمین اور شان طہارت
 و عصمت انبیاء و مرسلین میں جسکی ضرورت بدلائل شواہد عقلی و نقلی یقینی و حزمی
 ہے از حد قاصرین مسلمانوں کو اسکے بعد انکار و عذر کی واسطے دوسرے سبب امر کی
 تلاش کچھ ضرور و لا بد نہیں بلکہ یہی بات اہل ان کی رد کی واسطے کافی و وافی ہے اور سننے

کے لیے حفظ قرآن منجملہ ضروریات اور بمنزہ شرط و مناط تھا جیسے عموماً ہر روز
صلوات خمسہ نماز اشراف و چاشت و تہجد وغیرہ میں زبانی اوسکا پڑھنا اور خصوصاً
ماہ رمضان میں آخر شب تطویل صلوٰۃ و قیام اور اوس حالت میں قرآن کا ازاول
تا آخر تمام کرنا ثنائی حسب ارشاد رسول مقبول بنفسہ زبانی اوسکا یاد کرنا بھی
موجب ثواب عظیم و عین عبادت ہے اس واسطے کہ قرآن کا حفظ و ضبط اس قدر جسے کہ
اوسکا تو اثر ہر وقت و محضر میں برابر رہے اور اسے شرع و ملت جمہوریت پر
قرض کفایہ ہے اس سبب سے حضرات صحابہ نے کہ کل حواریان و اتباع رسول کی نسبت
زیادہ محفلت سرگرم عبادت سے حفظ قرآن میں فریاد اہتمام و سعی بدل و جان کی
را تباہ کر ایک مرد و عورت اور بوڑھے و لڑکے کو اوبن میں سے کلام فصیح و بلیغ کے
یاد کرنا کیا نہایت ذوق و اشتیاق تھا حتیٰ کہ اسی جہت سے ملک عرب باد میں نہ
میں باعتبار فصاحت و بلاغت معروف و مشہور آفاق ہوا بدینہ حفظ و ضبط قرآن کی
عبارت اعلیٰ درجہ بلاغت و حد اعجاز پر فارسیہ موافق اوسکے مذاق کے تھا خاصاً
اوسکا حفظ و ضبط و سیلوقت سے لیکر ایک دینیوی عزت و فخر اور رفعت و قدر کا بھی
باعث و سبب رہا ہے الحاصل ہوتوفیق ذوالجلال اس سم نے بوجہ مذکورہ اوبن
میں بدرجہ کمال قبولیت و رواج پایا حتیٰ کہ اصحاب آنحضرت سے پیدا و انتہا رجال
و نہانے مثل عبداللہ بن مسعود و سالم بن معقل اور ابی بن کعبہ معاذ بن جبل
اور ابو زید خزرجمی و ابوالیوب الفزاری و زید بن ثابت اور سعد بن نبید اوسی

کمال خدائی و تعالیٰ
کی تعلیم و توفیق اور
سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
مقتدا و اقتداء میں رہنا
مکمل ہے

و فضالہ بن عبید و عبادہ بن صامت اور جمیع بن جاریہ و حذیفہ اور طلحہ و
 ابو ہریرہ اور عثمان بن عفان و علی بن ابیطالب اور سلمہ بن عبید و عبداللہ
 بن سائبہ و ابوموسیٰ اشعری و عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن عباس اور حضرت
 عائشہ و حفصہ اور ام سلمہ و ام ورقہ بنت عبداللہ بن حراث و غیرہم نے اسکو
 سن اولہ الی آخرہ حفظ و یاد کر لیا اور یہاں تک اسکی ترقی ہوئی کہ سجات حیات تقریر
 فقط غزوہ بدر مونتہین حفظ قرآن ستر شہید ہوئے اور کجیلا اتفاق اسطرح نقل
 میا مہ یعنی جنگِ سلیمہ میں بھی کہ وفات آنحضرت سے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد عبداللہ
 ابوبکر میں جبکہ وقوع ہوا ستر ہی حافظ اور شہید ہوئے اور بعد رحلت آنحضرت
 حضرت عمر نے اپنے ایام خلافت میں او بھی زیادہ اسکا نشر و افادہ کیا یعنی یہم
 حکم دیا کہ بجائے تہجد کے اول ہی وقت جماعت تراویح میں قرآن کی تلاوت و تلاوت
 کیا دے جسکی وجہ سے لوگوں میں بدرجہ غایت اور بھی شوق و ذوق بڑھا اور
 اسی لذت و خوشی سے اکثر اطفال خور و سال نے کل قرآن کمال تقان اپنی نوک
 زبان سے پڑنا چنانچہ ہر شہر و قصبہ و ہر ایک چھوٹے بڑے موضع میں اقالیم مختلفہ
 سے اتناک وہی طرز و طریقہ بنیاد باری مسلمانوں میں بخوبی مروج و جاری ہے
 جامع مسجد مصر سے ہر سال اوتس ہزار طلبا حفظ قرآن سے فارغ البال ہو جاتے
 ہیں اور ایسے ہی دیگر ممالک ہند و چین اور سائر اقطار و نواحی زمین میں ہر وقت
 باوجود افلاس و غربت ہزار مسلمان حفظ و ضبط قرآن کریتے ہیں اگر دنیا کے

کل ماذنون کا اس وقت شمار ہو تو بلا مبالغہ لاکھوں ہی نکل آویں اور اگر بالفرض
 صفحہ عالم سے جمیع صحائف قرآن معدوم و مفقود ہوں تو ایک دن میں ممکن ہے
 کہ ہزار مانع صحیحہ مرقوم و موجود ہوں فیض و برکتِ انخرفت ہی کا یہہ اولیٰ اثر ہے
 کہ جو امر غزرا کا معجزہ تہادہ آج ہر گلی کوچہ لڑکوں کی زبان پر ہے اور طرفہ گاہ
 یہہ ہے کہ اہل اسلام کو اسپر ہی صبر و استقامت ہوا بلکہ اوہنوں نے انداز لب و لہجہ قرآن
 رسولِ خدا صلعم کی نقشہ اتارینکا ہی غم و قصہ کیا اور حتی الامکان اوسی کے
 مطابق مد و شد اور وقف و مطلق اور اداسے حروف میں ادن کے مخرج سے
 سعی و پیروی بے نہایت کی چنانچہ علم تجوید و قرات کی وضع سے یہی غرض غایت
 ہے بعد اس کامل رعایت کے ہر چند اسکی کتابت کا اہتمام اہل اسلام کے ذمہ لابد
 و ضروری نہ بلکہ اسباب میں یہی کیس طرح اوہنوں نے غفلت و طرح ندی اور کتابت
 میں یہی اوسیط طرح از سبب احتیاط و عرق ریزی کی اتولا جناب رسالت ماب کی ہمیشہ
 یہہ عادت رہی کہ آیات قرآن جینکا نزول تدریجی اور باختلاف ارمان ہوتا باہتمام
 تمام نورانی اور کولپے حضور میں لکھواتے اور مطابق تعلیمِ جبریل پر ترتیب و سر
 آیتوں کے ماقبل و مابعد میں رکھواتے چنانچہ قبل از وفات اختتام وحی کے ساتھ
 کتابت کل قرآن یہی تمام ہو چکی تھی اور چونکہ وہ تحریر اوس زمانہ کے عام رواج کے
 موافق جہلی اور حجرے اور پڑی اور پتھر اور جبال و لکڑی پر منتشر تھی جسکا
 محلو و مرتب ہونا عیس و غیر ممکن تھا لہذا جو تکلف حسب صلاح و مصلحت یہ حضرت

بہارِ نبوی
اور ہر ملک و ولایت سے جماعت کثیر کے متعلق اس کے کتابت و تصنیف کا اہتمام کیا بالقرعہ ربانی اور قاریوں میں تجوید و قرأت کا شوق موجود ہے اور ہر ایک بڑے گروہ میں بیان شان نزول و تحقیق معالی کا ذوق شہود ہے متکلمین کو اس کے دیکھنے سے مطلوب تحقیق عقائد و کتابت میں بہانہ و تامل ہے ارباب بلاغت و بدیع کو اسی اپنے قواعد و مسائل کی تصدیق کا خیال ہے مجتہدین و فقہاء کو اس کے معنی میں غور کرنے سے مقصود اظہار احکام حلال و حرام ہے محصلین نحو کی نظر میں نحوائش تکمیل و سکاہر ایک جلد اور کلام ہے طلباء صرفت کو اس کے جملہ کلمات و صیغ کی تفتیش بغرض استحکام و انضباط ہے اور اہل اصول کو اس کے الفاظ و حروف خاص عام اور اقسام دلالت کلام کی تحدید واسطے تعین طرز استخراج و استنباط ہے اور یہ اجاز و عہدہ محافظت کے علاوہ اخفرت کا دوسرا معجزہ ہے چنانچہ گلشن صاحب اپنی تاریخِ رومیہ کبریٰ کی چھٹی جلد کے پچھلے باب میں لکھتا ہے قرآن کی بہت سی نقلوں سے وہی اعجاز کا سا خاصہ لگانکت اور متن کی عدم قابلیتِ تحریف ثابت ہے اور میوہ صاحب کہ بہت بڑے نامور حامی مذہب عیسوی کے ہیں جلد اول سیرت محمدیہ میں بعد ذکر قرآن کی کتابت کے تحریر کرتے ہیں محمدؐ کی حیات میں قرآن کی حفاظت صرف ان سے تفریق تحریر و تدوین میں منحصر نہیں تھی یہی وحی الہی تمام مسلمانوں کا نبی تھا ہر ایک جماعت تمام میں قرآن

ان علینا بیانہ حکما صدق اسطور پر ہوا کہ ہر عصر و دور میں ہزار ہا کو اس کے حفظ و قرأت کا کام دیا اور ہر ملک و ولایت سے جماعت کثیر کے متعلق اس کے کتابت و تصنیف کا اہتمام کیا بالقرعہ ربانی اور قاریوں میں تجوید و قرأت کا شوق موجود ہے اور ہر ایک بڑے گروہ میں بیان شان نزول و تحقیق معالی کا ذوق شہود ہے متکلمین کو اس کے دیکھنے سے مطلوب تحقیق عقائد و کتابت میں بہانہ و تامل ہے ارباب بلاغت و بدیع کو اسی اپنے قواعد و مسائل کی تصدیق کا خیال ہے مجتہدین و فقہاء کو اس کے معنی میں غور کرنے سے مقصود اظہار احکام حلال و حرام ہے محصلین نحو کی نظر میں نحوائش تکمیل و سکاہر ایک جلد اور کلام ہے طلباء صرفت کو اس کے جملہ کلمات و صیغ کی تفتیش بغرض استحکام و انضباط ہے اور اہل اصول کو اس کے الفاظ و حروف خاص عام اور اقسام دلالت کلام کی تحدید واسطے تعین طرز استخراج و استنباط ہے اور یہ اجاز و عہدہ محافظت کے علاوہ اخفرت کا دوسرا معجزہ ہے چنانچہ گلشن صاحب اپنی تاریخِ رومیہ کبریٰ کی چھٹی جلد کے پچھلے باب میں لکھتا ہے قرآن کی بہت سی نقلوں سے وہی اعجاز کا سا خاصہ لگانکت اور متن کی عدم قابلیتِ تحریف ثابت ہے اور میوہ صاحب کہ بہت بڑے نامور حامی مذہب عیسوی کے ہیں جلد اول سیرت محمدیہ میں بعد ذکر قرآن کی کتابت کے تحریر کرتے ہیں محمدؐ کی حیات میں قرآن کی حفاظت صرف ان سے تفریق تحریر و تدوین میں منحصر نہیں تھی یہی وحی الہی تمام مسلمانوں کا نبی تھا ہر ایک جماعت تمام میں قرآن

پڑھنا ضروری تھا اور خلوت میں قرآن کی تلاوت اور ذکر باغت ثواب عظیم تھا یہ سب
تمام و آیت مدینہ میں متواتر المذنبیہ اور خود قرآن بھی پڑھا جاتا ہی اور ایک مطابق ہر ایک مسلمان کو
کم و بیش حفظ کرتا تھا اور مسلمانوں کی قدیم سلطنت میں جو شخص جس قدر تک قرآن
پڑھ سکتا تھا اسی اندازہ کے موافق اس کی قدر و منزلت ہوتی تھی اور عزت کی
نسب سے اس کی زیادہ تائید ہوتی وہ لوگ نظم کے توازن و شاق تھے اور فن
کتابت کا سامان کافی اون کے پاس نہ تھا کہ خطبوں کو لکھ رکھتے اس لئے مدت
وہ لوگ اسکے عادی ہو رہے تھے کہ اشعار و خطب کو اپنے دل کی زندہ تھیں
منقش کر رکھتے تھے قوت حافظہ ان کی انتہا درجہ پر تھی اور اس کو وہ لوگ قرآن
کی نسبت بکمال سرگرمی کام میں لاتے تھے اون کا حافظہ ایسا مضبوط اور ان کی
سمت ایسی قوی تھی کہ حسب روایات قدیم اکثر اصحاب خدیجہ پیغمبر کی حیات ہی میں
بڑی محنت کے ساتھ تمام وحی کو حفظ پڑھ سکتے تھے اور پھر صاحب موصوف لکھتے
ہیں سیکو یہ بھی معلوم ہے کہ جب کوئی قبیلہ مسلمان ہوتا تھا تو محمد کی عادت تھی
کہ اپنے اصحاب میں سے کسی ایک یا دو صحابی کو اون کے پاس بھیجتے تھے تاکہ
اون کو قرآن اور ضروریات دین سکھا دیں اور اکثر خبر ملتی ہے کہ وہ اپنے ساتھ
مذہبی امور کی تعلیم کے لئے تحریر لیا یا کو لے جاتے تھے پس لاجرم یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ
لوگ قرآن کی ضروری سورتیں ہی سمراہ لیا یا کرتے ہوں گے بالخصوص وہ اجزاء
قرآن جنہر مذہبی رسوم موقوف تھیں اور جو نمازیں اکثر پڑھی جاتی تھیں علاوہ اون

سید اور ملا بل محمد علی کہا ہوا ہے اور اس کے نتیجے میں جیسا کہ دان ہمیر نے کہا ہے
 یہ کہتے ہیں کہ قرآن کو ہم بالیقین محمد کا کلام سمجھتے ہیں جیسا کہ مسلمان اس کو کلام الہی
 سمجھتے ہیں انتہی اس جگہ سے کمال محافظت قرآن اور اس کا توازن بطور حفظ و روایت
 اور ہم بطریق شجیر و کتابت اور نیز از روئے اساتذہ مقلد و موافق تسبیح قدیم و مشہور
 لغات و بوضاحت جب معاذین کی شہادت سے ثابت ہے تب اس بابت مزید تصریح
 و تشریح کی کیا حاجت ہے و کفی اللہ المؤمنین القتال بعد اس پر ہاتھ کے اہل اسلام
 سے محدثین عظام نے آثار و احادیث کی بھی تحقیق و تفتیش اور عام افعال و اقوال الہی
 سائر اعمال احوال نبوی کے ہم سچو پچھلے میں جمید کوشش و سعی اور بار بار بغایت محنت
 و عرن ریزی کی اس واسطے کہ وہ بھی مسلمانوں کے نزدیک مبطل و فاسد نہ تھیں
 قَدْ وَصَّاهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَوْحَسَابًا فَادَّه لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
 قرآن کی مانند اخذ احکام شریعی و مرجع سائل مذہبی میں لہذا ہر ایک حال کو ملحوظ علیہ
 محدثین نے اپنے سے لیکر آنحضرت تک بند متصل بیان کیا ہے یعنی اس طرح کہ فلان امر کو
 آنحضرت سے فلان شخص نے بذات خود اور اکمال کیا اور اس نے بلا واسطہ فلان شخص سے دیا
 اور نقل کیا اور اس نے روبرو فلان اسکا تذکرہ کیا حتیٰ کہ بعد مسطور اس کو بعضین
 کتب حدیث نے اپنے اساتذہ سے لیا اور بقیاد و وسائل مع تصریح اسم و رسم اور قید
 ولایت و کنیت تصانیف میں قلمبند کر دیا سن بعد وہی کتابیں روش ہالوں کی مطابقت
 دست بدست مع ذکر سند متصل و مفصل دس کتابت مکمل مشہور و معروف ہیں جس کے ذریعہ

صحیح اور بلا تبدل محمد علی کہا ہوا ہے اور اس کے نتیجہ میں جیسا کہ دان ہمیر نے کہا ہے
یہ کہتے ہیں کہ قرآن کو ہم بالیقین محمد کا کلام سمجھتے ہیں جیسا کہ مسلمان اس کو کلام الہی
سمجھتے ہیں انہی اس جگہ سے کمال محافظت قرآن اور اس کا تو اثر بطور حفظ و روایت
اور ہم بطریق شجیرہ و کتابت اور نیز از روئے اسانید متصلہ و موافقت نسخ قدیمہ و منتشرہ
بغایت وضاحت جب معاندین کی شہادت سے ثابت ہے تب اس بابت مزید تصریح
و تشریح کی کیا حاجت ہے و کفی اللہ المؤمنین القتال بعد اسرا ہتمام کے اہل اسلام
سے محدثین عظام نے انار و احادیث کی بھی تحقیق و تفتیش اور عامہ افعال و اقوال اور
سائر اعمال احوال نبوی کے ہم سپہ چلنے میں جید کوشش و سعی اور بدرجہ غایت محنت
و عرف ریزی کی اس واسطے کہ وہ بھی مسلمانوں کے نزدیک منقول **فَإِنْ تَنَادَعْتُمْ فِي شَيْءٍ**
فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ اور جب افادہ لفظ کان لایم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ
قرآن کی مانند اخذ احکام شرعی و مرجع ساکن مذہبی میں لہذا ہر ایک حال کو علیحدہ علیحدہ
محدثین نے اپنے سے لیکر آنحضرت تک مبذول بیان کیا ہے یعنی اس طرح ہر کہ فلان امر کو
آنحضرت سے فلان شخص نے بذات خود اور اس کا حال کیا اور اس نے بلا واسطہ فلان شخص سے وہی
امر نقل کیا اور اس نے روبرو فلان اور اس کا ذکر کیا حتیٰ کہ بطور مسطور اس کو مضمون
کتاب حدیث نے اپنے اساتذہ سے لیا اور تبعاً و واسطہ مع تصریح اسم و رسم اور قید
و لدیت و کینت تصانیف میں قلمبند کرد یا من بعد وہی کتابین روش سابق کی مطابق
دست بدست مع ذکر سند متصل و منفصل اس کتاب تک مشہور و مروج ہوئے ہیں جبکہ ذریعہ

آج ہزارہا آدمی جدا جدا اپنے اساتذہ کی فہرست صاحب کتابت کے کہا سکتے ہیں اور بالیقین جانتے اور کہتے ہیں کہ فلاں کتاب فلاں شخص کی تصنیف ہے اور کتابوں کی معتبری و عدم معتبری یہی جھکا مدار و مناسط صداقت و وثاقت مصنف ہے بدینوجہ بخوبی دریافت کر سکتے ہیں اور مصنفین کتب سے لیکر آنحضرتؐ کی جتنی بھی سلسلہ میں ہیں ان کا رویہ عام اور تغیرات مزاج بالتمام اور بیان موافق شایان اور زمان و ولادت و وفات اور ضعف و قوت ذہن و حافظہ کی کیفیت اور نیک و فسی و رست گوئی کی پوری پوری حقیقت اور مقدار اسفار و اساتذہ اور حال تحصیل علم و شمار ثامانہ علم اسرار الرجال میں بشرح و بسط قلم بند و ضبط ہے اور اسی بنا پر جن صحیح اور ضعیف و قوی اور موضوع و مدح اور غریب و ثناء و شکر و غیرہ انواع خبر کہ مفصل اصول حدیث میں مذکور ہیں ان میں مقرر و معین ہیں جسکا نتیجہ یہ ہے کہ تعین و قطع محمدؐ کا اگر فی الحال اعتبار نہ کریں چنانچہ صحت و وثاقت بطور خود ہی ہم آپ دریافت کر لیں باوجود مرد و پور ہفت راویوں کا صد وزو و معلوم ہو سکتا ہے اربابِ ابیہ باجمہا اس تحقیق سے محروم ہیں بلکہ ان کی خود لیاہی کتاب میں ہی کتبِ حدیث کی بنسبت اعتبار میں بوجہ شقی ساقط و متفادات ہیں اولاً اسوجہ سے کہ ہر ایک حدیث و خبر منہس سابق الذکر ماخذ حکم شرعی ہے بخلاف ابواب و کتب مذہبہ سب کے کہ ان میں سے بہت ساحلہ احوال تکلفین سے بحث و تعلق نہیں رکھتا پس وہ دونوں کی تدوین و تالیف میں تفاوت و کوشش و سعی ہیں سے بفرق جلی ظاہر ہے ثانیاً رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے تحصیل علوم دین کی عموماً اور حفظ و تبلیغ احادیث کی لی خصوصاً بالفاظ نفس اللہ احوال

احادیث کی بنسبت اعتبار میں بوجہ شقی ساقط و متفادات ہیں

ثانیاً رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے تحصیل علوم دین کی عموماً اور حفظ و تبلیغ احادیث کی لی خصوصاً بالفاظ نفس اللہ احوال

فضیلت خاصہ

یہی بعد انصاف یہ بات کہی مسلمانوں کا اپنی خاص کتاب کی باری کتب مقدسہ کی اختلاف
عبادت سے مقابلہ کرنا ایسی چیزوں کا باہم مقابلہ کرنا ہے جنکی حالات اور پہلی امور میں
کچھ یہی مناسبت نہیں ہے انتہی فضیلت خاصہ یہ معقول پسند و تسلیم الطبع کو معلوم کرنا
جس افعال حسنہ و سیئہ اور بعد افعال پسندیدہ و ردیہ انسان کا قلب پر آدمی کی ہر نیکی
بدی کی سولے اوسکی پہلانی پر اسے شرط ہی اگر صلح ہے تو خواہ مخواہ اچھے ہی کام نذر
ہونگے اور عیاذاً باللہ اگر وہ بگڑ گیا سلسلہ حرکات ناشائستہ اور بد ہون گے اور یہ یہ امر
معلوم ہو چکا تو ہم کہتے ہیں کہ اصلاح قلب پر جس طرح کہ سلام میں خیال ہے دوسرے دین میں
اوسکا نظیر و معدوم و محال ہے کیفیت اہوال و شدائد آخرت کہ قلب کے واسطے سبب رقت اور
احوال طبقات نار و جنت کہ احترازیات و منکرات اور شوق و رغبت حسنات و غیرت پر عبادت
ہیں جس طرح کہ کمال حسن بیان شرح و سبط کے ساتھ حدیث و قرآن میں ہیں سارے بھائی
کی مذہب و کتب سے کسی میں نہیں بروز محشر بیان معاوضہ مومن و مرتد اور محاسب ہر نیکی بد
اور وقت نزع بقصد قبض روح علی حسب اعمال ہونا کہ درد انگیز یا محبت انرا و محبت خیر
صور توں میں ملا لگا نزول اور قبر کی صعوبات اور نیکارہ و مضائق اور بعد ازاں استغفار
منکر و نیک تر تبخیر و راحت اعمال کی موافق اور کریم و سختی اور مصائب و دوائی ہر
قیامت اور عدم منفعت مال و اولاد اور ترک بغیرت و رفاقت اہل محبت و قرابت اور غلبہ
خوف سے غرض سکر و مبہوشی اور سولے فکر ذات دوسرے کو فراہموشی و غفلت شدید
ہر اذ پر کہ جنہم کا پہل ہے بال سے باریک تلو اس سے تیز عبور کرنا اوس وقت سوا سلامتی اعمال

نور بخشی ایمان کی طرح نجات و نذر نہ ملنا اور نصیب و شکر تمام عمر کا حساب کتاب باری باری ہر لمحہ کی نسبت جمیع اعضاء و جوارح سے جدا جدا سوال جواب مرتبہ کے گنتی کار پر مطابق عمل کننا اگر کسی نے یہ نہ کیا اور ہر نیک کردار و خیرہ کار پر او کی محبت و مہربانی نہ کیا تو محض حکم رب الارباب اور بلا مداخلت احد و بغیر مزاحمت غیر کے تقسیم عذاب و نواب و رائل نار کی تکلیف و پریشانی اور شدت عیش و جوع سے اذیت و درد و بیماری اور خدا کے دیدار اور اس کے ذکر و شکر سے اہل جنت کے ہر دقت و طلب اللسانی اور تہیہ عیش و کامرانی از قبیل لذائذ حیوانی و روحانی کہ تفصیل تمام خیر الکلام و کلام خیر الانام میں ہیں جسکے سننے سے ہر شخص کا دل گناہ ناپاکی پر جرت و بیباکی سے لرز جاتا ہے اور خوف و خجستہ و خدشہ ان ابدی و ازل کا افعال نیکہ سے ہمیشہ مانع قوی رہتا ہے اس واسطے مومن کامل و قائل حکم و فرمان کسی مفسد کو بھی مٹ کر جاتا ہے اور نہ قلب کو یا سوسے اندک کی بنا پر بل کہ جو بخود دیتا ہی رہتا ہے اگر کی موت معلوم نہ ہو خرید و فروخت میں مشغول ہو یا ازواج و اولاد کی جانب متوجہ مگر او کی رضا طلبی سے ان کا مومن میں بھی درجہ بقدرت کسی غافل نہیں رہتا اور تذکیر یا ایم اللہ و مواخذہ دنیوی سے زجر و تہدید و عقاب سے ہر دم خوف و رجائی تعلیم اور وعد و وعید ظہور و منور عذاب رحمت اسی عالم میں حبشیت تمام ہوا اسکے علاوہ میں کما قال تعالیٰ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنُسُلِهِمْ مُشْفِقُونَ اِنَّ عَلٰی اَبْرٰهٖمَ عَلٰی مٰمُوْنٍ شَرِیْعَتًا اہل کتاب میں کہ کتب خمسہ حضرت موسیٰ سے عبارت ہے حشر و نشر کا مطلقاً ذکر نہیں اور کہیں سے عذاب و نواب ثابت ابلع و نافذ مانی میں فقط خسران و منفعت و منوی کا بیان ہے

پیر پر نگار کی حالت میں ترقی مال و بقاعے سلطنت اور کثرت اولاد و دولت کا وعدہ ہے
اور اختیار گمراہی و گمبختی میں اسیری و شکوہ اور ملحدی انکار و محرمی کا۔ ایک جیسے بہم
نتیجہ ہے کہ طالبِ ہدایت نبوی اور مشتاقِ نعمائے ظاہری کے سوا اربابِ قناعت و تقوی
اور زہد و ورع والوں سے کوئی بھی اس کی پاسبانی اپنی فتنہ خوری و لالچہ بینی کا
اور عہدِ جدید سے اگرچہ وجودِ جنہم مستنبط ہے سو قطع نظر اس کے کہ اوسین تذکرہ جنبت کے
خدا کے پاک کی رحمت کاملہ کا مظہر ہے اور اختیار لذات و مشہوات حسی و جسمی سے مانع اس کی
خبر ہے مطلقاً یا یا نہیں جاتا جیسے شوق و رغبت میں لوگ نعمائے دنیا اور صرف قواس
مشہوات میں سے محروم رہیں اور اپنے صبر و تکلیف کا عوض بدلہ و ان کی نعمت و رحمت کو تصور
کریں اوس کے موافق جنہم کا بیان کیسے دل پر قوی اثر بھی نہیں کر سکتا اس واسطے کہ
تشریح حدت نار و درکات اور انواعِ معاصی پر تقسیم طبقات اور قوتِ استعمال و التہاب اور
اطوار و اقسامِ عذاب و رد و رخیوں کا انظر اے انتشار اور اظہارِ فغان و اضطرابِ طرح کہ شریعت
محمدیہ میں مبین ہے اور نذر و تحذیر میں اس کو کلامِ تاثیر ہے لہذا قال تعالیٰ وَلَئِنْ لَمْ يَنْزِلْ
قُرْآنُنَا عَلَيْكَ وَمِنْ آيَاتِنَا مِنْ الْوَعْدِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اَوْ يُحْدِثُ اَمْرٌ ذِكْرُ الْاَنْجِلِ مِنْ اَمَلِ
مفقود ہی اور نہ اوس سے خدا کا یومِ الحشر اور قبر کا عذاب و درد کیسے گوش زد باہرین ہے
اسلام و دوسرے مذاہب سے امید صلاح و انتقام بالکل خیال خام ہے۔ فغیلت سادہ
پر قسم کے حسنات و برکات کا انشر اور عادات و عبادات میں ہر طرح کے کمالات و محاسن کی ترویج
و تکمیل شریعت اسلامیہ با حسن الوجودہ میں ہو سکتی ہے بجا کلامِ سائرہ او بالک کہ اوں کی مطالب

تفصیل انواع فضائل اور محاسن کے ساتھ بعض اصناف واقوام مخصوص ہیں اور بعض محروم
 اور تمیل بعض احکام سے جید وقت و ضبط اور سخت منق و منفذہ اکثر آدمیوں کو مسدود و
 مجبور کر دیتا ہے مثلاً از روی توریت بنی اسرائیل کے بارہ فرعون سے شرف خدمت ممکن
 تھا تو اور اس کے سہا بے نوازم کی محافظت ہمیشہ کے واسطے فقط ایک گروہ بنی نادیون
 سے مشعلق ہے باقی گیارہ فرقے اس سعادت سے محروم رکھے گئے اور عدو کیا تو ان کے واسطے
 منجملہ بنی نادیون کے خاص حضرت ناردن اور اون کی اولاد پشتہا پشتہ تک مخصوص مسنون
 اور نیراون لوگوں کے لئے کسی بھیج سے ناقص و عیب دار ہوں جیسے اندیا یا سنگرا اور یکناک
 چیتھی ہو یا کسی عضوین لمی تھی ہو یا جیکا پاؤں یا ماتہ ٹاٹو یا کبرا یا بونا ہو یا انکبہ میں نقص
 یا داویا کھلی رکت ہو یا اس کے حصے کھلے گئے ہوں یا آبت کاٹ ڈالے گئے ہو اور
 عمومی و موالی و حرامی بچہ کے واسطے اور دسویں پشت تک اون کی اولاد کے لئے بہم
 حکم ہے کہ انہیں سے کوئی ہمیشہ تک جماعت خداوندین داخل نہواور نہ خیمہ گاہ کے نزدیک اور
 اور پردہ کے اندر داخل نہواور نہ بیچ کے قریب جاو اور نہ اپنی قربانی الگ سے گزارنے
 پاوے اور علیٰ ہذا القیاس بہر من مجذوم اور صاحب جریان وغیرہ تا حصول صحت تفصیل
 حسانت کثیرہ سے شرعاً محروم و بے بہرہ میں بالعکس کے قرآن میں صافات صافات خدا
 کے لئے یہ حکم عام یا اِنِّیْ لَا اُضِیْعُ عَمَلٌ مِنْکُمْ مِنْ دُکْرٍ اَوْ اُنْثٰی لَیْسَ لَکُمْ مِنْ اَمْرِ شَیْءٍ
 فَمَا مِّنْ عَمَلٍ مِّنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ دُکْرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
 وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْئًا اور ارشاد ہوا مَا یُعَلِّمُوْنَ خَیْرًا فَلَنْ یَّکْفُرُوْا وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ

اور ارشاد ہوا مَا یُعَلِّمُوْنَ خَیْرًا فَلَنْ یَّکْفُرُوْا وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ

اس شہنشاہ کے بموجب اعمال صالحہ سے ہر امر کو بہر نفس ہر وقت کر سکتا ہے کوئی عبادت و
فضیلت کسی قوم و فرقہ یا صنعت و حرفہ سے مخصوص نہیں اور نہ کسی گروہ کو الگ تہ فضل
سے مانگت نہ مرتضیٰ و بیاد کہیں فضائل سے گنجگار شہرت طلب اور نہ کوئی مجرم و عاصی اپنے توبہ
و استغفار یا بعد غفو صاحب حق خواہ مخواہ خطا کار و سزاوار دار تہلے استحقاق و
علی حسب الاغلام و الاعمال ہے نہ ضعف و قوت ملحوظ اور نہ کمال و نقصان جسمانی یا خیالی
سے کما قال تعالیٰ وَمَا لَاحِدٌ قَدْلَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ إِلَّا أَتْبَعُا وَجْهَ رَبِّهِمْ الْأَعْلَىٰ
لِسُوْحِ یَرْمِیْ قَالِ ثُمَّ تُوْتِیْ کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ و قال وَوَجِدْ وَا مَّا
عَمِلُوْا حَاضِرًا اَوْ لَا یُظْلَمُ رَبَّکَ اَحَدًا مَعْبُودًا بموجب احکام کثیرہ شرعیات مجریہ تفرقہ امیر
و غریب اور تمیز ذیل و شریف و منقود و مرتفع ہے جیسے ادوی مناسکات جمع کے وقت تمامی
خفقت کا ایک حالت و صورت پر رہنا اور بالاشتراك سب لوگوں کا عذات و منیٰ میں قیام
کرنا اور عامہ مساجد و مشاہد میں صفوں و جماعات عید و جمعہ میں جمیع اقوام کا باہر ملاحظہ
مجموع ہونا کہ جمیع مسلمانان شرق و غرب اور باشندگان ہند و عرب کا نزدیک بالاتفاق مختار
و معمول بہا ہی اور عیایوں کے نزدیک ہر چند بعد اعتقاد کفارہ و تثنیث کوئی حکم ہی واجب
نہیں اور نہ اتباع شرعیہ درست و جائز ہر فرد انسان اخلاق و اعمال میں محض سلطان العنان
ہے مگر اسپر ہوا اور نگوں میں تکلف و امتیاز ملکی و قومی کثرت ظاہر و عیان ہے کہیں کوئی
اور میں گو کیا ہی حقیر و ادنیٰ کیون نہ ہو سوائے اہل مشرک کے کسی کرشتین کے ساتھ گرجا میں
ناز نہ بیٹھنا اور ایسے ہی معاملات دنیوی مثل اکل و شرب و غیرہ میں او کی معیت اگر چہ وہ کسی

[illegible]

اور اوسکی جانب ترخیص ترغیب دی جیسا کہ باب فقہم خط اول قارئین سے واضح ہے اور اس سلسلہ کی تاکید و رعایت قدامت کے عیسائی مشائخون اور رومانی مستغفروں نے منقول ہے چنانچہ داماسیوس اور امبروس اور سریسیوں اور حیرہم اور اوانکس اور اجرمیس اکبر وغیرہم نے اسکی از حد تاکید و حمایت کی ہے حتیٰ کہ اسی بنا پر کونسل ریمس سے شہنشاہ بیناموما بشپ اور پادریوں کو مناکحت سے قطعاً ممانعت ہو گئی اور ۵۸۹ء میں کونسل تولیڈوس سے یہ فرمان جاری ہوا کہ جب کوئی عورت کسی پادری سے شہتہ ہو او کو فوراً باجائز عدالت ججہ الاجاڈ اور قیمت اوسکی پرورش غریب و مساکین کے صرف میں آوے اور ایک اوسے کے موافق پادریان رومن کیتھک مجرور تہتہ بین اسے کیا کچھ مضار و مفاسد مرتب نہوئے ادنیٰ نتیجہ اس حکم کا یہ ہے کہ خود جرمیس اکبر نے جب اپنا تالاب صاف کرایا چہ نہ راجچون کی کوپڑا اوس سے برآمد ہو میں جنگو پادریا جنوں نے نقب اخفے معائب بعد ارتکاب زنا و قتل خون او میں غائب کیا تھا نہ نظر ایسی ہی متباحاتوں اور بہت سے نقصانوں کی نہ ای غرض جل نے اپنی کلام پاک میں دشمن شکایت عیسائیوں کے فرمایا و دھبا نیقہ اَتَدْعُوهُمْ اَلْكُنَا حَا عَلِيَهُمْ اَلَا اَبْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا اور اوائل سترہویں صدی میں بانیان فرقہ پروٹسٹنٹ اتباع توہم وغیرہ نے اس حکم کی اصلاح ضروری سمجھی اور کراخ کی اجازت پادریوں کو مجبوری دی معہذا دعوت حضرت عیسیٰ اور تعلیم و تلقین جناب ہوسے فقط اولاد و احفاد یعقوب علیہ السلام سے

کتاب فی فضیلت سادہ
جلد اول
صفحہ ۱۳۶
تاریخ ۱۳۶
تعلیم کمالات

متعلق ہے عام زمانہ کی اصلاح و تہذیب اور ہدایت و ارشاد غیر اقوام سے اور مکہ مکرمہ و کائنات
اسیاب طے حضرت موسیٰ نے اقوام اموری حتیٰ فریتری حوی یبوسوی وغیرہم سکاں کی ایک
کنعان سے لیکو قبل از قاتلہ تلع دین و شریعت کے جانب بند و دعوت نہ کی اور نہ لکھی
اور حق کی بابت معذرت و ہدایت فرمائی ایسے ہی حضرت مسیح نے بھی حب اپنے بارہ شاگردوں
و عطا و ہدایت کرینی اجازت دی والاؤ مکہ مکرمہ نہایت کر دی کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور
اس میں سے کسی شہر میں داخل نہ ہونا اور یہی سبب ہے کہ اطراف صور و صیدا میں جب حضرت
نہایت خود پیوستہ اور اس وقت ایک کنعانی عورت نے فریاد کی کہ ای داد کے بیٹے
رحم کر میری بیٹی ریم کے غلبہ سے بھاڑ رہا ہے بوجہ اجنبی و غیر اسرائیلی ہونیکہ اس سے خطرات
نکلیات شکار و کٹے اور سپر رحم کہا یا منت کر کے عرف کی کہ اس سے خصیت کیے کیونکہ وہ بہت
پیشہ جلاتی ہے حضرت عیسیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کی کہانی ہوئی بیہوش سو
اور کسی کے پاس نہیں پہنچا گیا پر وہ عورت انی اور سجدہ کر کے کہا ای خداوند میری مدد کر حضرت
نے جواب میں کہا مناسب نہیں ہے کہ اگر کون کی روشنی کنون کو پنیک دیون باب ہم و بانزد ہم
انجیل تھی میں بہر روایت موجود ہے اور وای شیکر کہ فرقہ پر دشمنی کے نزدیک عالم معتد و
معتبر ہے اسی بنا پر لکھتا ہے کہ بعد عروج مسیح کے آسمان پر اور نزول روح القدس کے کلیسا
نظام کی جو نہ صرف عوام بلکہ خواص نے بھی بلکہ حارون نے بھی جو غیر اسرائیلیوں کی دعوت
بطرف ملت مسیح کی اور بطرس اور بھی غلطی رسوئین کی اور یہ بڑی غلطیاں حواریوں
سے بعد نزول روح القدس کے ہوئی ہیں انہی اور جان دیون پورٹ کتابی یہ معاف ظاہر

کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کی واسطے پیدا ہوئے تھے وہ قوانین
جو اس قوم کے لئے مقرر ہوئے تھے ایسی شکل تھی کہ کسی غیر قوم کا آدمی اس میں داخل
ہو سکتا تھا وہ کتابیں جو آیویں جابستین یعنی حواریوں کی طرف منسوب ہیں اور بنی ہی یہ
بات ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آیویں کو اس باب میں شبہ تھا کہ آیا یہودیوں کے
سوا کوئی اور بھی اس مذہب میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں انہی سوال کے حضرت عیسیٰ ^{علیہ السلام}
حضرت موسیٰ کی مانند صاحب شریعت مستقل نہ تھے بلکہ حضرت داود و اسماعیلہ اور دانیال
ویریاہ وغیرہم دیگر انبیاء بنی اسرائیل کی مثل اپنی کل چال و چلن اور طریق پرستش و
عبادت اور تعلیم و ہدایت میں باسٹنای دو چار احکام اخلاق و اخلاص کے مطیع تابع
شریعت موسوی تھے ایسا واسطے پیشہ اور انہیں احکام کی ترویج و تائید اور انہیں تفسیل کی تاکید
ان کو ان سے کہتے رہی چنانچہ انجیل کے مقامات متعدد سے اس پر شہادت ملتی ہے اور خدا
بنی اسرائیل سے تعلیم و تربیت کا اختصاص سابقاً معلوم ہو چکا اور مسئلہ اجماعی ہے اس فرق
اس کے - خلق اللہ کتاب تعلیم حیات و فضائل سے مجبور و ممنوع تھے اور اس طرح اخلاق
الہی کتاب طبع ہوس میں بغیر کو اپنے تلامذہ سے پرصیت کرتا ہے کہ عمدہ مسائل اخلاق و حکمت کی
تعلیم و تعلیم کرنا چاہیے اور ایسا ہی کرشن نے ارجن سے کہا ہے چنانچہ گیتا میں یہ حال
لکھا ہے ان سب کے برخلاف قرآن نے آیتہ کریمہ **وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا** سنائے
سکھان، تمامی ردی زمین کو بلا تخصیص قوم و ملت اور بغیر تفسید عوام و خواص راہ نجات بتا
اسے ان شکست علم و معرفت اور رموز و دقائق حقیقت و توحید عموماً شائع و ذائع کردی اور

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اگرچہ مصدر تقدیر جہانی و دشمن جانی رہا ہو حسب ارادہ و تائبوا و اقاموا
 الصلوة و اتوا الزکوة فاحمکم فی الدین بامیز و تقویٰ حقیقی بیانی کے مثل
 اپنا رفیق و صدیق جاننا گزشتہ شاہرات و حقانیہ سابقہ سے معا دست بردار
 بجز خیال زویا و اخلاص اتحاد خلاف و شقاق پیشین سے مطلقاً سیر و کار نہ کرنا
 کلام اس باب میں یہ کہ اپنی تولد شہوانیہ و آلات غضبانیہ کو بنامہ واسطے خدا کے
 شفا و تائب کرنا اور تعمیل حکم شرعی و اور اک مرضی حق تعالیٰ کو کل معاملات ذاتیہ و
 علاقہ ضروریہ پر ترجیح و تقدیم دینا در صورت عصیان لذت کہ ذلت خیال کرنا اور
 اتباع حکم میں ذلت و عجز کو صبر و عزت و فخر تصور کرنا اور مخالفت و موافقت میں خودی
 ست در گزنا اور اپنی جسم و جان کو خدای کی واسطے نذر کرنا فقط خاصہ اہل ایمان و ایمان
 ہے قال تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ اشَدُّ حِلْمًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّهُمْ ذُلُّوا اَمَّا يَاتِ
 لَهُمْ اَجَلٌ يَّعْتَدُونَ فَمَنْ يَّسْتَعِزَّ بِاللّٰهِ فَيَقْتُلْ وَيُقْتَلْ وَلَوْ تَرَىٰ اَنَّكَ
 اَبَاءُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَاَمْوَالٌ كَثِيرَةٌ
 وَاُخْلَافَةٌ مَّخْشُونَةٌ سَادَتْكُمْ وَاَنْتُمْ تَرْضَوْنَهَا اَحَبُّ اِلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ
 اور منشا حقیقی احسان یہ کہ اللہ محبت و اخلاص فقط ذات خدا کے ساتھ خاص ہے
 سوا اسکے سب تعلق اتنا و سودت و العز و التبیت کی واسطے بالاستقلال محبت
 غیر خدا اور غایت خوف و رجا شرعاً شرک قرار پایا ہے قال من عجز و جل و من
 الناس من يَّخْذُ اَنفُسَهُ يَحْبُوهُمْ كَتَبَ اللّٰهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا اشَدَّ حُبًّا
 للهِ

یہاں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر و رسول کو بیشمار محبت و رحمت سے نوازا ہے اور ان کو اپنے بندوں پر ترجیح دیتی ہے۔
 اگرچہ یہ محبت و رحمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے مگر اس کے نتیجے میں کہ انسان اللہ تعالیٰ سے محبت کرے اور اس کی اطاعت کرے۔
 یہاں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر و رسول کو بیشمار محبت و رحمت سے نوازا ہے اور ان کو اپنے بندوں پر ترجیح دیتی ہے۔
 اگرچہ یہ محبت و رحمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے مگر اس کے نتیجے میں کہ انسان اللہ تعالیٰ سے محبت کرے اور اس کی اطاعت کرے۔
 یہاں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر و رسول کو بیشمار محبت و رحمت سے نوازا ہے اور ان کو اپنے بندوں پر ترجیح دیتی ہے۔
 اگرچہ یہ محبت و رحمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے مگر اس کے نتیجے میں کہ انسان اللہ تعالیٰ سے محبت کرے اور اس کی اطاعت کرے۔

۱۲۱
 ۲۷۰ م قالہ اس آیت کے تحت **ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات** کے بعد جو حضرت
 کہ مرضی و محبوب کہ یا ہی مخلصین کے نزدیک الاحمال و مشیت خوشترین لیاوند و نعمات
 اور جو شخص کہ عند اللہ ماجر و مناسب ہے مقررین کی نظر میں عادت و قاعدہ بالضرر
 دہلی دوست اور بہترین احباب اور بر فعل و عمل کہ گاہ و بغض خدا ہی ایمان الون
 کے دل میں باریک شک مذموم و برا ہی یہ اصل و بارہ استیصال محرمات شرعیہ و
 و امید اور تحریک تاکید حکم و مصالح اور ترغیب تائید مسائل اخلاق و اصول مینہ
 سین بہت بکار آندی مہات عظیمہ و امور مہمہ جنکا انصرام نہ اتفاق قومی سے ممکن ہے اور
 نہ اہل وطن کی سہروری سے اس اصل کی بدولت بدوان ارتحابت و پریشانی
 سہولت و آسانی ملے بخام پاسکتے ہیں بوقت ظلم و هجوم اعدا یا تعرض مصائب و بلا
 انرا و منتشرہ اقطار زمین کہ مسلسل سلسلہ واحد ہیں اعانت جان و مال سے بچو
 کام دیکھتے ہیں اس اصل میں ہی خاصہ اہل اسلام ہی کا کامل حصہ و قبضہ و ازرو
 دین کسی مذہب و ملت میں یہ تعلیم و تلقین نہیں عیسائیوں کے نزدیک تو بغض ہے
 یا نوا عبا مذموم رقیب ہے او سن نہ للبت کی قید ہی اور نہ خصوصیت عمر و زید اور دائرہ
 محبت کو اس قدر وسعت و عموم ہے کہ ہر کافر و مشرک دشمن خدا اور کل عصاة و اہحاب
 خطا کا دخول او میں بالیقین معلوم اور باعقاد و یہود اگرچہ بغض فی اللہ کل اقوام
 کیواسطے عام ہی مگر حب فی اللہ فقط گروہ بنی اسرائیل سے متعلق و مخصوص ہی اور
 بنسبت ترغیب و تحریک و تشویق و تحریک محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی مفاصل اس بار دین

۱۲۱
 ۲۷۰ م قالہ اس آیت کے تحت **ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات** کے بعد جو حضرت
 کہ مرضی و محبوب کہ یا ہی مخلصین کے نزدیک الاحمال و مشیت خوشترین لیاوند و نعمات
 اور جو شخص کہ عند اللہ ماجر و مناسب ہے مقررین کی نظر میں عادت و قاعدہ بالضرر
 دہلی دوست اور بہترین احباب اور بر فعل و عمل کہ گاہ و بغض خدا ہی ایمان الون
 کے دل میں باریک شک مذموم و برا ہی یہ اصل و بارہ استیصال محرمات شرعیہ و
 و امید اور تحریک تاکید حکم و مصالح اور ترغیب تائید مسائل اخلاق و اصول مینہ
 سین بہت بکار آندی مہات عظیمہ و امور مہمہ جنکا انصرام نہ اتفاق قومی سے ممکن ہے اور
 نہ اہل وطن کی سہروری سے اس اصل کی بدولت بدوان ارتحابت و پریشانی
 سہولت و آسانی ملے بخام پاسکتے ہیں بوقت ظلم و هجوم اعدا یا تعرض مصائب و بلا
 انرا و منتشرہ اقطار زمین کہ مسلسل سلسلہ واحد ہیں اعانت جان و مال سے بچو
 کام دیکھتے ہیں اس اصل میں ہی خاصہ اہل اسلام ہی کا کامل حصہ و قبضہ و ازرو
 دین کسی مذہب و ملت میں یہ تعلیم و تلقین نہیں عیسائیوں کے نزدیک تو بغض ہے
 یا نوا عبا مذموم رقیب ہے او سن نہ للبت کی قید ہی اور نہ خصوصیت عمر و زید اور دائرہ
 محبت کو اس قدر وسعت و عموم ہے کہ ہر کافر و مشرک دشمن خدا اور کل عصاة و اہحاب
 خطا کا دخول او میں بالیقین معلوم اور باعقاد و یہود اگرچہ بغض فی اللہ کل اقوام
 کیواسطے عام ہی مگر حب فی اللہ فقط گروہ بنی اسرائیل سے متعلق و مخصوص ہی اور
 بنسبت ترغیب و تحریک و تشویق و تحریک محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی مفاصل اس بار دین

بہرحہ غایت قصور کوتاہی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام کے مسائل کسی ملت سے کامل جوش
 و خروش حاصل نہیں ہو اسلئے اسلام کے سوا کوئی ہی طریقہ بغض و بے نیامی سے خالی نہیں
 ہے۔ نیز ضروری بغض فی اللہ سے یہ مراد شارع کی نہیں ہے کہ جب کسی آدمی سے اتفاقاً
 کوئی خطا اخلاف شرع نہ ہو یا عہد لگے کوئی جرم و قصور اس سے کہیں چلے ہو میں اس سے
 ایکس سے اعمال و عقائد میں کسی قسم کی مخالفت ظاہرہ پائی جاوے فوراً ہی دشمنی خارج ہو
 اور صورت سے بیزاری ہو جاوے اور ایدہ جہانی و تکلیف روحانی مخالفت کیواسطے ضروری
 جانکر تدابیر نقصان و ضرر اس کے مال و اولاد میں جسطرح کہ ممکن ہو برسر کار لاوے
 ایسا خیال کرنا بڑی خطا و غلطی ہے بلکہ اسی توہم سے اسلام کے روشن چہرہ پر بیوجہ
 رنگ لگایا گیا ہے۔ اصل اسکا یہ ہے کہ ارتکاب نکر میں بذات خود کوئی شریک نہیں ہے
 اور نہ دوسرے کے واسطے اجازت و رضا مخالفت شرع پر مفہوم و ظاہر ہو ترکیب افعال
 دشمنیہ پر اسکا اپنی مخالفت کا اظہار قولاً و فعلاً کرتا رہے یہی کے معلوم ہوتے ہی ذاتی
 دشمنی کی مانند اس کے استیصال و قطع میں بدل مصروف و متوجہ ہو جا کمال ہمدردی
 کے ساتھ اس سے مبتلا سے برائی کو بھلائے اور بھلائی کی جانب بہ تدبیر معقول ہلاک
 اس وقت قلب و رفق و نرمی سے ہو خواہ بے تعلیمیت وقت اظہار طلال و حرارت و گرمی
 سے قال تعالیٰ وَاذْعِ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ
 بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَقَالَ وَلَا تَجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ اور حضرت
 ارون و مریخا کہ حکم ہوا اِذْ هَبَا إِلَى فِرْعَوْنَ اِنَّهُ طَغٰی فَقَوْلَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا

یہاں پر جو کچھ لکھا ہے وہ سب غلط ہے اور اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ توہم و خیال ہے۔

بد پر پھیری و خود کشی سے ضرورت حیانت و احتراز ظاہر ہے اور حکیم لائق عقلا و اولاد کو
حشمتہ اطلاق بخون تیز قیم و ایکم ان قلوبہم کان خطا، اکبیرا۔ اور قد خسر الذین قتلوا اولاد

سفہا بغیر علم و حریم و امارت قیم اللہ افترا علی اللہ قد ضلوا و اما کافوہ تہدین اور اذا البشر

احدہم بالاشقی طلع جبہ سودا و ہو کظیم تیواری من القوم من سور البشر یہ ایک جگہ علی

ہون ام یدسہ فی التراب الاساء مایکون و غیرہ کی بموجب اولاد کا قتل بہمہ وجوہ و

و ممنوع ہے قہیم سے غرب کے لوگوں میں رسم قہج و ختر کشی مروج و مشہور بلا کبیرتی

عموماً اولاد کا مار ڈالنا۔ افلاس و فقر کے خوف سے اور بیٹیوں کا قتل خصوصاً غیرت

وحسیت کے لحاظ سے اولیٰ گوں میں شایع و ذایع تھا اکثر اوقات ولادت ہی کی وقت

کر کیوں کو زندہ در گور کر دیتی اور کبھی بعد پرورش و تربیت قتل کر ڈالتے بلکہ تقریباً تمام

جہان میں قبل از ظہور اسلام ایسی ہی مراسم پیودہ منافی حفظ نفس جاری و مروج تھی

حکماے روم و یونان اور عقلاے مصر و فرنگستان سے کسی نے بھی اس فحش کی

استیصال و انداد کی فکر و تدبیر نہ کی بلکہ اس صل کے برعکس اخطا و واسطو سے

قتل و اولاد کی تائید و تجویز رہی چنانچہ اسطو کا قول ہے کہ لنگڑے لڑکوں کی پرورش

بزدل سیاست و کلنا چلے یہ ایسے ہی خیالات سے منجملہ حالات باشندگان یونان

کے یہ بھی ایک عام دستور تھا کہ جس شخص کے اولاد مہوتی وہ اسکو اعیان و عمارت

زمان کے رو بہ عزت و تندرست و تمام الخلق سخت تو تربیت و خدمت کا حکم

اوسکے والدین کے نام جاری ہوتا ورنہ قعر کوہ طبعیتوس میں پھینک دیا جاتا

نہایت تاسف ہے کہ
یہ رسم و عادت
کچھ عرصہ تک
موجود رہی
اور کچھ عرصہ
تک اس کا
خاتمہ ہوا
لیکن اس کا
تاریخ
معلوم نہیں
ہے

ملک روم میں بھی اولاد کی پرورش مایا ہی کی سائے و خواہش پر موقوف و منحصر
ہی اور ہندوستان و چین میں بھی ایسا ہی طرز و طور تھا چنانچہ بعض اطراف و نواح
میں اب تک بھی رسم و خروش کشتی راج و باقی ہے اور انہم بعض قتل نفس و خودکشی عبادت
سے معذور و معذور ہوئے مثلاً ہندوؤں کے نزدیک بیوہ کی واسطے اگر مین ہلکے خاک
میں ڈال دیا اور کوہ ہمالہ کے بعض غاروں میں راہ یہ کشتہ سمجھ کر اپنے آپ کو معذور و ہلکے
آوار آدمی کی قربانی چڑھانا بقصد تقرب صنم و دشمن اور ریاضات سخت و شایع ہے
تحلیل و تضعیف روح و بدن یا سچا تحقیق حق و اخذ ثبات عدالت سے متخاصمین کو
بایہی متعلقہ و مجادلہ کی اجازت ملنا اور طفر و فتح کو دلیل حقیقت و صدق دعویٰ گردانا
کہ اکثر ملاد ہند و فرنگ میں ان پر عمل تھا یا بنا بر نفسانیت و جہالت نانہ جنگیوں کی تھا
رکنا جنہیں قتل ناحق و خونریزی شہیار و وقوع میں آتی کہ اقوام عرب میں حجت تعجب
و غیث گردانی جاتی ان میں سے اسلام کی بدولت کیس کا بھی نام و نشان تک نہ رہا عذاب
و عقاب کی تقریر و لہذا نے حفظ نفس کو پیہ و وجہ محکم و مکمل کر دیا از روئے شریعت ہلکے
ہر چند سہو و خطا کا محاسبہ نہیں اور نہ اس پر خوف مواخذہ ہے لیکن قتل خطا پر دہ
مسلمہ و تحریر رقبہ اور در صورت عجز صوم شہرین متتابعین بطور کفارہ ختم مقرر ہے
تاکہ لحاظ حفظ نفس اس خوف سے ہر شخص ہر دم ہر وقت رکھی بلکہ جہوہ طلیہ کی علاوہ
ترقی بنی آدم کی واسطے بہت سے اسباب ذرایع پیدا کئے گئے لہذا علامہ ابو یوسف و مطلقہ
کی نکل کا حکم دیا بخود و رہبانیت کو کہ عرصہ دراز سے عیسائی مشائخ و اکثر حکماء ہند

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

صومعه و جمیع فضل شریف از جنت دین علی بابا اینها را باین جلد را بنویسند

یہ سب باتیں جو اس میں مذکور ہیں وہ سب سے اہم و ضروری ہیں اور ان سے انسان کو بہت فائدہ پہنچتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا و مرضی میں لایا جاتا ہے۔

وغیر ہم بزم خود فضیلت عظمیٰ تصور کر رہے تھے قاطع نسل سمجھ کر مکرہ و مبنی عن رکھنا
اور اسی بنا پر آنحضرت نے غزل کو بھی ناپسند و غیر مناسب فرمایا اور تزویج عورت و لود کو
اختیار عظیم پر راجع و بہتر تکلیف یا مقدرت نان و نفقہ واجبہ اور استطاعت ادا کے حقوق لازم
کی صورت میں کہ شرعاً متعدد ازواج کی اجازت اور ازدواج مکرر کی اجازت ہے اور اسکا
مناظرہ بھی فی الحقیقت یہی صحت و رعایت ہے اور اقبالے نفس و نسل ہی کے سبب
محتاج یتیم کی پرورش و پاسداری بشارۃ النص بالانفقت من خیر فلولہ الدین والایام
والیتامی والمسالین وابن اسبیل بعد ہمدردی اقارب و اعزہ سائر مساکین و غریب
کی خدمت و خبر گیری سے اہم و اقدم ہے اور وقت اضطراب و ہلاکت کہا لینا خیر پر دیکھا
ہی مقبلاً سرد مرتب ہر شخص کو جائز و درست ہے مالا نکلہ بنفس قرائی نجس العین و محرم ہے
اور وقت اداسے صلوات کہ جزا و خدا ہر قسم کا شغل و خیال ممنوع و بیجا ہے بظرف حفظ
نفس ہی شرعاً سودین کا قتل جائز و روا ہے اور حرم شریف میں کہ مطلقاً سید
و تکار بلکہ قطع شجر و نبات سے بھی ہنہی حرج ہے الا تقدیراً لہذہ المصلحتہ جانوران
و دوی کا مار ڈالنا درست و صحیح ہے اور تکیلا لہذا الباب جناب رسا اتاب لدعا
موت و تمناسے وفات سے مالفت قطعی فرماوے حیث قال لایمن احدکم الموت اما
محمداً فلعلة ان یزداد احساناً و اما سباً فلعلة ان یتوب اب تبارک و کہ حفظ نفس کی بات
کسی شریعت میں بھی مفصلاً اسطر کے قوانین و مواعظ دل بندہ میں یا کہیں اخلاق
حکما میں ترقی بنی آدم کے واسطے لمجاہد و سائل و ذرائع ایسی فصلج و چند ہیں اور

حفظ نسب کے واسطے یہی از روئے قانون اسلام بہت سے اصول احکام موجود ہیں مثلاً عورت مطلقہ جسے کہ بعد نکاح خلوت صحیحہ ہو چکی ہو قبل از انفصال ایام عدت حجاز تزیوج و مناکحت نہیں اور آیت والمطلقات یتھربن با نفھن لکنتم قرؤ عدت طلاق جوان عورت میں تین حیض یا تین طہر کے ساتھ باختلاف احوال نہیں و مفسر ہے اور کم عمر و صغیرہ اور آریہ و ضعیفہ کی واسطے مدت انتظار کامل نہ ہی عین و مقرر نہیں اور بوجہ عورت کو ہر چہ دس دن تک تجدید تزیوج و مناکحت قطع نہی و مخالفت ہے اور عالمہ کی واسطے مطلقہ ہو یا متوفی عنہا انتظار وضع حمل و حیو یا درکار ہے اور کتمان و اخفای حل حیض سے عورتوں کو بمفاد آیت کریمہ ولا یحل لھن ان یکین ما خلق اللہ فی ارحامھن مخالفت مرتج و نہی پروردگار ہے اور اس طرح شرعاً قبل از استبراء نکاح عین یعنی نوڈھی سے قربت و جماع اور ایسے عورت فاحشہ سے ہی بقول صحیح عتد نکاح ممنوع و ناروا ہے ان قوانین کی وضع و تعیین مقصد اصلی ہر ذی فہم اولی تامل کے بعد پاسکتا ہے کہ شارع کے نزدیک خلأ الماء الماء نہایت ہی مستحب و قبیح ہے اور بنیہ تصفیہ و تنقیہ رحم کو جلوس فی الشعب الاربع ہے و شوار و کریمہ ہے سوا اسکے رجال و نساک کی واسطے حکم غرض ہم و قصر نظر اور امر حجاب شرف و کمال و تعیین حد زنا یعنی انزب کی واسطے بلیا اور محرم کا رحم و رحمت کرنا اور ثبوت حسب ضابطہ کے بعد اور سپر رحم نکھانا جسکے خوف سے اسلامی سد طعنوں میں فحش زنا از حدنا اور الوجود و عنقا صفت را عالم گیر کے عہد میں ایک

اور اگر عورت مطلقہ ہو یا متوفی عنہا انتظار وضع حمل و حیو یا درکار ہے اور کتمان و اخفای حل حیض سے عورتوں کو بمفاد آیت کریمہ ولا یحل لھن ان یکین ما خلق اللہ فی ارحامھن مخالفت مرتج و نہی پروردگار ہے اور اس طرح شرعاً قبل از استبراء نکاح عین یعنی نوڈھی سے قربت و جماع اور ایسے عورت فاحشہ سے ہی بقول صحیح عتد نکاح ممنوع و ناروا ہے ان قوانین کی وضع و تعیین مقصد اصلی ہر ذی فہم اولی تامل کے بعد پاسکتا ہے کہ شارع کے نزدیک خلأ الماء الماء نہایت ہی مستحب و قبیح ہے اور بنیہ تصفیہ و تنقیہ رحم کو جلوس فی الشعب الاربع ہے و شوار و کریمہ ہے سوا اسکے رجال و نساک کی واسطے حکم غرض ہم و قصر نظر اور امر حجاب شرف و کمال و تعیین حد زنا یعنی انزب کی واسطے بلیا اور محرم کا رحم و رحمت کرنا اور ثبوت حسب ضابطہ کے بعد اور سپر رحم نکھانا جسکے خوف سے اسلامی سد طعنوں میں فحش زنا از حدنا اور الوجود و عنقا صفت را عالم گیر کے عہد میں ایک

رندھی کسی کل ممالک محروسہ میں نہ تھی اور نہ ملک عرب، بخارا اور کابل و خیو میں داخل
 اون کا وجود ہے اور مسائل ثبوت نسب کفو و دعوی نسب غیر باجنکی تفصیل کتب اولیٰ
 و کتب حدیث و فقہ میں ہے فی الواقع اسی حفظ نسب کی واسطے اون کی بنیاد وضع
 اور جو کہ رضاع کو بھی نسب کے مانند جزئی اصول فروع کے لئے غلت مؤید کہ اسے ہوتے
 اور ہر اس شخص کو کہ اپنے قبیلہ کے سوا دوسرے عشرہ کی جانب آپ کو مستند و منسوب
 ملعون و مسطرود اور اسکی عبادات نوازل و فرائض کو غیر مقبول و مردود فرمایا ہے
 اسی مقنن اسلام کی غایت توجہ اور دفر سعی و اہتمام واسطے حفظ نسب کے ہر نامزد عام
 پر ظاہر و موجد ہے زمانہ جاہلیت میں نکاح چار طرح سے ہوتا تھا اول نسب کا
 نکاح جیسا کہ فی زمانہ شائع ہے دوم نکاح استبضاع شبیہ گندہر یا بیابہ کہ از رسوم
 ہنود ہے صورت او کی یہ تھی کہ لوگ بمنزلے اولاد لائق و حسن اپنی عورتوں کو مشابہ
 و ناموران ہنر و فن کی صحبت میں دیتی اور تا ظہور حمل آپ دس سے محترز و کنارہ کش عی
 ستوم کسی عورت کے پاس دس سے کم اشخاص بالاتفاق جاتے اور نوبت بد نوبت اس
 مباشرت کو تے جب اس کے اولاد ہوتی وہ اون سب کو چند روز بعد بلاتے اور جیکو چاہتے
 اوسیکار کا قرار دیتے چہاں عورت فاحشہ کی جب اولاد ہوتی اس کے کل احباب و تہننا
 جمع ہوتے اور قیافہ شناسوں کو طلب کرتے شکل و شمائل میں لڑکے کو اون میں سے جسکی شبہ
 و قریبیہ کہتا اوسیکے اولاد و نطفہ سے مشہور وہ غریب رہتا اور اس کے وہ لوگ موطوق
 الالب سے بھی متلوٹ ہوتے تھی اور عورتوں کو داخل میراث و ترکہ تصور کر کے اون کے

للعلمین ینتھون مخالفین اسلام سے شرعاً ہر قسم کا عہد و پیمان مرتفع اور فوراً اقرار
 صلح و امان کیلئے منقطع ہو چکا حکم ہے اور ہر زندیق و مرتد اگر تعلیم و تفہیم اور رہنمائی
 و مناظرہ کے بعد راہ راست پر نہ آوے واجب القتل و محروق الدم ہے اور بلا تفریق
 موسیٰ و کافر ہر قسم کے فاسق و فاجر پر اقامت حد و شرعیہ اور تالیف و تصدیق
 کتب دینیہ اور الزام و سرکوبی مخالفین اسلام بدلائل و براہین یقینہ کی خاصہ حقہ علمائے
 اعلام اہل اسلام ہر وقت و عمر میں رہتا ہے تبماہ حفظ دین و حمایت مذہب پر شاہد
 ہیں اور حفظ عقل بھی اسلام میں نہایت اہم بالشان ہے اور نتیجہ ہدایت اصول کثیر و پاک
 واسطے بہت بڑا سامان ہے شرعاً سبب والہ و اختلال تبماہ مسائل و منفی ہر نقطہ
 فکر و حفظ ہی نہیں بلکہ داعی تقویت و تکمیل بھی قرار واقعی ملحوظ و مرعی میں بالاسے قرا
 معلوم ہے کہ فتور عقلی دو وجہ سے ہو جاتا ہے اولاً استعمال شایاے خبیثہ جیسے نشوونہ
 و شراب وغیرہ سے خورد و نوش میں احتراز نہ کرنا کہ اکثر اوقات انسان ان کے استعمال میں
 مبتلا، نسیان و جنون و توہمات پیدا اور مصدر افعال بھی و حرکات مہمودہ و نازیبا
 بن جاتا ہے ثانیاً اشتغال ملا ہے و ملاعب اور ہتماع اغالی و معارف کہ اس وقت بھی
 قواسم حوائی احساس و تمیز کمر حق سے مراحتاً مانع عقل و محل دماغ ہوتا ہے اور خلل
 و سادس شیطانی کیواسطے قلب انسان موضع محل فیراغ بن جاتا ہے ان دونوں امروں پر
 مضبوطی کہ شریعت محمدیہ میں لحاظ کیا گیا ہے کسی دین و مذہب اور اخلاق و امین حکم و
 سلاطین میں نہیں ہوا ظاہری مضار و مفاسد کہ ہر ایک سے پیدا ہوتے ہیں بیان کئے

اور اقامت تقریر و حدود دنیا میں بھی معین و معبود اسلوا سے سلاطین اہل دین کے
عبد میں ممالک محروسہ سے کہیں ہی شدہ اجماعہ مجتہد خانہ و بینگہ خانہ وغیرہ بنائی
اجازت نہ تھی اور نہ انیون کا بچہ کی کہیں تجارت تھی ان احکام کا معط یہی منشاس
کہ آدمی کی عقل میں کی وقت فتور و زوال نہ آوے اور نہ کسی بچہ سے ضعف
ما خذل راہ پافے چنانچہ گاڈ فری ہیکنس ان حکموں کی بابت یہ شہادت دیتا
۶۰۔ محمد کے قانون کی روسے کل قمار بازی کی صاف ممانعت ہے اس قانون
کی مراد مفید سے یقیناً کوئی منکر نہ ہو گا آپ کے اخلاق کی خوبی سے انکار ہے کیونکہ
کہتے ہیں کہ آپ نے صرف اس کو انجیل سے نقل کیا ہے میں نے اس بڑائی کی ممانعت کو نہ
احکامات عشرہ میں دیکھا نہ انجیلوں میں مگر چونکہ موسیٰ اور عیسیٰ دونوں کی رسالت کو آپ نے
تسلیم کیا تھا اور اقرار کیا تھا کہ اسی بنا پر اپنا مذہب قائم کر دیا گا تو اگر آپ نے ان
دونوں مذہبوں سے وہ حصہ اختیار کئے جو آپ کو صاف اور غیر منقوش مسائل معلوم
ہوئے تو آپ نے کچھ بیجا اور بقاعدہ نہیں کیا اور درحقیقت جبکہ آپ عیسیٰ کے قائل
ہے تو جبکہ یونین سلیم کہ پر آپ کیا کرتے امور خون نے بیان کیا ہے کہ محمد کے زمانہ میں
اہل عرب پیروی اور قمار بازی کی نہایت عادی تھی مگر آپ کے دو حکموں کی وجہ سے
شراب اور قمار بازی کا رواج قطعی موقوف ہو گیا آپ کو ذریعہ شہرت رانی اپنے رفقا کا
انعام لگا یا گیا ہے چنانچہ اوپر مذکور ہوا تقویٰ اور پرہیز گاری برائے نام ہی نہیں
معلوم ہوتی بلکہ می نوشی اور قمار ایسے کبائر جرم قرار دئے گئے جو معافی کے لائق نہیں

اور جنگی جنگی ایک دم سے کی گئی آپس پیر و ون کی کل شہوات نفسانی اور تعلیٰ پر
 عادات کی بندش کر دی گئی ہے ضرور ہے کہ سب کو ترک کریں ورنہ آپ کے تابع
 نہیں ہو سکتے لیکن صاحبِ درست کہتے ہیں کہ حسن عیش و عشرت سے دل الہی پاس
 اور سکی قید و نکلیم دہندہ کو بلا شبہ رند و نر اور منافقوں نے اوشا دیا ہے
 مگر اس واضح قانون پر چسبنے کہ اوں کو بنایا یقیناً انصاف کی رو سے اس بات کی
 تہمت نہیں ہو سکتی کہ اس نے اپنے مریدوں کو اوں کی شہوات نفسانی کی اجازت
 دینے سے فریب دیا فی الحقیقت میرے قیاس میں انگلستان کی کیا خوش قسمتی ہوئی
 اگر بموجب حکم الہی دینِ عیسوی میں ہی اوں کی ممانعت ہو جاتی دینِ عیسوی میں جو
 ویسی ہی کچھ ہے ترمیم کرنے سے مجھ کو ضرر کرنا چاہیے کیونکہ یہ امر داخل ہے ادب کی
 یا ادنیٰ مرتبہ یہ کہ لوگ اس سے بدظن ہو کر مجھ کو گستاخ اور بے ادب شہر اوں
 ورنہ میں یہ کہتا کہ میری رائے ناقص اور خیالات محدود کے بموجب اگر شرابِ قمار
 بازی وغیرہ کی ممانعت انجیلوں میں پائی جاتی تو انسان کی خوشی کچھ کم نہو جاتی
 اور اگر حضرت عیسیٰ اپنے علمِ غیب سے جو بزرگ لوگوں کے اونکو حاصل تھا اور
 جبکہ اتحاد کو وغوی نہ تھا منشی چیزوں کی ممانعت کر دیتے سبزاؤں صورتوں کے جنہیں
 وہ دوا کے طور پر ضروری ہوں تو اس سے کچھ برائی زیادہ نہو جاتی انتہی اور عقل
 کے اسبابِ فتور سے شرعاً جب حکم احتراز کو کہہ سکیا میں بعد انوارِ متعدد وہ اسکی
 ترقی مطلوب ہوئی اور وسائل و فرائع مختلفہ اسکے واسطے وضع کئے کہیں جہان کی سیر

و سیاحت پر ترغیب دی تفتیش روزگار کے قصد سے ہو یا بغیر تمحیص منفعت مختلف اجناس پیداوار امصار و دیار کی تجارت مطلوب ہو یا تلافی یا برائیاری کی حاجت خواہ منافع منظمہ و خانہ کعبہ کی زیارت سفر محرمی سے ہو یا برائی کے پہنچ سبب زیادت دانش و تجربہ اور تفریح کا رمی ہے اور کبھی فضائل علم و عمل بیان کئے اور تندہ بر آیات اللہ اور اوروں کے صنائع غریبہ میں فکر و خوض اور کیفیت خلقی ارضین و سموات اور طرز ایجاد و استیجار و نباتات اور طریق پیدائش حیوانات و جمادات میں تامل و غور کا حکم دیا اور خود ہی اقسام و خواص اشجار و نباتات اور انواع و لوازم اجار و حیوانات اور کیفیت نزول مار و تصرف ریح اور تسمیہ کواکب و تقدیر منازل اور فعل و انفعال اشیا وغیرہ کا ہر قدرت و مناظر و قدرت پرورش و ذکر کے علم یا عیم الاحیاء و فلکیات اور عنصریات و معدنیات اور علم نباتات و علم حیوانات اور علم بریت و علم کیمیا یعنی انکسار و اصلیم کلیات کی تفتیش اور اوروں کے تحقیق اسباب اختلاف اوضاع و عوارض مع اتحاد النوع و الجنس اور دیگر اصول و فروع حکمت و فلسفہ کی بات ہدایت کی کہ مفید حدت و جلاء عقل اور باعث ظہور کمال صنعت و صفت حضرت باری ہے اور یہ بھی کہہ دیا کہ اسکی استعداد و صلاحیت ایقت و قابلیت ہر شخص میں موجود و مرکوز ہے اور قوت بمنزہ جمیع سکلفین میں علی السویۃ اور بانیہم جو شخص اپنے متقدمین کی تقلید میں پڑ کر قوت صالحہ کی ادراک سے محروم و معطل ہو گیا اور فی الشہوات کے سبب غافل و جاہل رہ گیا عند الحاصلہ کی مغذرت مردود اور وجہ غبی و ناری ہو گیا دیکھئے اثبات اس معنی کے چند آیات مناسبہ مبالغہ نقل کرتا ہوں تا طریق بانفست خیرہ نہایت

كذا اوتى مفاو ومواد پر بلا تصب اعتنا فكر ولما فرمانيك قال من غرثانه الله الذي
 جعل لكم الانعام لتكسبوا منها ما تاكلون ولكم فيها منافع ولتبلغوا عليها حاجه في حكم
 وعليها وعلى الفلك تحلون ويرىكم آياته فاني آيات الله تنكرون انظروا في الارض
 فينظروا فكيف كان عاقبتهم الذين من قبلهم كانوا اكثر منهم وامداد قوته واتار في الارض
 فما اغنى عنهم ما كانوا يكسبون وقال الله الذي سخر لكم البحر اتجروا الفلك بامره و
 ليعتقوا من فضل علمكم تشكرون وقال الذي جعل لكم الارض مهدا وجعل لكم فيها سبلا
 لعلمكم تهتدون وقال فلم يسيروا في الارض فتكفون لهم قلوب يعقلون بها واذ ان
 يسمعون بها فانها لا تسمي الا بصار ولكن تسمى القلوب التي في الصدور وقال ان في
 خلق السموات والارض واخلاق الليل والنهار والفلك التي تجري في البحر بانفع
 اناس وما انزل الله من السماء من ماء فاحيا به الارض بعد موتها وبث فيها من
 كل دابة وتصريف الرياح والسحاب المسخر بين السماء والارض لآيات لقوم يؤمنون
 وقال وسواء انزل من السماء ماء او فاخر حيا به نبات كلشي فاخر حيا منه
 خضر نخرج منه حبا متراكبا ومن النخل من طلعها قنوان دانية وجنات من اعناب
 والزيتون والارمان مشبهها انظر الى ثمره اذا اثمر ويغيثه ان في ذلك
 لآيات لقوم يؤمنون وقال في الارض قطع متجاورات ونبات من اعناب
 ونخل سنوان وغيره من انواع السقي بار واحد ونفصل بعضها على بعض في الاكل ان
 في ذلك لآيات لقوم يعقلون وقال والله خلق كل دابة من ماء فمنهم من يمشي

على بطنة ومنهم من يشي على طبلين ومنهم من يشي على اربع نجيق الله ما يشاء ان الله
 على كل شيء قدير وقال ان لكم في الانعام لعبرة نسقيكم مما في بطونه من بين جنات
 وودم ابنا خالصا سائغا لآلينا ومن ثمرات النخيل والاعناب تتخذون منه سكرا و
 رزقا حسنا ان في ذلك لآية لقوم يعقلون وادعوا ربك الى الخلق ان اتخذي الى النازل
 بيوتا ومن الشجر وما يعرّفون ثم كل من الثمرات فاسلكي سبل ربك فلا يخرج من
 بطونها شراب مختلف الوانه فيه شفاء للانس ان في ذلك لآية لقوم يتفكرون وقال
 ام تران الله انزل من السماء ماء فاخرجنا به ثمرات مختلفا الوانها ومن الجبال جرد
 ببيض ومن مختلف الوانها وغرابيب سود ومن الناس والدواب والانعام مختلف
 الوانه كذلك انما نحيتي الله من عباده العلماء ان الله عزيز غفور وقال ومن آياته
 خلق السموات والارض واختلاف السنك والواكهم ان في ذلك لايات للعالمين وقال
 سفركم الليل والنهار والشمس والقمر والنجوم مسيرات بامر ان في ذلك لآية لقوم يتقون
 وقال هو الذي جعل الشمس ضياء والقمر نورا وقدره منازل لتعلموا عدد السنين والحساب
 ما خلق الله ذلك الا بالحق فيفصل الايات لقوم يعلمون ان في اختلاف الليل والنهار
 وما خلق الله في السموات والارض لايات لقوم يتقون ان الذين لا يرجون لقاءنا و
 بالحيوة الدنيا واطمأنوا بها والذين هم عن آياتنا غافلون اولئك ما اهم النار
 با كما تكسبون وقال واذا عذركم من بني آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على
 انفسهم الست بركم قالوا بلى شهدنا ان تقولوا يوم القيمة انا كنا عن هذا غافلين او

تَقُولُوا اِنَّمَا اسْتَكْبَرْنَا بَارِئًا مِّنْ قَبْلِ وَاكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ عِندِ رَبِّنَا مِمَّا افْتَنَيْنَاكَ بِاَمَلٍ الْمَطْلُونِ اَيُّهَا
 متقدمین اہل اسلام نے ہر طرح کے کمالات علمیہ و مصنوعات کیمیاء و علوم حکمیہ و فنون
 عقلیہ کے تحقیق و تفتیش میں ہماری باشندگان عالم سے زیادہ محنت و عرقریزی کے اور
 علوم و فنون کہنے و مندرسہ کو بالحق تحقیقات غیبیہ و جدید حیات تازہ بخش کر
 دینا کے کل قوموں میں شایع و ذائع کردیا فی الحقیقت انہیں کی غل محبت و فحاشی
 یہ ادنیٰ ثمر ہے کہ آج علم و تہذیب کا چرچا ممالک یورپ میں گہر گہر ہے دیکھو سدلیو
 جو ایک نامی مدرس علوم تواریخ کا ملک فرانس میں تھا اور ارباب فنون میں ایک
 رکن رکین شمار کیا جاتا تھا تو اس نے عرب میں یہ لکھتا ہے کہ قوم عرب بلاشبہ ہمارے
 یعنی یورپ کے اوستاد ہیں جسے انکار نہیں ہو سکتا اور انہوں نے وہ سامان مہیا
 کئے جس سے ہماری یہ تاریخین بنیں اور انہوں نے ہی حالات سفر کا قلم بند کرنا
 شروع کیا اور انہوں نے ہی مشاہیر لوگوں کی زندگی کا حال تواریخ میں لکھنا شروع
 کیا اور وہی صناعتی اور دستکاری میں اس مرتبہ کمال کو پہنچی جسکی انتہا نہیں ہوتی
 اور ان کی عمارتوں اور مکانات کے آثار کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ
 نہایت بڑے کاریگر اور صنعت تھے اور ایسی ہی باتیں جو عرب نے نہایت اوجہ و کمال میں
 اول سے عرب کی اس قدر فضیلت ثابت ہوئی ہے کہ آج تک اس کے موافق کسی نے
 عرب کی قدر نہیں کی اور کسی کو ان کا اصلی رتبہ نہیں معلوم ہوا چنانچہ جب علم فزیک
 یعنی طبیعیات اور علم طب اور علم تواریخ اور علم کیمیا اور علم فلاح عرب کے ہاتھ آیا

تو اوہنوں نے اوسین اور کمالات اور خوبیاں زیادہ کر دیں حالانکہ ایسے کاموں میں وہ زیادہ دل نہیں لگاتے تھے بخلاف اور علوم عقلیہ کے جنہیں اوہنوں نے حد سے زیادہ کوششیں کی تھیں اور نوین قرن کے شروع سے پندرہویں قرن کے آخر تک اوسین بدل و صورت رہتے تھے یہاں تک کہ ان علوم میں اون کی فضیلت حد سے زیادہ بڑھ کر ہو گئی تھی اور جہاں تک ہکو معلوم ہے گویا وہ ایک شہ عرب کے اوس اصلی فضیلت کا ہے جو آج تک ہکو معلوم ہی نہیں ہوئی مگر بہر کیف عرب کے قوم ہمارے جملہ فضل و کمال کا ابھی سرچشمہ ہے اور جن کے کمالات کو ہم یہ سمجھتے تھے کہ یہ اور قوم کا ایجاد ہو گا وہ اب ہکو اون کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا چلا جاتا ہے کہ اصل میں سب کے موجب عرب ہی ہیں اسکے بعد یہ مورخ واسطے تائید اپنے کلام کے اسکندریہ صلیط جزیری کا یہ قول نقل کرتا ہے عرب کے قوموں کو خدا تعالیٰ نے دنیا میں اسلئے پیدا کیا تھا کہ وہ علوم و فنون اور سہا ب تمدن کو اون مختلف قوموں تک پہنچا دیں جو فرات کے کنارہ سے اسپانیہ کے وادی کبیر تک پہیل ہے ہیں چنانچہ ان تمام قوموں نے جملہ کمالات اسی قوم عرب سے حاصل کی تھی اور اہل عرب کی طبیعتوں میں قوم بنی اسرائیل کی طرح یہ بات نہ تھی کہ وہ کسی قوم سے نہ مل سکتی ہوں بلکہ وہ برخلاف اسکے سب قوموں سے ملتے جلتے تھے اور انکی اسی عادت نے تمام دنیا میں اون کے فضائل کو پہنچا دیا مگر باوجود طے جلنے اور اختلاط کے عرب میں ایک یہ کمال تھا کہ وہ جہاں جاتے تھے اپنی عادت کو پہنچوڑتے تھے

اور کسی کی وضع یا چال چلن کو نہ اختیار کرتے تھے اور اودن کے مزاج کسی کے ملنے سے بزرگ نہ
 جلتے تھے اور مائیکہ قوم نے باب تمدن میں جو کچھ حاصل کیا یا جو کچھ اوسکو آیا وہ عرب ہی کی
 فتوحات کے زمانہ طویل کے بعد آیا اور عرب ہی سے اوس نے سیکھا عرب جہاں جاتے تھے
 اپنے طریق تمدن کو گویا اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور چیلنج یہ قیام کرتے تھے اور کھاطر یہ تمدن
 بھی وہاں پہل جاتا تھا چنانچہ اودن کی عادت تھی کہ جس ملک میں وہ گئے وہاں اودنوں نے
 اپنی زبان اور اپنے علوم اور اپنے دین اور اپنے اخلاق مذہب کو شائع کرنا شروع کیا اور
 اپنے لیے عمدہ اشعار کو پہلایا جنہیں گویا جسٹینفورڈ اور تردور شاعروں نے اپنے اشعار کی بنا
 رکھی ہے بعد اوسکے یہ مورخ لکھتے ہیں کہ ہم پہر کہتے ہیں کہ عرب کی تصنیفات اور اودن کی مختصر
 سے ہمارے نزدیک یقیناً یہ ثابت ہوگی کہ اہل عرب کی عقلیں حقیقت میں سب قوموں کی
 عقلوں سے زیادہ تیز تھیں اور اودن کے عقل کی خوبی کا شہرہ فرنگستان یورپ تک پہنچ گیا تھا
 اور یہ بڑی محبت اور نہایت قوی دلیل سہاوت کی ہے کہ عرب کی قومیں کمالا علمیہ و فنون کی نسبت
 ہماری معلم اور ہماری استاد تھیں اور اس بات کے اور لوگ بھی قائل ہیں انتہی اور تاریخ
 وروی میں جسکا مصنف وزیر اعظم ملک فرانس نے لکھا ہے کہ ایک زمانہ میں یورپ کی
 جہالت کی تاریکی میں ٹکریں مارتی پہرتی تھی کہ دفعتاً اوسپر اہل اسلام کی جانب سے ایک نور
 علوم ادبیہ اور فلسفہ و فنون صنایعی اور دستکاریوں وغیرہ کا پرتوا ملن ہوا کیونکہ اوس
 زمانہ میں مشہور بغداد اور بصرہ اور حمزہ اور دمشق اور قیروان اور مصر اور فارس اور غرناطہ
 اور قرطبہ وغیرہ علوم و فنون اور صنایعی کے مرکز تھے اور چنانچہ کہیں کمالات علمی اور علمی

پہلی انہیں پنج شہروں میں سے پہلی اور قرون متوسطہ میں سے اٹالیان یورپ انہیں شہروں
 میں سے علوم و فنون کو اڑا لیکے آتی اور یہ بھی اوس تاریخ میں مرقوم ہے اور علوم
 ریاضیہ میں تو اہل عرب نے نام پایا ہے خصوصاً اولیٰ علمائے حنفیہ باریون رشید نے
 و تظہیر سے بلایا تھا تدریس کی آغاز میں خلیفہ باریون رشید نے دو ہندو ای عالموں کو
 حکم دیا کہ تم محض اس سنجار کے خط طوبی کے ایک رجب کی مسافت کو ناپو اور اوسکی چالیس کرو
 تاکہ اوس سے کریت زمین کی بالمشاہدہ ثابت ہو جاوے چنانچہ قطب شمالی کے ارتفاع
 سے جو اوس خط کے ایک طرف جانے سے ظاہر ہوئی تھی زمین کی کریت کو ثابت کیا
 اسکے اہل عرب نے کتاب قلیس کی شرح کی اور بطلمیوس کی نسخہ کو درست کیا اور منطقہ البرج
 کی تفریح کا حساب لکھا جیسا کہ اوہوں نے اوقات اعتدال کے اختلاف کو لکھا تھا اور اس
 اوہوں نے سینین شمسیہ و سینین زمینیہ کے اختلاف کو لکھا اور ان کے درمیان میں
 چند دقیقوں کا فرق پایا اور عرب نے تحریکی واسطے سے قسم کے آلات ایجاد کئے اور علاوہ
 ان کمالات کے اور بہت سی باتیں ہیں جسے بخوبی یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اہل عرب
 ریاضی میں ہی ایسا ہی کمال اور ایسی ہی دستگاہ رکھتے تھے اور منجملہ ان کے وہ عجیب
 و غریب مکانات رصدیہ میں جو مدینہ سمرقند کے گرد بنے ہوئے ہیں اہل یورپ ان بات کا
 اقرار کرتے ہیں کہ اہل عرب نے کاغذ کے ایجاد کرنے میں کپڑے کے ایجاد پر بھی فوق چلا
 کیا چنانچہ اسی سبب سے عرب میں کتابیں بہت سی ہو گئیں اور ان سے بہت سے فائدے
 ہوئے اور عرب کو فن طب میں ہی نہایت کمال حاصل تھا یہاں تک کہ وہ اس فن میں

مشہور ہو گئے تھے اور یہ فن اوسوں نے یونانی کتابوں سے حاصل کیا تھا چنانچہ ابن رشد مغربی کے جالینوس کی تصنیفات پر بہت سے ایسے حاشیہ ہیں جنکے دیکھنے سے فن طب بن اہل کمال معلوم ہوتا ہے اور عرب کے فلسفیوں میں سے بھی چند شخص ایسے مشہور ہیں جو ایک زمانہ میں حکیم اور طبیب بھی ہو گئے تھے جن میں ایک ابو علی سینا ہے جس نے ۳۹۰ھ ہجری میں انتقال کیا اور ایک وہی ابن رشد ہے جسکا ذکر ہوا اور یہ لوگ اس درجہ لائق و فاضل تھے کہ اونکے دشمن بھی اونکے معاملہ کرنے کی تمنا رکھتے تھے ایک خاص فضیلت حکماء عرب کو پانیوں کے مقلد کر نیکی طریقوں اور بہت سے عمدہ عمدہ دواؤں کے استعمال میں حاصل تھے اور بخدا اون علوم کے جن میں اہل عرب کو اوروں پر فضیلت تھی ایک علم جغرافیہ ہے اور اس فن میں اون کو فضیلت صرف اس سبب سے حاصل ہوئی کہ اون کو دور و راز ملکوں پر فتح نصیب ہوئی اور بڑے سفروں کی جانب اؤنکو ہمیشہ رغبت رہی اسوجہ سے اؤنکو بہت سے ایسے شہر وں کا حال معلوم ہو گیا جہاں یا تو اہل یان یورپ پہنچ ہی نہ سکے اور یا وہ اؤنکو پہل گئے اور اس فن میں جو لوگ بہت مشہور تھے اون میں سے ایک تو ابو الفدا اور ایک معودی اور ایک دیرسی ہیں اور عرب کی تجارت کا حال یہ ہے کہ اؤنکو ہمیشہ تجارت کی طرف رغبت رہی ہے اور جب اون سلطنت پیر یعنی پادشاہ سے جو فرائض و سپہیں کے سچ میں سے ہر ملک جہاں ہمالیہ تک جو شمالی ہند میں ہے پہنچتے تو اوسوقت وہ دینکے بڑے تاجروں میں ہونگے اور فن زراعت میں تو اؤنکے مثل کوئی زمانہ میں نہ تھا اسولہ کے حقد ر پانی وغیرہ پہنچنے اور اوسکو اپنی کستی کی کیا ربوں برابر پہنچانے میں یہ لوگ مضبوط تھے دوسرا ہونہیں سکتا

او بنین کا کام تھا کہ وہ پکی شدت میں اپنی کپتی کیاری کے کام میں مصروف رہتے تھے پس
 اون کی بیہ سیرت جبکہ اہل ہلینیہ ایک بائیں اس قابل ہے کہ ہم اون کا اقتدار میں اور
 علاوہ ان کمالات کے فنون دستکاری کو اہل عرب نے رومیوں کے بڑے بڑے شہر دن میں جا کر
 حاصل کیا بیان تک کہ وہ اس فن میں بڑے بڑے صنعتاء میں ہو گئے چنانچہ اس بائیں
 اون کے کامل ہونے کی سند یہ ہے کہ مقام طبلطہ جو سلطنت اسپانیہ کی ماتحت تھا وہ ان کے تیار
 نہایت مشہور تھے اور مقام غرناطہ حریف شہور تھا اور ان چیزوں کی اس قدر شہرت تھی کہ اہل
 یورپ باوجود اسکے کہ اون کو عرب سے بے بیخ بنافتنہ مذہبی نہایت نفرت اور عداوت تھی ہمیشہ
 ان کو عرب سے بیش قیمت پر خریدا کرتے تھے اور ان کو نہایت پسند کرتے تھے غرض کہ مملکت
 اسپانیہ کو اتنی ترقی اور رونق میں بیہ شہرت خلیفے راشدین کے شروع زمانہ میں ہوئی
 اور پھر اس کی آبادی کو ترقی ہوئی گئی اور روز بروز اس کی رونق بڑھتی گئی بیان تک کہ
 جب شباب اس کی ترقی کا ہوا تو صرف ایک مقام قرطبہ میں دو لاکھ گھروں کے باشندوں کے
 سہ گئے اور چھ سو معایت مسجدین اور پچاس شفا خانے اور اسی عام مدرسے اور نو سو
 اوسین بن گئے اور یہ محل روز محبہ اور انتظام مدن اور ترقی عرب ہے جو اہل عرب نے
 وادی تلج کے کناروں سے لیکر جو اسپین کا وادی کیر ہے سندوستان میں وادی ہندو
 تک اپنی لیاقت سے پیلا یا تھا اور سبکی لطافت اور روشنی سے آنکھیں کھلتی تھیں اور اکثر
 ملکوں میں جگو مسلمانوں نے فتح کیا ویا نت داری اور مسلمانوں کی زبان اور قرآن کے احکام
 برابر جاری ہے اور اہل ایران یورپ قرون متوسطہ میں انہیں مسلمانوں سے کمالات

علمیہ اور صناعیان وغیرہ اور ایسے اور گویا بعض صناعیان اہل عرب کی ایسی ہی ہیں جو
 ادیبوں نے اور دن سے لی ہیں لیکن بسبب اس بات کے کہ ان کی تہذیب اصلاح اور
 کے زمانہ میں ہوئی فضیلت اور نہیں کو حاصل ہے انتہی ملقطاً اور گاؤ فری ہنگنس لکھا
 ہے ۱۱ میں بخوبی جانتا ہوں کہ عسائی لوگ سلمانوں اور اور ان کے مذہب اور ہر ایک
 شے پر شانہ حقارت سے نظر ڈالنے پر مائل ہیں مگر وہ تحقیق کریں تو معلوم ہوگا کہ اہل
 اسلام اپنے مذہب کے تہوڑے ہی عرصہ بعد کل روی زمین پر سے زیادہ فیاض
 اور با علم قوم ہو گئے اور یہ کہ علوم مفیدہ متقدمین کی نسبت بھی ان کے ذریعہ سے بھلو
 زیادہ پہونچے ہیں اور ان کے مذہب میں فیاضی اور اخلاق کامل کے مسائل کثرت سے ہیں
 اور ان کے مذہب کو جاہل متعصبوں کے جرموں سے الزام لگانا جسے کہ وہ اس زمانہ میں
 سوا ہے ویسا ہی بچلے جیسا کہ دین عیسوی کو بعض اسکے پادری اور محققوں کے جرموں
 سے ہے ۱۱ قرنی اپنی حالت کی فوقیت پر جو ان کو علوم اور فنون اور فوج میں سلمانوں
 حاصل ہے جیسے نازان ہیں اور اگر کوئی شخص ان کی گفتگو سنے تو یہ گمان کرے کہ زمانہ
 سابق میں کوئی قوم اس عمدہ اور مفید تحصیل میں کہی فائق نہیں ہوئے لیکن اس سچے جامع کو
 بہت دہوکا ہوگا کیونکہ شاید بجز بعض فروع اور حکمت کے جو تجربہ سے متعلق ہے اور وہ
 کارخانوں کے کوئی ایسے فن اور علم کی شاخ نہ تھی جو خلیفوں کی رعایا میں اس کمال کو
 نہ پہونچی ہو جو اب گریٹ برطانیہ میں حاصل ہے ۱۱۲ چرچوں میں جس جگہ شہادت پر
 اس باب میں کیونکہ ہنگامہ کہتے ہیں آئین اور ان کی اور اس کی بعد کی صدیوں میں

جب فرنگستان میں جبالوت اور بعل علی جاری تھی اور شاہزادے اور بڑے بڑے تعلقہ دار
زندہ و خزانہ سے عاری تھے اہل عرب علم اور ذہانت میں مہربان اور رومیوں کے تھے جو ^{سلطین} خواجہ
پادشاہ کے عہد میں تھے بلکہ بوجہ سلطنت کے وہ رومیوں کی برائیت شان و شوکت اور غرور
روفق اور رحمت زندگی میں ان سے بڑھ کر تھے خلیفہ مہدی اور پیشد اور مامون اور
نامی خاندان بنی عباس کے اور بادشاہ عالم اور زمین اور خلیفہ تھے اور چونکہ
علم اور زمین بادشاہی عنایت حاصل کرنے کے وسائل بنتی تھے اسبوجہ سے سب لوگ
ان کو حاصل کرتے تھے شاہزادے اور سپہ سالار اور وزیر لیاقت علمی کے صرف حامی ہی
تھے بلکہ خود نامی نشیون میں بڑا رتبہ رکھتے تھے انتہی اور بذیل دفعہ اہل یہ کہتے ہیں
عرب کی قدیم عادتوں کی نسبت سلیط صاحب نے قرآن کے ترجمہ کے پہلے دیباچہ میں جو بیان
کلمتہ پسینی کے ساتھ لکھا ہے وہ دیکھنا چاہیے کہ زمانہ جاہلیت میں عرب عورتوں کو مثل مال
و اسباب کے سمجھتے تھے ان سے مثل لونڈیوں کے سلوک کرتے تھے اور اپنی بیٹیوں کو زندہ
دفن کرتے تھے جناب پیغمبر مبعوث ہوئے اور دو صدیوں تک بیادری اور سخاوت اور خدا
پرستی نے دنیا کے اخلاق پر روشن نشان چھوڑا یہ دو صدیاں اکثر باتوں میں یونان و روم
کے نہایت عمدہ زمانوں کی مانند ہوئیں ہنر دیدہ و دانستہ دین اسلام کا ذکر کیا جو کہ زمانہ
حال کے تمام مذہبوں میں سب سے زیادہ ایک عال پر قائم ہے اور اسی سبب سے ان کے نقصان
بہت سے نقصانوں اور قباحتوں کا ہے انتہی اور طامس کا رائل صاحب کہ نہایت زہور
عالم ہیں اپنی کتاب لکچر ان سیر و زمین لکھتے ہیں اسلام عرب کے قوم کے علم میں گویا

میں روشنی کا آنا تھا عربی ملک پہل ہی پہل اسکے ذریعہ سے زندہ ہوا اہل عرب گلہ بانوں نے
 کی ایک ترقی بھی تھی اور حبشہ دنیا بینی تھی عرب کے چٹیل میدانوں میں پہر اکرتے تھے اور
 کسی شخص کو اون کا کچھ خیال بھی نہ تھا اوس قوم میں ایک ولولہ غم پیغمبر ایسے کلام کے ساتھ
 وہ یقین کرتے تھے یہی کیا ایسے کہ جس چیز سے کوئی واقف ہی نہ تھا وہ تمام دنیا میں ہوا
 و معروف ہو گئی اور چھوٹی چیز نہایت ہی بڑی چیز بن گئی اوس کے بعد ایک صدی کے اندر
 عرب کے ایک طرف غناطہ اور ایک طرف دہلی ہو گئی عرب کی بیادری اور عظمت کی بجلی اور عقل کی
 روشنی زمانہ کے دراز تک دینکے ایک بڑے حصہ پر چمکتی رہی اعتقاد ایک بڑی چیز
 اور جان ڈالنے والا ہے جو وقت کوئی قوم کسی بات پر اعتقاد دلاتی ہے تو اس کے حالات آثار
 اور روح کو عظمت دینے والے اور رفیع الشان ہو جاتے ہیں یہی عرب اور یہی حضرت محمد
 اور یہی ایک صدی کا زمانہ گویا ایک چنگاری ایسے ملک میں پڑی جو ظلمت میں کس میں ایک
 ریگستان تھا مگر دیکھو کہ یہ ریگستان زور شور سے اڑ جانیا والی باروت نکلا آسمان ہلکا ہوا
 ہوئے شعلوں سے دہلی سے غناطہ تک روشن کر دیا انہی اور ایک آتش کی شکل لکھنے والا پیغمبر
 سیکھو پڑیا کا کہتا ہے کہ ہم اس بات پر یقین نہیں کر سکتے ہیں کہ اسلام نے تمام انسانوں کو
 کی پہلائی کے لئے کیا کیا لیکن اگر نہایت ٹھیک ٹھیک کہا جاوے تو یورپ میں علوم فنون
 کی ترقی میں اویس کا حصہ تھا سلمان علی العموم نوین صدی سے تیرہویں تک دہشتی یورپ
 کے لئے روشن ضمیر معلم کہہ جا سکتے ہیں خاندان عباسیہ کے خلفاء کے نہایت عمدہ زمانہ سے
 یونانی حیالات اور یونانی تہذیب کا از سر نو سربز ہونا شمار کیا جا سکتا ہے قدیم علم عرب

ہمیشہ کیواسطے بغیر کسی علاج کے مفقود ہو جاتا اگر مسلمانوں کے مدرسین اس کو سپاہ نہ ملتی عربی فلسفہ قدرتی چیزوں کی تواریخ جغرافیہ علم تاریخ صرف و نحو علم کلام اور فن شاعری کی بہت سی کتابیں پیدا ہو گئیں جنہیں سے اکثر اس وقت تک جاری زندگی اور تعلیم و تہذیب وین لگی جب تک کہ نسلیں تعلیم ہوئیں گے واسطے پیدا ہوتی رہیں گی انتہی اور جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے اہل عرب خیال کرتے ہیں کہ دنیا چار چیزوں کے سبب قائم ہے وہ چار چیزیں ہیں علم عظام انصاف شامان - نماز صلا - حیات و دلیران اور ان سب سے زیادہ بات یہ ہے کہ انہوں نے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ سے کہوایا ہے کہ مال و منال دنیا میخیز اور بی حقیقت ہے مگر علم و فضل نعمت ہے زوال ہے آنحضرت نے بڑے شد و مد سے علم کے بڑھنے کیواسطے نصیحت فرمائی ہے اور آپ کے خویش یعنی حضرت علی کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے اگر مال کی جگہ علم عطا فرمائے پہلے جن لوگوں نے فلسفہ اور حکمت کو دوبارہ مروج کیا وہ لوگ بے شبہ ایشیک کے اہل اسلام اور ملک اندلس کے مسلمان تھے یہ لوگ قدما اور متاخرین کے ہم سلسلہ خیال کئے جاتے تھے اور انہوں نے خلفائے عباسیہ و ربیعہ امیہ کے زمانہ میں خروج کیا تھا علم و فضل جو اصل میں مشرق سے یورپ میں آیا یہ حقیقت میں دوبارہ لانا اہل اسلام ہی کا باعث تھا یہ بات مشہور ہے کہ اہل عرب میں چہ سو برس سے علم و فضل کو رواج تھا مگر ہم لوگ ہنوز جہالت اور تعلیمی میں مبتلا تھے اور علم و ادب ہمارے یہاں سے بالکل نیت و نابود ہو گیا تھا ہشتم صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر کے نزدیک کہ دسویں صدی میں یورپ تہذیب و جہالت میں پڑا ہوا تھا اور ملکہ فلسفہ اور

حکمت میں سوا ہی منطق اور فصاحت اور بلاغت کے کوئی علم شامل نہ تھا اور وہ خیال کرتے تھے کہ یہی دونوں علم عقل انسانی کی بنیاد ہیں یہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ میں اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی میں بہت سے مدرسے جاری کئے تھے اور ان مدرسوں میں ہزاروں طلباء عربی فلسفہ اور حکمت کی تعلیم پاتے تھے اور یہ ان علوم کو انگریزیائی مدرسوں میں جاری کرتے تھے یہیں اس بات کا اقرار کرنا چاہیے کہ تمام قسم کے علم یعنی طب و طبیات اور فلسفہ اور ریاضی جو دسویں صدی سے یورپ میں جاری ہوئی یہ سب اہل عرب کے فلسفہ مدارس سے سیکھے گئے تھے مگر خصوصاً اندلس کے اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کئے جاتے ہیں پہلے علم شعر اور علم داستان اہل یورپ میں اہل عرب کے سبب رائج ہوا اہل اسلام نے اپنی فتوحات حاصل کر کے بعد ترقی زبان کے سبب علم ادب کی طرف توجہ کی جب وہ یہ بات حاصل کر چکے تو اودن کی علمی ترقی کیسے قلیل عرصہ میں ہوئی کہ کبھی تقدیر کو بھی ایسے قلیل عرصہ میں حاصل ہوئی تھی اہل یونان نے آٹھ سو سال میں علم ادب میں کمال حاصل کیا اور اسی قدر عرصہ میں اہل روما کے بیان ہی عمدہ مصنف پیدا ہوئے اتنی ہی عرصہ میں روما زبان کی ایک فرع نے جنوبی فرانس میں ترقی پائی اور وہ ان علم ادب کا رواج ہوا مگر اہل عرب نے صرف ڈیڑھ سو برس کے عرصہ میں علم ادب میں کمال کر لیا اور قدما کے فلسفہ اور شاعری اور فنون کے نگہبان بن گئے اہل روما اور گو تھ لوگوں نے ہسپانیہ دو سو برس میں فتح کیا تھا مگر اہل عرب نے صرف بیس برس میں اس ملک کو فتح کیا اور کوہ پرنس سے اتر کر اس طرف فرانس میں پہنچ گئے اور انکو علمی ترقی ہی ایسی جلد حاصل ہوئی جیسے

اونہیں فقہین حاصل ہوئی بہتین الی قولہ سول سے اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت جلد پھیل گیا بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فارس و مراکو اور قریطہ اور غرناطہ اور بلنسیہ اور سول مین اہل عرب کی حکمت اور فصاحت اور بلاغت نے بہت جلد رواج پایا انتہی اور تواریخ فلسفہ منہری لوئیس مین لکھا ہے مسلمانوں ہی کی وجہ سے یورپ علم اور فلسفہ پہونچا اس امر خاص مین یورپ اون کا ممنون احسان ہے اور اس سے بڑا احسان عرب کا یورپ پر یہ ہے کہ اون لوگوں نے علم سندس اور بہت اور طلبہ و کیمیا مین بڑی کوشش کی اور اونہیں کی بدولت اسپین سے فرانس ہو کر فرنگستان مین علم پہلایا انتہی اور ڈاکٹر شملین اپنی کتاب کے حصہ دوم مین کہتا ہے کہ فرنگستان مین جو علوم کا چرچا ہوا سو وہ عربوں سے ماخوذ ہوا ہے اور اونہوں نے اور ولایت والوں سے حاصل کیا تھا مگر عربوں نے خاص اون کتابوں پر التفات کیا جن مین علم ریاضی اور طبعی اور الہی مندرج تھے اور فرنگستان کی ممالک مغربی بھی عرب کے ترجموں کے وسیلہ سے اون علموں سے آگاہ ہوئے شاہین شاہ فرانس نے اون علموں کو زبان عربی سے لاطینی مین ترجمہ کروایا دستکاری کی صنایع بدائع ممالک فرنگستان مین بہت کم تھے مسلمانوں نے اوسکو ترقی بخشی اور علم معماری بھی اہل فرنگ نے عربوں سے اخذ کیا حسین بڑی شان و انداز اور پاکیزگی نمایاں ہوتی ہے انتہی مطلقاً مختصراً اور راوہیل صاحب قرآن کے انگریزی ترجمہ مین کہتے ہیں عرب کے سید ساجد پیڑاں چرنے والے خانہ بدوش بدو لوگ ایسے بدل گئے جیسے کسی نے سحر کر دیا ہو وہ لوگ ملکوت کے بانی مہمانی اور شہروں کے بانیو لے اور جتنے کتب خانے اونہوں نے خراب کئے تھے اون کے

زیادہ کتب خانوں کے جمع کر نیوالے ہو گئے اور خطاطانہ اور قریطہ اور دلی کے شہر و ملک و وہ
 قوت ہوئی کہ عیسائی یورپ کو کھپکا دیا اور قرآن کی قدر ہمیشہ اون تبدیلیوں کے اندازہ
 سے ہوئی چاہی جو اس نے اپنے مانتے والوں کی عادات اور اعتقادات میں دخل
 لین سبنا پرستی کے شکنے جنات اور مادیات کے شرک کی عوض اللہ کی عبادت قائم
 کرنی انسان کشی کی رسم کو نفیت و نابود کرنے بہت سے توہمات کو دور کرنے اور ازواج
 کی تعداد کو گشتا کر اسکی ایک حد معین کرنے میں قرآن بیشک عربوں کے لئے برکت اور
 قدرت حق تھا گو عیسائی مذاق پر وحی الہی ہو اور جب کہ ہر ایک عیسائی کو بالفرض اس قدر
 افسوس ہو گا کہ مسلمان فتح مندوں نے بہت سے پیوے پہلے مشرقی کلیسے ڈاڑھے مگراؤ ^{سنت}
 اس باب کو نہ ہونا چاہیئے کہ یورپ نے منطقی فلسفہ کا علم طلبات اور فن عمارت عربوں ہی
 سے کیا اور مسلمانوں نے عیش و عشرت کے بہت سے سامان اور مفید چیزوں کو ایک ملک سے
 دوسرے ملک کو لیجائے میں مشرق اور مغرب کے قباب ملاوئے انتہی اس حاصل یہ تو ایک
 قصہ طویل و دفتر بے پایاں ہے اور باعتبار ان مخالفین مسلمانوں کا کمال علم و فضل مشہور
 و نمایاں اور حکماء سابقین نے کہ علوم حکمیہ کی تحقیق و تدوین میں بذات خود نہایت ^{کمال} جاد
 و عرف ریزی کی جیسا کہ مشہور ہے مگر اس سے قطع نظر کہ اہل اسلام کی مانند ان سے تعمیر
 و نشر اور علوم و فنون کی ترقی و قدر و معروض ^{میں} نہ الٰہی غرض و غایت تحصیل تکمیل علم و حکمت
 میں ان سے خطے فاحشی واقع ہوئی انہوں نے اکتساب علم و اور اس سے فقط تکمیل
 نفس بشری کی قوت نظری کا خیال رکھا اور معرفت کمال و قدرت حضرت رب العزت کو کہ فکر

مقصد اصلی ہے اور خلاص باشد و کمال عقلی و جمعیۃ قلبی کی واسطے سبب توی کچھ سمجھا
 بصایت الہی یہ رسائی خاص اہل اسلام ہی پائی لکھا قال تعالیٰ والذین یفکرون فی خلق
 السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا اور عالمین کے ممالک انگلستان مرکز علم و تہذیب و محققین
 منفعت ہوسوئی نظر سے مقصد تعلیم مذہبی نہیں کہ اس میں بین عیسوی مائل خیریت محمدی علیہ السلام
 بریں تک بقای جہالت و ظلمت اور اوائل نصاریٰ کی غفلت و قلت رغبت اس عوی پر
 دلیل ہیں ہے اس واسطے کہ انجیل میں محاسن علم و عمل قرآن کے مثل اور حقائق و وقایع کا
 بیان نہیں اور نہ تاکید و تشویق محمد رسول اللہ کی مانند حضرت عیسیٰ کا کوئی ارشاد و فرمان
 ہے جسکا اثر یہ ترقی تصور ہو چنانچہ جان دیون پورٹ لکھتا ہے یہ جو عیسائی کہتے ہیں
 کہ حاکم اہل اسلام علم و فن کے دشمن ہیں اسکے جواب میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ بات بالکل
 غلط ہے بلکہ اسلام ترقی علم میں ہماری زمانہ کے علم و فضل پر بیست سبقت رکھتا ہے کیونکہ
 طلب علم اسلام کے اصول مذہب میں داخل ہے اور گاڈ فری سیکنس کہتا ہے سر ولیم جوئس
 اپنے دوسرے رسالہ میں جو ایشیا کے علم اور سبک بیان میں ہے یہ لکھتے ہیں کہ محمد یون کو
 اون کے شارع کا یہ حکم صاف تھا کہ علم کو دنیا کے دور و دراز حصوں میں ہی تلاش کرو
 میری دانست میں اسکو محمد نے انجیل سے نقل نہیں کیا اور نہ روم کے قانونوں سے
 جسکے بموجب مخالفوں کے علم کا سیکنا ممنوع ہے انتہی معینہ اہل تہذیب کے علم و فضل کی اشاعت
 و ترویج اولن لوگوں کی نسبت کہ پابند دین و عقیدہ مذہب ہیں ذات طاعہ و زنا قد سے
 یوروپ میں بدرجہا متواثر و زیادہ ہونا جسکا کسی کو انکار نہیں ہو سکتا اس عوی پر

شہادت ظاہرہ ہے اور ماورائے اسکے اوں ملکوں میں جس قدر زور و پیہ صرف تعلیم میں آتا ہے اوس سے بدرجہا تعداد میں زیادہ استعمال مسکرات و شراب و مجالس رقص و سرود و رباب کے خرچ میں آتا ہے کہ منسلک استشار و تکدر قلب و دماغ اور موثر تاریکی و تیرگی عقل و حواس ہے کتاب اربعہ فی نقصان ہے کہ جس خیر کی فکر ترقی بدل جان کا اوسکے موانع کا کچھ نہیں انتظام بند و بست بنواور نہ اوسکی کثرت و گرم بازاری سے کسی کو خوف و خلیان ہوا اور چونکہ قرآن میں بہت سے مطالب پر براہین عقلیہ و دلائل یقینیہ قائم ہیں مثلاً نمرود سے وقت آدھا الوہیت حضرت ابراہیم کا یہ سوال کرنا ان اللہیات احسن من المشرق فات بہا من المغرب اور در باب حجاب کتاب آخرت مشرکین کا آنحضرت سے تمہایا کہنا اذ اکنا عظاما ورفاتا ارنالبعوثون خلقا جدیدا اور جناب دہلوی کا بتلیم رب الربا یہ جواب دینا قل یحییٰ الذی انشا اول مرۃ و یجعل خلق عظیم اور رضائی کا عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ جاننا ہے اور بغیر بابکے اوں کی پیدائش ہے باعث شیعہ ہے اوسکو مضمون ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لکن فیکون سناکر حل کر دینا اور اعتقاد الوہیت و وجوب جود کو کہ مقتضی ہستغاثی ذات بہمہ وجوب ہے باطنی امارات حدوث و افتقار کان یا طحان الطعام کہکریا ملل تہرانا اور امتناع شرکاء و واجب الوجود و استحالة تعدد و جیا کو مضمون آیت کریمہ و ما کان معہ من آلہ اذ الذی یبطل الہا بخلق و تعالیم علی بعض اور قل لو کان معہ الہۃ لما یقولون اذلالیتغوا الی ذی العرش سبیلاً و لو کان فیما الہیۃ الا اللہ لفسد تادل عقل و برهان ساطع سے ثابت کرنا الی غیر ذلک مالا یخصی حکمے مقابلہ میں

ملاحظہ فرمائیے کہ اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ قرآن و حدیث سے لیا گیا ہے اور اس میں کوئی نیا کچھ نہیں لکھا گیا ہے۔

مخالفین سے آجنگ باوجود سعی و جدوجہد کچھ جواب بنوا اور دلیل کے سنتے ہی موارض
 مہیوت و ذلیل ہو کر حالت سکوت و موت میں رہا یہ امور باجمہا اسباب ترقی زمین و کلاوت
 ماسبق کے علاوہ ہیں جس کے ارشاد و ہدایت سے اہل اسلام ترتیب علم مناظرہ و کلام کیا اور ہر
 کو جو عقیدہ پر امن قطعیہ بخوبی الزام دیا اور اسکے بیان المضمینہ اور تذکرہ و قلیح گزشتہ
 اسطریح پر کہ اسکے پڑھنے سے عبرت اور بصیرت اور وعظت و نصیحت حاصل ہو جاتا
 کے خواص سے ہے ہر آئینہ موافق و مخالف سے کسی کو بعد معائنہ آمین شامل نہیں ہو سکتا
 کہ اسکے نقض سے ہی، راکیت میں خدا کی عجیب حکمت و قدرت نظر آتی ہے اور ہر جگہ
 مواعظ موثرہ و تنبیہات حسنہ جلوہ گر ہیں جو کہ مدعا حقیقی علم تاریخ سے ہے
 کما قال جل ذکرہ و کلا نقص عندیک من ابنا الرسل ما نثبت بہ فوارک و جارک
 فی ہذا الحق و مواعظتہ و ذکر الیومنین و قال لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب
 ما کان حدیثا یفتتری و لکن تصدیق الہدیٰ میں یدیرہ و تفصیل کثرت و ہدیٰ و رحمتہ لغوی
 یومنون گو کہ یہاں کی بھی بعض حصوں میں انبیا کے قصے مندرج ہیں سو قطع نظر اس سے
 کہ اون میں بکثرت نہ ان خوش مختلط ہے اور سجا عبرت اسکے پڑھنے سے گناہ کی جانب الی
 رغبت اور قلوب ہمیں کو حرکت ہوتی ہے جیسا کہ بطور نمونہ اصل دوم سے یہ حال گونہ
 معلوم ہو چکا اسکے ابواب کے ابواب بلکہ بعض بعض تمام و کمال کتاب سے تیز خطا و صواب
 مطلق حاصل و متصور نہیں اور اسلام کے موافق فرضیت ازالہ نجاست طاہر و باطن
 اور تاکید تزکیہ قلب و تطہیر بدن اور حلت جملہ استیا طیبہ نفسیہ کہ مفید فطانت و جود

۹۱
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ہمیشہ مریم غیبی نے دف بجایا اور حضرت داؤدؑ کو بادشاہ کے دربار پر بلا کر لائے
 لڑتے اور خود بھی پیشہ عین عبادت کی قوت آلات معارف بانسری و درود و مرزنگی حاصل ہو کر
 رنگ بنگ گلے اور لوگوں کو سہی اکثر اوقات گیت گانے اور طبلہ بین بر لب بجا لگتی
 ہدایت فرماتے چنانچہ اسمی بنا پر ہر روز عبادت تمام عیسائی اب تک اپنے گرجا گھر وں سے
 نواسے زیر و بم اور صد اکمال اسم سناتے ہیں اور ساتویں برس چھوٹکار سے کی رسم
 ماننا اور پیر پچا سو ان برس ہر ایک سال سب سے بھی تمامی معاملہ اوسنانی حفظ مال ہے اور
 انجیل کی موافق اصول جنسہ سے کوئی بھی ملحوظ و مرعی نہیں اس واسطے کہ کسی صفت و خرقہ
 اور کتب پیشہ سے طلبہ اش درست نہیں اور زور و اتیندہ کے واسطے کہ ان کے پڑھے کا
 کر کہ لینا سلیح و جائز اور سفر کے وقت زاد و راحلہ کا بھی لینا ممنوع ہے نہ سارق و زانی
 اور قاتل و مجرم کو خوف عقوبت و تعزیر ہے اور نہ مقام و شرابی اور کار خرد دین کی
 تذلیل و تحقیر اور مستند تقریر و ادب کی اس باب میں یہ کہ حضرت مسیح نے ایک عورت
 فاحشہ سے جس کو فقیہ و فریسی نظر نہ لے سکتے تھے تیرے مزاحمت و دار و گیر نہ کی ہا و
 نہ اس پر اقامت حد و تعزیر کی چنانچہ باب ششم انجیل یوحنا میں یہ قصہ مذکور ہے اسی
 بنا پر فی الحال کل ممالک فرنگستان میں باوجود کامل اقتدار عیسائی بادشاہوں کے ہر جگہ
 فحش و زانی کی کثرت مشہور ہے اور بے تعداد اولد الزنا ہر شہر و قصبہ میں موجود ہیں
 چنانچہ باشندگان سلطنت پر و شیا میں فی ہزار ایک سو پچاس ہزار عیسائی کا شمار ہے
 اور فی ہزار دو سو چارمیں علاوہ جنوب جرمنی میں ہیں اور فرانس میں فی ہزار ستہ اور انگلند

میں فی ہزار نشاۃ حرامی ہیں (نصرت الاخبار دہلی مطبوعہ اشاعت بحوالہ مدراس میگزین)
 اور یہاں تک اس کی کثرت ہے کہ علاقہ ویلزمین جو شامل سلطنت انگلینڈ ہے اکیلا
 اولاد لکناچی کی تعداد کلہم ایک ربع بتی باقی لوگ تین حصہ کے قریب بل الحرام حساب
 آئے اور یہ تو ان کی شمار تھی جو ولد الزنا زندہ بچ رہے ہیں اور ان کی حرامی
 ہونا یقینی ہے اور جو ہر سال بنظر اخفہ عیب طعن مقتول و دفن ہو جاتا ہیں
 یا جنکا حال لوگوں سے مستور و پوشیدہ ہے اولیٰ کی بھی اب تعداد اس شمار کے
 علاوہ ہے چنانچہ بحیاب وسط فقط انگلینڈ میں سالانہ تین ہزار حرامی بچہ خاص
 اخفہ زنا کی وجہ سے قتل ہوتے ہیں کیونکہ عرصہ دس برس میں تیس ہزار بچے
 قتل ہوئے نشاۃ حرامی میں خاص پائخت انگلینڈ شہر لندن کے گلی کوچوں میں ہننے
 نہنے بچوں کے چار سو لاکھ لاشیں پڑی ہوئی ملین وہاں بہت سی عورتیں اور مر
 ایسے ہیں کہ حرام کار عورتوں سے ان کے بچوں کو کچھ اجرت شہر کے پالنے کے بہانے
 لے آتے ہیں اس شرط پر کہ ان کو اپنے بچوں سے ہر کیسی واسطہ نہ پڑے بعد تحصیل کار وہ
 وہ ظالم خدا نامتیں ان اطفال لکڑہ گناہ کو تکلیف ہو کہ پیاس یا زہر وغیرہ کے
 استعمال سے مار ڈالتے ہیں (ادوہ اخبار مطبوعہ ۷ - نومبر اشاعت) اور انگلستان
 و فرانس میں انہیں حرامی بچوں کی حفظ و پرورش کی واسطے حاجی ہسپتال شفا
 تیار ہیں جنہیں بکثرت پالنے رکھے رہتے ہیں وقت بیوقت تاریک و ظلمت میں جس فحشہ
 و زانیہ کا دل چاہے بہ تبدیل لباس وضع ایسے بچوں کو وہاں رکھ لے ان کے

ور پافت حال نقیشتن حقیقت سے ملازمین و اہلکاران متعینہ کو منجانب سے کار و خدمت
 ہے (پرچہ علی گڑھ گزٹ مطبوعہ ۱۸۷۷ء) اور یہ مکر وہ عیب فی زمانہ ایسے پہلے
 کہ فقط دارالسلطنت لندن میں کم سے کم پچاس ہزار کسی ہے اور اسی شمار سے میرٹھا
 میں (صفحہ ۹، کتابچہ اہل الصدق حکماء مصنف و مترجم دونوں عیسائی ہیں) اور
 دارالخلافہ کلکتہ میں کہ دس ہزار چھ سو ارستہ کرستین رہتے ہیں اور ان میں سے
 بہت سے آدمی نہایت مجہول ہیں اور ان کی عورتیں اس قسم کی ہیں کہ اگر ان کو
 بازاری کسی کہی کہا جائے تو بجا ہے چنانچہ ایک پادری نے صاحب اخبار پانچر کو لکھا
 کہ جو لوگ ان کرستینوں میں سے مفصلات کی عدالتوں میں نوکر ہیں اور ان کی ہوشیار
 علی الاعلان کسب کرتی ہیں اور ان کی اس بدافعالی پر ہندو مسلمان دونوں قوم
 کے آدمی نفرت کرتے ہیں (طلمس حیرت ہدرا س مطبوعہ پنجم و سیمبر ۱۸۷۷ء) چہ نبی کے
 قریب کا تذکرہ ہے کہ شہر اکبر آباد میں ایک شخص سچی مذہب کے بیٹے کا اپنی حقیقی بہن
 کے ساتھ متلوٹ و خراب ہونا پادریان مشن پر کب لگیا تو اوہوں نے براہ عاقبت
 اندیشی اور دونوں بہن بہا ملی کے مابین شادی کرادی سچی صاحب نے کہ دونوں کے
 وکیل و ولی تھے ہندوستانی ہونیکے باعث ہرچند اس باب میں اپنی مخالفت و
 ناراضی ظاہر کی الا وہ کچھ مفید و کارآمد نہ ہوئی یہاں سے معلوم ہوا کہ عیسائیوں میں
 کٹاح و شادی پر محرقات شرعی اخوات حقیقی اور اصل فرع سے ہی زہد و ورع
 نہیں ہے حالانکہ مضمون باب سیم اخباران کا ترکیب توجہ قتل و قابل وار ہے

اور علی بن ابی القیاس شراب خواری و سکرات فروشی بھی بدولت و عہد دولت ان لوگوں کے خوشایام و ذایع ہے عموماً بازاروں میں جیسے تجارت غلہ و ترکاری ہے ایسے ہی سکی بھی کمائی بھی گرم بازاری ہے اور جہاں ہزارہ کی دو چار دوکانیں لب شرک کشادہ ہیں وہیں چند شراب خوار و چند بازار بھی از خود زفتہ و بیخبر افتادہ ہیں فقط ۱۸۶۷ء میں ایک ملک انگلستان میں ایک ارب گیارہ کروڑ ایک لاکھ بارہ ہزار دو سو ساٹھ روپیہ شہر ایک کے اندر ہوئے اور ۱۸۷۳ء میں ایک ارب چالیس کروڑ ایک لاکھ بیستائیس ہزار ایک سو تیس روپیہ اسی خرچ میں آئے اور ممالک متحدہ امریکہ میں کہ علم و فضل کی بہت بڑی ترقی ہے جہاں ایک لاکھ اٹھائیس ہزار مدرسے اور چون ہزار گر جا گھر ہیں اور ایک لاکھ چالیس ہزار میخانے ہیں (انوار فشان اخبار پادریان مطبوعہ ۸ - فروری ۱۸۷۳ء) اور روس کی آمدنی کا بڑا حصہ یعنی تہائی سے زیادہ شراب کا محصول ہے جبکہ تعداد سالانہ پیمیں کروڑ ہے مصلیٰ ماضی و میکسہ کاری سے کلہم گیارہ کروڑ چھیاسی لاکھ اسی ہزار وصول ہوتے ہیں باقی آمدنی چنگی وغیرہ کی ملا کر کل یافت ستر کروڑ روپیہ کی ہے (۱) وودہ اخبار مطبوعہ ۱۹ نومبر ۱۸۷۳ء صفحہ ۲۷۸) کیونکہ انہوں نے جو باج و نم انجیل یوحنا کے موافق حضرت مسیح کا پہلا ہی معجزہ کہ ابتداء ترقی جاہ و جلال عیسوی اور از دیاد و میان و کمال ہر حواری کا سبب بننا ہوا یہ تھا کہ انہوں نے چہ مشکون کے آب صاف کو کہ قریب بیس ہجرتہ خالص شراب بنا دیا بنا دیا علی بن ابی اون کی نامی ابلع حقد بے انتہاست و سرشار میں اوسقدر بدرجہ غایت

ناصر دین و پرنیز گارمین + رع قیاس کن زنگستان من بہار اہر فضیلت
عاشقہ استیصال قطع منکرات و منای کے لئے و واعی حسنہ سوا مابقی حطرح کہ
شریعت محمدیہ میں بکثرت مقرر و معین ہیں اون کی نظیر سائر قوانین و مذاہب میں منفق
ہے خوف اظہار سے بغض و ایام لایدر کہ کلمہ لایتر کہ کلمہ چند امور مینا سبقت م تذکرہ
اسجگہ کرتا ہوں پہلا ذریعہ یہ ہے کہ بعد بیان شناعیت جمیع افعال قبیحہ و بدیہ اور
تنبیہ و تہدید مناسب حال ترک کیے کہ یہ تعلیم کی کہ آدمی کے اعمال صالحہ و ذنوب سابقہ و
معاصر گزشتہ کے واسطے کفارہ ہو جاتے ہیں رجوع الی اللہ و حسنات کے باعث خدا
پاک سیات ماضیہ پر قلم قدرت سے خط کینچ دیتا ہے اور عتاب تہدید کو ذمہ مرکب
سے ساقط و خط کر دیتا ہے چنانچہ پہلے مرقران کی آیات کثیرہ سے ثابت ہے
قال تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و قولوا قولا سدید ایلحکم اعمالکم و لغیر
ذوہکم و قال ان الحسنات یذہبن السیات ذلک ذکر الی اللہ کرین ہر گنہگار بد کردار کسی
ہی غفلت میں کیوں نہوا گر کچھ بھی صاحب عقل و شعور ہو گا جب اپنی اسخاف و
لغات کی مذمت و مناعیت کے ساتھ اس فرمان بشارت کو شنیکا خواہ ملاکت سے ملان
ہو کر مگر گزشتہ پر بدین وجہ کہ ایسے رحیم و کریم احکم الجامعین سے اوہیں برگشتہ رہا سخت
آساف کر لگا اور بے اختیار اعمال حسنہ کی جانب دائمی التفات و توجہ رکھیگا اور صلاحات
و معاملات سے کامل مہذب و صاحبین و تقویٰ ہو جائیگا یہ سکہ واسطے نشر برکات
کے عالم میں کیسا عمدہ ذریعہ ہے اور قصہ حسنات و صرف بہت بنی آدم کے لئے نہایت خوشنا

طریقہ ہے اور بعض صورتوں میں غلام کا آزاد کرنا فقرا و مساکین کو کھانا کھانا اور کپڑا پہنانا اور در صورت بحر بمقدار معین روزہ رکھنا کہ سبغہ حلالین و دہستی اخلاق ہے مجرم کی واسطے فدیہ و توبہ ہے از رو توریت ارتکاب گناہ کی صورت میں عدا ہو یا سہوا سوختہ قربانی کرنے سے معافی ملتی ہے اسکے سوا دفعیہ عذاب گناہ کسی تدبیر و چارہ سے نہیں ہوتا اسکے موافق اصلاح کامل کب ہو سکتی ہے اور ترک السد و سہوی کی واسطے یہ عمدہ سبب کا احرار اور بے باخیل حضرت کا بیجا قتل اور خون ناحق ہر نفسانی کے ذنوب معاصی کے واسطے فدیہ ہے نجات کے لئے کافی فقط اعتقاد ثلثت و کفارہ ہے حبشہ ہوات نفس شراب اور ایسے خواہ سور کھا وین یا رات دن ناچیں گانویں سودلین جو ری کرین مال مارین یا والدین کو ستائیں اور جب مرضی جس عورت سے چاہیں دل لگائیں اس سے کچھ خوف و خطر نہیں زبانی ایمان اور توبہ سے وقت نزع کے ہی نہیں معافی مل جاتی ہے چنانچہ ابواب متعددہ نامہ رویوں وغیرہ میں صراحت ہے میں کہتا ہوں کہ جب مغفرت کی واسطے کفایت اقرار ہے تو زکوٰۃ و صدقہ اور عبادت و سایر اعمال نہ کی سجاوڑی ناحق و عیب ہوگی اور اس سے قطع نظر کہ یہ مسئلہ محض خلاف عقل اور بالکل ہے بلکہ اس تعلیم سے خدا کے علم تقدس پر صریح اصرار ملتا ہے بجائے اصلاح و تہذیب آدمیوں کے کہ وضع مذہب غرض اصلی ہے اور سکی یقین سے تو ہر حال میں اصلاح اور عادات و معاملات میں بد نظمی و مفہد ہی مقصود و متوقع ہے اس واسطے کہ جب آدمی کو بموجب اس تعلیم کے کچھ خون یا زہر پس ہی غلام تو وہ نہ سومات عرفیہ کی پابندی اور نہ

کے ذنوب معاصی کے واسطے فدیہ ہے نجات کے لئے کافی فقط اعتقاد ثلثت و کفارہ ہے حبشہ ہوات نفس شراب اور ایسے خواہ سور کھا وین یا رات دن ناچیں گانویں سودلین جو ری کرین مال مارین یا والدین کو ستائیں اور جب مرضی جس عورت سے چاہیں دل لگائیں اس سے کچھ خوف و خطر نہیں زبانی ایمان اور توبہ سے وقت نزع کے ہی نہیں معافی مل جاتی ہے چنانچہ ابواب متعددہ نامہ رویوں وغیرہ میں صراحت ہے میں کہتا ہوں کہ جب مغفرت کی واسطے کفایت اقرار ہے تو زکوٰۃ و صدقہ اور عبادت و سایر اعمال نہ کی سجاوڑی ناحق و عیب ہوگی اور اس سے قطع نظر کہ یہ مسئلہ محض خلاف عقل اور بالکل ہے بلکہ اس تعلیم سے خدا کے علم تقدس پر صریح اصرار ملتا ہے بجائے اصلاح و تہذیب آدمیوں کے کہ وضع مذہب غرض اصلی ہے اور سکی یقین سے تو ہر حال میں اصلاح اور عادات و معاملات میں بد نظمی و مفہد ہی مقصود و متوقع ہے اس واسطے کہ جب آدمی کو بموجب اس تعلیم کے کچھ خون یا زہر پس ہی غلام تو وہ نہ سومات عرفیہ کی پابندی اور نہ

شبیہ کی مقدار بلکہ حسب ہول نفس خود مختار، کامل تر اور بہن کی کمی عزت و دولت خواہ باقی
 رہے یا برابر اور ان کی ہر پہنچ سے حاصل ہر آدمی جو چاہے گا ڈھری بگیٹیں بھی بابت بعد
 نقل یہ کریمہ انما التوبۃ علی اللہ الذین اعملون الصیات یبھالہ ثم یتولون عن قریب
 فاولیک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علما حکیمًا ولیست التوبۃ للذین اعملون الصیات
 حتی اذا حضروا الموت قال الی ثبت الان کہ لیکھتا ہے عرف اسی آیت سے ثابت
 ہے کہ اکثر اسلامی قوموں کا اخلاق عیالی قوموں کے اخلاق پر فوقیت رکھتا ہے جسکی
 صداقت ہر ایک غیر تعصبیل انگریزی کو تسلیم کی جا چکی ہے جو ہے انوس کی بات
 ہے جہاں کہیں ایمان زبانی کو اعمال پر ترجیح دیا جاتا ہے اور یہ سیکھ کا فرانہ جاتا
 ہے کہ وقت نزع کے تو بہتے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں تو وہاں بجز برائی اور
 گناہ کے کیا امید ہو سکتی ہے انتہی۔ دوسرا ذریعہ جمع عاقلین حسنات و صیات کا
 عذاب جزا اور اس کے مرجع و بانی کا ثواب ہے سزا میں برابر و مساوی رکھنا ہے
 جسکے سبب ہر آدمی بشرط عقل و شعور گناہ کے صلاح و مشورہ میں ہرگز شریک نہ ہوگا
 دوسرے دن کی ضلالت و گمراہی اور ضلوع و مغرور و ازان حق اپنے اوپر لگا بلکہ اس
 امید کہ محض اپنی کوشش و سعی کی وجہ سے مغت میں صاحب خیرات و زکوٰۃ یا متہد
 حج و صلوة کے مثل بلا تفاوت مسحق ثواب پڑتا ہے حتی المقدور امر بالمعروف و نہی
 عن المنکر اور دوسرے دن کی ہدایت و موغلت خیر و شر میں کسی وقت قاصر نہ رہے گا
 و ہذا امر واضح غنی عن مونتہ البیان فصلا عن تحبشم الاستدلال علیہ و اقامۃ البرہان

یہاں لکھا ہے کہ جو آدمی اللہ سے خوف رکھے اور اس کی راہ میں اپنی جان و مال قربان کرے اللہ اس کی تمام گناہوں کو معاف کرے اور اس کو جہنم سے محفوظ رکھے۔

دوسرا ذریعہ

فاما بتوۃ من القرآن فلما قال تعالیٰ من یشفع شفاعۃ حسنة یمکن ان ینصیب منها
 ومن یشفع شفاعۃ سیئۃ یمکن ان ینصیب منها وقال من قتل نفسا بغیر فضل او نساء
 فی الارض فکانما قتل للناس جمیعاً ومن احیاها فکانما احیا للناس جمیعاً ہذا وقد
 قال البنی صلعم من سن سنتہ حسنۃ عمل بہا بعدہ کان لہ مثل اجر من عمل بہا من
 غیر ان ینقص من اجرہ شئی ومن سن سنتہ سیئۃ کان علیہ مثل وزر من عمل بہا من
 غیر ان ینقص من اوزارہم شئی قدر علم نہر اور شر خیر قطع شکر کے باب میں
 کوئی قاعدہ موافق عقل و قیاس کے اس سے بہتر کسی کتاب میں نظر نہیں آیا از اول
 تا آخر عینہ پیل کو دیکھا پڑا مگر کوئی ضابطہ اسکے برابر ہی اوس میں پنا یا مان
 اوسوقت مجھ کو قول عیسوی مندرجہ بالا کتاب لوتولیا دیا حضرت شیخ اپنے
 مخاطبین سے فرماتے ہیں ہائیل کے خون سے ذکر کیا کے خون تک جو قربان گاہ
 او پیکل کے پیچ میں مارا گیا ہاں میں تم سے کہتا ہوں کہ اسی زمانہ کے لوگوں سے
 طلب کیا جائیگا اور ایسا ہی بالبال انجیل متی میں مرقوم ہے اگر اسکا عموم مسلم ہو
 اور جزئیات تمامی سیئات و معاصی میں ہی ضابطہ کلیہ ملحوظ ہو تو بڑے بڑے
 جبارہ اور فرارغنے متکبرہ کہ دعویٰ انارکیم الاعلیٰ اون کی زبان زد تھا اور
 حضرات انبیاء مقابلہ و مقاتلہ کے بعد تمام عمر شکر کربت پرستی پر عمل درآمد
 رہا مفت میں اپنے گناہ سے سبکدوش ہو جائیں گے اور بعض جرائم سابقہ
 اون کے اخلاف لاحقہ کو گناہ ناکردہ کا بوجھ لپنے سرون پر لینا ہوگا اور اگر

۱۔ من یشفع شفاعۃ حسنة یمکن ان ینصیب منها
 ۲۔ من یشفع شفاعۃ سیئۃ یمکن ان ینصیب منها
 ۳۔ من قتل نفسا بغیر فضل او نساء
 ۴۔ فی الارض فکانما قتل للناس جمیعاً
 ۵۔ ومن احیاها فکانما احیا للناس جمیعاً
 ۶۔ قال البنی صلعم من سن سنتہ حسنۃ عمل بہا بعدہ کان لہ مثل اجر من عمل بہا من
 ۷۔ غیر ان ینقص من اجرہ شئی
 ۸۔ ومن سن سنتہ سیئۃ کان علیہ مثل وزر من عمل بہا من
 ۹۔ غیر ان ینقص من اوزارہم شئی
 ۱۰۔ قدر علم نہر اور شر خیر قطع شکر کے باب میں
 ۱۱۔ کوئی قاعدہ موافق عقل و قیاس کے
 ۱۲۔ اس سے بہتر کسی کتاب میں نظر نہیں آیا
 ۱۳۔ از اول تا آخر عینہ پیل کو دیکھا پڑا
 ۱۴۔ مگر کوئی ضابطہ اسکے برابر ہی
 ۱۵۔ اوس میں پنا یا مان
 ۱۶۔ اوسوقت مجھ کو قول عیسوی مندرجہ بالا کتاب لوتولیا دیا
 ۱۷۔ حضرت شیخ اپنے
 ۱۸۔ مخاطبین سے فرماتے ہیں
 ۱۹۔ ہائیل کے خون سے ذکر کیا کے خون تک جو قربان گاہ
 ۲۰۔ او پیکل کے پیچ میں مارا گیا ہاں میں
 ۲۱۔ تم سے کہتا ہوں کہ اسی زمانہ کے لوگوں سے
 ۲۲۔ طلب کیا جائیگا اور ایسا ہی بالبال انجیل متی میں مرقوم ہے
 ۲۳۔ اگر اسکا عموم مسلم ہو
 ۲۴۔ اور جزئیات تمامی سیئات و معاصی میں ہی ضابطہ کلیہ ملحوظ ہو تو بڑے بڑے
 ۲۵۔ جبارہ اور فرارغنے متکبرہ کہ دعویٰ انارکیم الاعلیٰ اون کی زبان زد تھا اور
 ۲۶۔ حضرات انبیاء مقابلہ و مقاتلہ کے بعد تمام عمر شکر کربت پرستی پر عمل درآمد
 ۲۷۔ رہا مفت میں اپنے گناہ سے سبکدوش ہو جائیں گے اور بعض جرائم سابقہ
 ۲۸۔ اون کے اخلاف لاحقہ کو گناہ ناکردہ کا بوجھ لپنے سرون پر لینا ہوگا اور اگر

عقل کیواسطے مانع قوی ہے اور دل کی رقت و صلاحیت پر باعث اور رافع قساوت
و صلاحیت قلبی ہے بسبب کے جو تنزہ و تقدس روحانی حاصل ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ
کل تلبس حیوانیہ و شہوات نفسانیہ پر سیرت ملکی کو تسلط و غلبہ ہو جاتا ہے اور وقت
قلب ان مان میری یا خدا کے سوا کسی ارادہ گناہ بھی نہیں آتا چاہے وقوع پیدا ہو
یعنی اس مقام ہی کی خصائص سے یہ تفصیل مذکور کسی شریعت میں ذکر خدا مامور نہیں
اور نہ کسی ملت میں یا خدا نہایت اولیٰ رکمال خضوع و خشوع قلب در غایت طہارت
و صفائی کے ساتھ ہر روز بلکہ پنج وقتہ بلکہ آٹھ مرتبہ مفروض و مشروع ہے اور ذکر
خفی و جلی اور شغل سری و قلبی اور رعایت پاس انفاس و رفع خواطر و وسوساں مفصل
حیطہ کہ علم سلوک تصوف میں میں ہے کسی دین و مذہب میں مصرح ہے طریقہ اخلاص
قابل حضوری رب اس طرز و قطع اور روش و وضع کے فاضل نہ تو ریت میں درج سے اور
نہ انجیل میں مطور مذاہب سائرہ سے بعض میں تو عبادت خدا کی جگہ پرستش تعظیم صنم
و کواکب بلائیکہ دائر و سائر ہے جنکے بقلدین و اتباع میں ہر دم و لحظہ مشاہد فکر و رضا
و خوشنودی ارواح متوہمہ و مظاہر ہے اور اہل کتاب کہ مقابلہ اہل اسلام اکثر و عوام
حق شناسی و خدا پرستی زبان پر لاتے ہیں سو قطع اس سے کہ خود الحاد و شرک
اونکے اصول و مقومات میں داخل ہو گیا ہے اور اہیتا اون کے پہلو بہ پہلو سے
خرافات و نہریات مشرکین ہیں آٹھویں روز کے سوا دوسیاں میں عبادت خدا کی
مسبالات و پرواہیں رکھتے مغتہ میں چہ دنرات برابر جواز و محض خود مختار ہیں کہ نام

یہی نام خدا کا زبان پر لانا اس غرض سے کہ کسی وقت اول پر لازم و واجب نہیں فقط
 ایک دن کی عبادت و ذہبی بنا بریکہ و ساعت اور وہ ایسی جہین نہ خضوع و خشوع کی
 رعایت اور نہ آیات تقدیس و تہذیب کی قرائت واسطے عیش و آرام مہلت بہر کے کافی و
 کافی ہو جاتی ہے یہود کے نزدیک شہ تر اطرار الہ نجاست ظاہری اور تحصیل طہارت
 و صفائی کے بعد خاص بروز سبت خدا سے پاک کی پرستش و بندگی ہوتی تھی اور
 اس وقت مسکرات و منفترات سے یہی حکم جناب احتیاط از روئے توحید بخوبی
 موکد و محکم تھا تعالیم یونوسی و مذہب عیسوی میں یہ شہ تر اطرار احتیاط بھی بالکل معزوم
 و منقود ہو گئی ان فسطیہ یہ رہ گیا ہے کہ اتوار کے روز گھنٹہ بجنے کے بعد جوت جوت
 عورت و مرد بلا تفریق جماعت و صفا و بغیر تمیز نجاست و طہارت بعضی نشہ تر اطرار
 مست و سرشار اور بعضی عشق پرست بغیر نظارہ بازی و دیدار یا رکمان و احد میں
 کہ اگر جاگہ اس سے عبادت ہے بنا بریکہ و ساعت جمع ہو کر بلفظ اسے باپ کے باپ
 اس مالکے قابلم قدوس شہنشاہ اعظم سے یہ وہ عالم گنتے ہیں تیری بادشاہت
 آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر بھی آوے اسکے بموجب تو وہ اپنی زبان
 سے گویا ترقی دولت و اقبال خداوند لا یرال مناتے ہیں جیسا کہ پولوس بال قول
 نامہ اول متطاوس میں فرماتے ہیں ازل بادشاہ غیر فانی نا دیدنی واحد حکیم خدا کی
 عزت اور جلال بالآباد ہووے آمین اور ایسے ہی مضامین کو خوش الحان و خوش
 گلو عورت و مرد اپنی اپنی آواز پلا کر حاضرین جلسہ کو سناتے ہیں اور عمدہ عمدہ باجوئی

آواز پر بھی ہی دعا لگاتے تھیں جس سے کل ناظرین و سامعین کی خدمت و دلوان کو
 بابا محو تماشا و از خود رفتہ اور نفوس نگلیں شکستہ کو محفوظ و محفوظ بناتے تھے
 بقول شخصہ اصول شاہانِ قص پر داز چہ دو صد دل ہی رہا یہ دیکھنا
 باین رنگ طاعت ندیدت کس | بقیہ نماز اختراع است و بس
 اس عبادت سے حسین نہ خضوع سے نہ خشوع اور نہ سجدہ رہا نہ رکوع بجزائیں
 نصرت و تفریح طبع حسیل تقدس روحانی کے نام طمع ہے اور نہ اور اگر رضا
 قرب ربانی کی امید و توقع کس واسطے کہ اس میں نہ تو کچھ توبہ و استغفار ہے اور نہ
 اپنی عجز و بیچارگی کا اقرار نہ خیریت بخشی و حسن ذاتی کی خواہش و طلب ہے اور نہ
 جرات و معاصی کی التجا بجز تریب جس کے سبیل اپنی عبودیت و عکومی اور جس شان
 کی شان معبودی و رحیمی ظاہر ہو جیسا کہ غامد حیات قرآن حدیث کا مفہوم مقابلاً
 اور طرفہ ماجرا یہ ہے کہ اس کی ترمیم و تبذیل اور شیخ و تغیر حسب خواہش و
 رائے بادشاہان ذمی اختیار کی ہمیشہ وقتاً فوقتاً واقع ہوتی رہی جیسا کہ واقف
 تواریخ انگلستان کو معلوم ہے معنی از رو سے برس ۱۶۰۲ء میں شہزادہ جیمز
 کی عبادت کی وقت گہشتہ کا بجانا اور مجمع کا کرنا جو غیبا یون کا دستور ہے ارشاد
 عیسوی کہ یہی خلافت ہے نہیں معلوم کہ کل کلیساؤں میں یہ بدعت کیوں آج
 ہوئی اور اسکے ماورایہ طرز دعا کہ ہم اس ذات مقدس و منزہ کو مخلوقات کی
 باپ باپ کہہ کر دعا و خطاب کریں جادہ اخلاص و ادب سے ہی برا حل معید ہے

ہمارے واسطے اقرار عبودیت میں کیا کم واقعی اور زلت پہ جبکہ باعث سے غوا
منخواہ نسبت فرزند کی ثابت کریں اور بیوجہ اپنے اعزاز اور اظہار شان ناحق لیوا
اوس ذات بمثال ازیر و مثال کی نشان نقد سق منفرہ پر عیب و دہبہ لگا دین کا دہشت

تقطع ان منہ و منشق الارض و تخر الجبال ہذا ان دعوا الرحمن و لہما ان کل من فی السموات

والارض لا الا فی الرحمن عیبا القدا حصا ہم و عندہم عدا و کلہم آتیہ یوم النقیمہ فردا ۵

نماز چین کردن عین خطاست کہ طاعت بہ تنقیض شان خدمت

عقیدہ تثلیث و کفارہ سے قوت نظری کو پہلے ہی کمال آچکا اور اس عبادت و

نبردگی سے حکمت علی پر یوں زوال آیا اور چونکہ اہل کتاب کی رائے میں ہر

ریخ و خوشی اور تنزل و ترقی کا باعث اور بین کی تدبیر و سعی ہے لہذا کسی وقت

مبجلہ اوقات فرحت و انبساط یا عند زوال النعمۃ اون سے صدور صبر و شکر اور

شغل یا دو فکر کی بھی امید ساقط و منسفی ہے پس اصلاح عقل و نفس کی واسطے نذا

و نیات سے فقط ایک ہی ذہب یعنی طریق اسلام کافی ہے اسکے سوا ہر ایک طرز و طور بنظر

غوراً بین دانش و حکمت کے منافی ہے لطافت روحانی و قرب ربانی بھی اوسی میں

محصور ہے اور طہارت حجابی بھی اوسکی شہور اوسی سے مشتبہات نفس کی تجدید و

اسلاح ہے اور اوسی میں دینی و دنیوی نجات و فلاح مذہب سبیلی ادعوا الی اللہ

علی بصیرۃ اما و من ابغی و سبحان اللہ و اما اناس المشرکین انما امرت ان عبدوا

ولا اشترک بہ الیہ ادعوا الیہ اب ہذا بلع للناس ولینذروا بہ و لیعلموا انما ہولہ

واحد ولید کر اولوالالباب ربنا ولا تنزع قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لہذا
رحمۃ ایک عبدالوہاب سے دفتر تمام گشت و سپایان رسید عمر + ماہمچنان در اول
وصف تو مانده ایم + ولوان مافی الارض من شجرۃ الاقام والہجریدہ من بعدہ
سبعۃ الجبرما نضدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم +

خاتمہ واضح ہو کہ مجھ کو اس تصنیف سے خاص کر کسی مذہب فرقہ کی توہین و حقارت
نہ نظر نہیں ہے اور نہ بیوجہ کسی قوم و طائفہ کی رعایت و جانب داری مقصود و بعد
ترک تقلید و اتباع ہوا جو طریقہ مفید دنیا و آخرت دیکھا منظر رنہ عام نہ بقصد
شہرت و نام او کے ترویج و اشاعت کو اہم و اقدم سمجھا اور بیان حسن و ترہیح
عقائد و مسائل میں پنجدہ کتب سلسلہ ہر فرقہ کی اولاد بالذات اوہنین کتابوں سے
استنباد کیا جبکہ وہ منزل من اللہ والہامی اور قطعی الثبوت و کلام ربانی تصور
کرتے ہیں اس واسطے فضائل اسلامیہ کے ذکر میں راقم نے فقط اخبار و آثار کو نشانہ
و مدار وقت استناد نہ گردانا کہ مبادا کوئی مخالف عندالبحث او کے قبول و رد میں
شاک و متردد مہا در واسطے تقویت و تائید اپنے فہم و دعویٰ کے کلام معاندین اسلام
بھی جا بجا نقل کر دیا جسکی رو سے مخالفین پر بخوبی حجت تمام ہو سکتی ہے ارباب
انصاف و دیانت ہر کیش و ملت سے اگر ایک ہی فضیلت و خوبی پر پنجدہ فضائل مذکورہ
اسلام کامل لحاظ و غور تمام فرمائیں تو ان کو صاف منکشف و واضح ہو جائیگا
کہ بالیقین بنائے قصر اسلام جمیع ہدایت سے از روئے احکام مضبوط و قوی ہے

اور تباہی اوسکی تعلیم و تلقین بلا ریب شک موافق الہام و وحی ہے اسلئے کہ اکثر انبیا کے مقتدا و بانی سالانہ شہور حکیم و صحبت یافتہ اور نامی فاضل و سیاح و مجتہد بنجئے ہوئے ہیں اور ان کی اتباع و مریدین سے ہی عوام الناس کے علاوہ صدائے ہنر و اہل دانش و نبیش اور ارباب عقل و خرد بلکہ با نیان فنون حکمت و فلسفہ اور معنائ انمول اخلاق و ہندست گزر گئے اور موجودین اور ادونین سے اکثر و نئے بہت اوقات غریزہ و اعمار کثیرہ و مسلک مرضی و مختار کی ترمیم و اصلاح میں کوشش و سعی ہی کی اور بہت سے لوگوں نے اس باب میں وحی و محنت و ناتمام کلام پر دگر گام کی ہے اطاعت و پیروی کی مگر سجدہ اسوقت تک ایک ہی طریقہ اسلام کی مانند اصل و حق میں ہی صاف و سفیدہ نہیں جبکہ موجود ایک شخص ناخواندہ محض ای فداہ الی و اما لطف مزید یہ ہے کہ ادون کی بعثت ایسے زمانہ میں ہوئی کہ کل روئے زمین پر اسوقت ضلالت و گمراہی کی ظلمت و سیاہی چھا رہی تھی ہر قسم کے علم و فن کا وجود محض راہگان و بے سود ہی نہ تھا بلکہ صفحہ عالم سے کالعدم کیا نیت و نابود ہی ہو چکا تھا مصر و یونان میں ہی اوسکے آثار و مراسم برا دید و شنید نہ ملتی تھی اور روم و ایران سے بھی اوسکے نشان و علامات تک غرضہ دراز سے مفقود و ناپدید تھیں اور ہندوستان کی مکت و فلسفہ کا تو اس سے صد ہا سال پیشتر ہی چراغ گل تھا اور نہ ممالک چین و اقصائے فرنگستان میں اوسکا کچھ شور و غل تھا اطراف و اکناف عالم میں کل ہی آدم مشرک و مبت پرست اور ابل و شیطان و شہوت میں غرق و بدست تھے اہل ایران تقسیم

خداق و معبود بجانب یزدان و اہرمن کرتے اور چینی و ہندی ہر دم مشغول عبادت
بودہ و اہن رستہ مذہب عیسوی حالت موجودہ کے اعتبار سے یہی نہایت دلیل
و فرسودہ اور مختلط باعتماد و مزیدہ مجموعہ عقاید پیہودہ ہو رہا تھا جسے مسیح گارڈ
فری ہیگنس جان دیون پورٹ و گبن صاحب دیگر معتبر مورخین عیسائیوں کی اس وقت
جہنور مسیحی پرستش تبرکات و تقوا و یرمین سرگرم و مستغرق تھے اور بجا جنگہ جدل
اور مراسم ناظم و توہمات نفوس مبتلا و منہک بجز نام و طاہری اقرار مذہبی یا باہمی
نزاع و خود سری و عداوت قلبی کے وہ لوگ کچھ بناتے تھے۔ آجکل کی سی نشن کو
وسعت تھی اور نہ ہر گلی کوچہ میں یا درنوکی کثرت نہ تورت کا زبان عربی و فارسی میں
اوسوقت کوئی ترجمہ تھا اور نہ وجوہ مطایع سے ہر کس کی ناکس کو دستیاب و سکا
نسخہ ہوتا عام لوگوں کو گرانی قیمت سے اس کے خریدنے کی قدرت و استطاعت
نہ تھی اور نہ پوچھا جب سے ہر راہب و پادری کو کتب مقدسہ کے رکھنے کی اجازت
ملتی ہر حال خدا کی عرفان و طاعت سے اوسوقت خالی زمین تھی کواکب و منام
غظمت و بزرگی کلیسے کے ذہن نشین تھی ہر خاص عام پر اتباع او نام از بس
مستولی و غالب اور دنیوی لذت و شہوت کی جانب ہر شخص مائل و راغب تھا
خصوصاً مشرکین عرب کہ زمانہ سے زیادہ خراب و بد اطوار جیل مرکب میں گرفتار
اور جہالت و رعونت آبا و اجداد پر ناز و افتخار اون کا دستور و شعار تھا
وہ لوگ اس قدر پیہودہ کہ نعوذ باللہ حالت عریانی و پرہنگی میں خانہ کعبہ طواف

بہتر والی کہتے اور تالی ویشی بجانا اور لاف و گزاف کو عبادتِ عظمیٰ سمجھتے جاہل
 ایسے کہ رحمن و رحیم کو اللہ و اہنام ترشیدہ کا نام جانتے اور ارواحِ خبیثہ و نجس
 کو کو اکبہ اپنا معین و مددگار مانتے جنات و ملائکہ کو خداے پاک کا عزیز و شہ
 گرد مانتے اور اوہنین کے واسطے وسیعہ و قربانی بقصد نذر گزر مانتے ایسے بے شعور
 و بد سلیقہ کہ ٹھیکہ پیشاب کرنا مردوں کو اس خیال سے کہ وہ تو عورتوں کے حسب
 حال ہے محذور و مکروہ بتاتے۔ بیرحم و سنگدل ایسے کہ اپنی اولاد کو خود ہی زندہ
 درگور کر دیتے اور اسکی آہ و زاری اور مصیبت و سبقراری پر مطلق ترس و غم
 نکھاتے۔ ایسے نالایق و ناخلف کہ بعد وفات اپنے باپ کے اسکی ازواج و حرم و
 بنفہ دخل و تصرف سے باز نہ رہتے بلکہ شرم و بد لحاظ ایسے کہ بالاتفاق عورت
 واحدہ کے پاس شبہ احدین متعدد اشخاص جاتے اور حقیقی بیہون کے جمع
 کرنے سے زوجیت میں استرازا نہ کرتے۔ خود سر و جنگجو ایسے کہ قیصرہ ردم و سلاطین
 ایران سے کسی ہنگام مغلوب و زیر نہوئے اور دلیری و آزادی میں علی الدوام
 ضرب المثل مثل شیر رہے اور ایسے کینہ و رشتہ خو کہ صد سال تک اولاد میں ہونی
 جنگ و پرخاش قائم و بحال رہتی اور ہر دم و لحظہ بہہ و جود و عوض و انتقام تازہ کا
 خیال رکھتے۔ نژادوں میں کوئی صنعت و دستکاری اور نہ کچھ حرفہ و پیشہ تھا فقط
 بیجا قتل و غارت اور دست برد ناحق پر اوں کا عمل ہمیشہ رہا نہ کسی قانون و قاعدہ
 کے قید و معتاد اور نہ کسی ملت و مشرک کے مطیع و منقاد آئین تہذیب و اخلاق و تدبیر

منزل سے بہت قریبی اور نہ قوانین سیاست مدن و ادب معاظہ ادا میں جاری
 نہ ارشاد و مواظظہ انبیل سے کہ بہت تہ نشد و مستفید در علوم و فنون ممکن ہے ہی محض
 بے بہرہ و بعید بلکہ حضرات مرسلین کے اسما سے ہی ناواقف و سبب اور نہ دقت
 توجہ و اصول معارف سے آگاہ و بہرہ ور نہ کسی مہذب گورنٹ کی اور نہ حکومت
 و سیاست تھی اور نہ اقوام شائستہ کی اور نہ سکونت یا تجارت ایسے وقت میں
 کہ نہ کہیں سے تحصیل و استفادہ علم و فضل ممکن و میر تھا اور نہ کسی کی خدمت و صحبت
 مفید دانش و لیاقت ہو سکتی نہ سبب و سیاحت و بیوی واسطہ اصلاح خیالات کے
 سبب و درجہ تھا اور نہ مباحثہ و مناظرہ مذہبی تحقیق و ادراک ادیان مختلفہ کے لئے
 باعث و وسیلہ ایسے استحکم و متین مذہب و دین کی بنا و تلقین جبکی ہر ایک دفعہ منجملہ
 مسائل و دفعات بشمار ضوابط و قوانین مالی و ملکی اور این و قواعد دینی و دنیوی کے
 لایق از غان و تسلیم ارباب فکر و ہوش ہو اور تبدل اشخاص و متجدد زمان سے اسکی
 تعلیم و پیروی کسی کے نزدیک قابل ترمیم و فراموش نہ ہو یکم انصاف بہت بڑا معجزہ
 ہے کہ اسلئے کہ بلا اعانت وحی و الہام ایسے امور عظیمہ کا صدور و سرانجام نہیں ہو
 خصوصاً ویسے زمانہ سیاہ و تاریک میں مہمت و کوشش تن تنہا ہے باوجود کثرت عوائق
 و موانع ہر نوع و قسم کے ایسے مقاصد مہم کی طرح بحسب المرام انصرام نہیں پاسکتے
 لایسا ایسے شخص سے کہ اتنی خوض و ناخواندہ جہاں شرکین کا صحبت یافتہ اور اوپر
 بہرہ طرہ کہ بکس و غریب یتیم و یتیم نہ کہیں کا ممول و امیر کجا کوئی لائق مصاحبت ہو

کہ کونسل و پارلیمنٹ بناوے اور نہ آپ اس لائق کہ کسی پادشاہ کا وزیر بادشاہ ہو
جو احکام مفید خلایق جاری کر دے نہ بذریعہ سیاسی او سکودنیائی مذاہب و
کی تحقیق اور نہ حقائق و معارف میں صاحب غور و تدقیق باایہنہ وہی آدمی بلا صلاح
یاد و مشاوری اور بدون سمیت رفیق و نامر جمیع امور احوال و عقائد اور کل دقائق
مصلح و مفاسد مفصلاً ایک دم سے لوگوں کو سناوے اور تمام مفاسد و منافع
دنیوی و عبادات حسنہ و ارتقاقات مصلح کلی و جزوی ہر ایک کو بخوبی سمجھاوے
جبکی وجہ سے وہ وحشی قومین کہ مجسم ظلم و فساد اور سرپا جور و عناد تہمین فاف
عباد و تعمیر ملازمین کل سکنان زمین کے لئے سبیل ارشاد و عقل اور ہر علم و ہنر اور
سائر تہذیب و شائستگی کے واسطے بنیاد و اصل ہو گئیں ۵ فاصحہ و قد اعاد
اللہ دوتہم + اذہم قریش و اذما مثلہم بشیر + اور یکبارگی ایسے
حقائق اور وقایع علمی و علمی بیان کئے جنکی نور و روشنی سے تمامی سطح ارض کی
جہل و گمراہی زائل و دور ہو گئی اور سر زمین عرب تو خاص کر شیبہ مجمع النور و
ہم رہتہ کوہ طوح ہو گئی انبیائے سابقین کے فضائل و کمالات بہ ازالہ روایات ہتھام
و عیون فیانی بذکر مرغوب بیان کئے اور اہم گزشتہ کے قصص و حکایات متضمن ترغیب
و ترہیب بہ بسط تمام خوب ادا کی احوال جنہا و سزاے عالم قبرا و کیفیات حشر و نشر
کیے گوشہ زد نہ تھی چہی طرح ظاہر کئے اور تذکرہ بالاولیاء و تہذیر بایام الہی و غلط
و پسند سے ہزار ماستغیض ماہر کئے خدا کی ذات و صفات کی اوس عنوان کے ساتھ

تشریح کی جسکے سننے سے روح کو طراوت و تازگی اور قلب کو تقدس و پاکیزگی حاصل ہو یہ نہیں کہ اسکو جذبات نفسانی یا ہوسات انسانی کا مصدر و منبع بنایا جائے بلکہ باعث اسکی شان استغنا و عبودیت باطل و زائل ہو توحید خالص غیر مغشوش ہوگی پہلی ہی بسم اللہ ہے جس سے تمام دنیا واقف و جاہل ہتی اور رضا با لہذا و توکل علی اللہ و دیگر مراتب توحید اس لطف سے سمجھائے کہ دل بعد ترک فتنہ اپنے دامن اسکی جانب مائل و راغب ہو چکی بدولت اسکی اتباع باقرار محض بغیر دلائل و بزرگی اور عبادت و بندگی میں کل خلقت سے لائق زیادہ اور علم و نصیحت میں جملہ ارباب ملت و حکمت سے فائق و بالا اور انتظام خانہ داری و تہذیب نفسی میں طوائف انام سے سابق و اعلیٰ اور طرز سیاست و حکمرانی میں جمیع عالم سے اول و اولی ہو گئے ظاہری طہارت و صفائی ہی ادھنین سے مربوط و مخصوص ہے اور تعلیم و روحانی و تنویر قلب ہی ادھنین میں شہود و محسوس ہر فعل و عمل اور منفعت و ضرر پر صیر و شکر ادھنین سے مجموعہ و گوش زد ہوتا ہے اور نکرہ ذکر و شغل بجمیع حماس و عقل ادھنین میں موجود باوجود اسکے ایسے عظیم انسان کا رخا کہ جسکے مثل نہ صحف سابقہ انبیاء سے ہدایت و ارشاد ہوئے اور نہ تلوحیات و اشارات حکماء سے ویسی بنیاد پڑی محض مصنوعی و جعلی کہنا اور مذہب سائرہ کو جہنم ایسے فوائد مرتب نہ ہوئے اور نہ ان کے اصول سے وہ متوقع و مامول خدا کی قدرت و ارادہ کی موافق یعنی مطابق الہام و وحی سمجھنا از روئے فکر و غور بہت ہی سخت ظلم

و جو رہے ۵ و کفالت بالعلم فی الامی معجزة + فی الجاہیلۃ والتادیب فی لیتیم
 ۵ نگارین کہ بکتابت نرفت و خط نوشت + بہ کلمتہ ادب آموز صد مدرس شد +
 مخالفین جہنم بنیاد دل با عدل سے اسپر کبھی لحاظ و توجہ نہیں کرتے اور جہل و تعصب
 یا تقلید و طمع کو واسطے ایک دم کے اپنی ذات سے جدا نہیں رکھتے ورنہ بلاریب و
 شک و انحراف کی کل تعلیم و دعوت کو مہر نیم روز و ماہ نیم ماہ کی مانند سب مذاہب سے
 اول مرصع درست اور راہ حق و صواب سمجھتے - فلم یدبروا القول ام جاءہم
 ما لم یات آباءہم الاولین ام لم یعرفوا رسولہم فہم لہ منکرون ام یقولون
 بلہ جنتہ بل جاءہم بالحق و اکثرہم لہم الحق کا رہوں و لو اشیع الحق اھواءہم لعدوا
 السموات والارض ومن فیہن بل یتناہم بذکرہم فہم ذکرہم عن ذکرہم معروض

<p>جو خربا بجیل عیسے منحہ تو در بندانی کہ خسر پروری پس انگہ ملک خوی اندیشہ کن کہ اول سگ نفس خاموش کرد توان خویش تن را ملک خوے کرد نشاید پرید از ترے تا فلک کہ در شہر پیش بستہ سنگ آرد کہ اورا چوے پروری نہ کنی</p>	<p>ہین اے منہ و مایہ دنیا فخر ہے بیروت عیسی از لا غری سخت آدمی سیرتی پیش کن کسے سیرت آدمی گوش کرد بکم کردن از عادت خویش خورد کجا سیر و جشی رسد در ملک براوج فلک چون پردجرہ باز مہر و رتن را مردارے و ہشی</p>
---	---

سکونے بہت اور اے بے ثبات	کہ بر سنگ گردان نروید نبات
خدا را اندانست و طاعت نہ کرد	کہ بر سخت و روزی قناعت نہ کرد

بہارِ نبوت

قطعہ تاریخ طبع از دانش فقیہ المثل مولوی عبد المجید صاحب
سہوانی

وید الجہد کہ از فضل خداوند جہان	مصرع سال طبع گفت سروش ہم
طبع گردید چو دین نسخہ مطبوع انام	نام نسخہ کفر و زہے مامی دین اسلام
	۹۲ ہجری ۱۲

تاریخ و دیگر تصنیف و حیدر الاماثل و الاقران مولوی سید جلیل احمد صاحب
رئیس سہوانی

چون بہ تردد و نصاریٰ و ہندو و ہندو	طبع گردید این کتاب بتطابق فضل رب
مہم نہیں بگوئیں مصرع سالش گفت	رہائے مشرکان و کافران بے ادب
	۹۳ ہجری ۱۲

بر سالہ مختصرہ سہمی بہ دم الاخوان ملقب بہ فتح المسین علیہ اعدائہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

اللہم کتبت وسلمت ویک آمنیت وعلیک توکلت وایک انبت ویک خاصمت وایک
حاکمت فاغفر لی ما قدمت وما اخرت و ما سررت و اعلمت امنت الہی لا الہ الا انت
اما بعد وارضح ہو کہ سبب کہ مدرسہ اسلامیہ عربی سرکاری واقع اکبر آباد میں میرزا نعین
و تقریر تھا اس وقت میں بعض جناب ذوی الالباب نے واسطے تحقیق مذاہب مختلفہ
کے میرے مکان پر جیلہ اختیار کیا اور ہر باب میں مسائل بحث و مناظرہ سے
میں نے ہر وقت تفسار ہوا علیہ متفہم وقت جو خاطر خواہ اور ان کے سوالات کا حل
نشر و ضبط ہوا اور میری تقریر و گفتگو مباحثہ دقیقہ میں بزعم اور ان کے متین
و مدلل برہن و ضبط تھی اس وقت انہوں نے میا ختہ واسطے تحریر جواب کتاب
ہدایت المسلمین مصنفہ عماد الدین اپنے شوق کا اظہار کیا اور قبل اسکے کہ میرے
اشتغال و اوقات پر لحاظ کلی فرمایا اپنی تحریک و استدعار کو خود ہی مرضوری
و واجب القبول شمار کر لیا اور کتب مناظرہ و مباحثہ قیمہ و جدیدہ اور مسائل

مذاہب مختلف کو بھی منازل قریبہ و بعیدہ سے ہم پہنچا کر میرے مکان پر لا کر
 چنگہ اور دم میرے پاس بجز غزرت و قلت فرصت جسکو پہلے ہی وہ رد کر چکے تھے
 اور کوئی غرض معقول نہ رہا اور یہ راز فکر و تامل مجھکو بھی اون کی درخواست کا
 انجام کل ضروریات صبح و شام پر بدلائل و وجوہ فائق و راجح تمام وضوح
 ظاہر و لایح ہوا چار و ناچار بقدر وسع افکار مجتمعہ کا استیصال قمع اور اوقات
 متفرقہ کا جمع کرنا شروع کیا اسی اثناء میں میرے ذہن میں یہ بات سمائی کہ یوں
 تو کتب روداد طرغین سے بکثرت بہن چنگہ مطالعہ سے بجز دریافت استدلال
 و فکر صنف اور ضعف و قوت طبیعت مرلف کی اور کچھ حاصل نہیں ہوتا بطلان و
 عینت مذہب کا اور اک کہ غرض اصل از بحث و مناظرہ ہے ایسی کتابوں سے علما کو
 بھی تصور نہیں چاہیے عوام الناس لہذا اسکے اول میں ایک مقدمہ کا لکھنا چکے ہیں
 سے دنیا کے کل مذاہب پر سلام کی فضیلت ظاہر و ثابت ہو مناسب معلوم ہوا کہ مختصر
 کے واسطے سبب ہدایت اور موافقون کو موجب تقاضا ہو اور یہ بھی اور منسلحت
 سمجھی کہ اسکی وجہ سے شاید عباد الدین وغیرہ کو اگر ان کے دل پر ختم الحی نہ ہوئی ہو
 پھر راہ رہت نصیب ہو جائے و لا اقل اپنے تنفر و ارتداد سے ہر اعلیٰ و ادنیٰ
 کے نزدیک عداوت و دشمنی اوٹھائیں اور بلا شرک شرم و حیا پھر تاج طاقت کو
 و مقابلہ نہ لائیں اس انداز پر دو تین جزیو کے قریب جب کتاب تصنیف ہوئی اوسوقت
 سے لوگوں نے جو حق اس کے سننے کا شوق کیا اور اسکا ذکر و چرچا ہر شخص

زبان پر بھائی ذوق ہوا اظہار سے مدرسے اوسکی وجہ سے جا بجا پادریوں کو الزام
 دیا اور ہر گلی کوچہ مخالفین کو حیران و مبہوت بدرجہ تمام کیا حتی کہ وعظ نصاری
 اپنے اغوال سے کچھ دنوں باز رہے چند تواریخ و مواقع معینہ اولن کے
 خالی از غلط ہو گئے اسپر پادری وین صاحب بخوبی کلچر اگر ہ فیہ بخوش حیرت نہ
 ارشاد سے پادری عماد الدین کی درخواست و طلبی کی وجہ تک یہ خبریں ایک عیدائی
 کی معرفت کہ اوسکو ہبرے ساتھ قبل از متفر کچھ ربط رہا تھا بھوختی زمین شدہ شد
 آخر ماہ اپریل ششہ نفع میں پادری عماد الدین فائز کیا آباد ہوئے مینے اولن کے آنے
 سے چند روز بعد شفق مولوی حسام الدین صاحب مدرسہ گورنمنٹ کلچر کے ساتھ پادری
 وین صاحب کے بنگلہ پر جانے کی شہرالی جہ وقت کہین دمان پہونچا اپنے اخلاق عام
 سے پادری صاحب موصوفہ نے مجھکو باکرام و احترام تمام لیا تپس ذکر عمر و زید
 پادری عماد الدین کا تذکرہ در میان میں آیا اور سباحثہ و مناظرہ کے بابت بھی
 کچھ دیر تک کھلا رہا اوسپرا و ہون نے اپنے دلی مسرت و شادمانی کو ظاہر کر کے
 فرمایا کہ اولن کے یہاں بلول نے سہ تنہاے ولی و غرض اصلی میری بھی ہے مینے
 کہا بسم اللہ کچھ تاخیر و دیر کیون ہی بہین میدان ہین چوگان بہین گو پادری صاحب نے
 لکھا کہ ابھی تک اولن کو مکان وغیرہ کی جانب سے اطمینان نہیں کچھ عرصہ کے بعد جبہ
 از مہمات سے فارغ البال ہون اوسوقت بنظر تصفیہ سباحثہ کا انتظام کیا جائیگا
 شیعہ مسکے جواب میں یہ کہا کہ ۱۶ مئی سے حسب غلطہ ڈیرہ بنیہ کی تعطیل مبارک مدرسہ

ہوئیوالی ہے اگر اسی قبل کہ ہنوز بیس بائیس روز کا عرصہ ہے مناظرہ کا بندوبست
 ہو جائے تو بہتر و مناسب ہے باقی رہا چند امور جزیئہ کی نسبت پادری صاحب کا
 انتشار و تردد وہ کوئی بڑی بات نہیں اول سب کا انصرام شن کی وجہ سے
 ایک روز میں بحسن انجام ہو سکتا ہے معذرا ایسی ضروریات سے کسی وقت کوئی فرد بشر
 خالی نہیں رہ سکتا سپر پادری صاحب نے یہ فرمایا کہ میں جمعاً آئندہ تک اس کے کل مدرس
 و شراط لکھو کر بوساطت ولیم صاحب پرنسپل کو رنمنٹ کالج آپ کے پاس بھیج دوں گا
 اتنے دنوں میں کل کام سدا انجام ہو جائیگا گے مینے کہا بہت خوب اور جلسہ برسات
 ہوا خدا خدا کرتے گھڑی ساعت گنتے و جمعہ بھی آپہونچا مگر جواب کچھ نہ پہونچا بلکہ مفت
 اور روز نشینہ بھی اوسپر گزر گیا ورنہ اس عرصہ میں او دوسرے کوئی آیا نہ گیا
 تب پوری دو شنبہ کے روز پادری صاحب کا نام مینے یہ خط لکھا

خط بنام پادری وین صدا

عمرہ قسیم سان روزگار زبیدہ سپہان نامدار جناب پادری وین صاحب از دعناکم
 بعد سلام شوق استیام واضح راے سائی پاؤ کہینہ الی الا ان ایفکے وعدہ کا
 منتظر است بروز پار شنبہ کہ نسبت مباحثہ بالمشافہ و گفتگوے زبانی در باب دین
 از پادری غلام الدین جناب الا اظہار سرت و شادمانی فرمودہ ابلاغ جواب کے
 ولیم صاحب یوم جمعہ موعود و متعین نمودہ بودند ازان زمانہ کہ استلغ آن جمدن
 گوشن شد مگر تا ایندم صدا ازان بگو شتم نہ رسیدہ از اخلاق گرامی و شوق

کہ ذات سامی راست انجمنی اصلاً جنیالم نہیں کہ آن وعدہ و تقریر از ضمیر خبریہ ہو و
 فراموش نندہ باشد اغلبی باعث این تاخیر و تراخی است و دیگر بود کہ من پران آگهی ندارم
 لہذا مصدع خاصست عالی میثوم کہ براه عنایت و رافت ازان امر فقیر را ہم اطلالی بخشند
 چاہے تظاری انجمنی و فکر تہیہ باب سفر کہ از تعطیل مدرسہ بنقریش پیش نظرست از حد انتشار
 و پزیشانی دارم زیادہ سلام فقط التماس الیہ عبدالبارک غفرلہ عنہ مورخہ یکم می ۱۳۵۸
 مطابق ششم ربیع الثانی ۱۲۹۳ ہجری روز دوشنبہ ۴

جب یہ خط پادری صاحب کے ہاتھ میں پہونچا تو انہوں نے اس کو دیکھا پڑھا اور اس وقت
 پادری عماد الدین کے پاس کہ املاطین انہیں کے کوٹھی کے مسکن گزین تھے فوراً پہونچا
 اس کے جواب میں پادری عماد الدین نے منجھ کو یہ خط لکھا ۔

خط پادری عماد الدین

مکرم بندہ مولوی سید عبدالباری صاحب

جناب پادری وین صاحب کی زبانی اور آپ کے اس خط سے منجھ کی حال معلوم ہوا تھا
 سنا کہ میرے اور آپ کے ایک ملاقات ہو جائے خواہ آپ کے گھر یا بندہ کے مکان پر
 سو میں حاضر ہوں آج شام تک گھر پر ہوں آپ آویں یا سمجھ جو دین تو وقت بتا دیں
 کہ کہ آوں اور نماز الفانہ بحث ہمارے وقت، علی کے لئے شیطان کام ہے اس سے
 سمجھ نفرت ہے گرد و ستان بائیں کرنا اور محققانہ سنجیدگی سے کسی امر کی بات یوں
 نہایت مناسب ہے بہت سوسین حاضر ہوں بلکہ چاہتا تھا فقط سلام بندہ عماد الدین لاہور یکم می ۱۳۵۸

چونکہ میرے رقعہ کا جواب پادری عماد الدین نے بزبان اردو لکھا اور تحریر فارسی سے قاصر رہے لہذا مجھ کو بھی جواب لکھنا بزبان اردو مناسب معلوم ہوا اولاً لجنہ ملائقت اصل اور ثانیاً اس بنا پر کہ عوام الناس پادری پیر سے کہ فارسی کے محاورہ سے غیر واقف و نا آشنا ہیں مگر غرض مطلب کو بخوبی اور آراک کر سکیں وہو ہذا۔

جواب نخط پادری عماد الدین

شفیق عالم پادری عماد الدین صاحب۔

آپ کا محبت نامہ میرے پاس پہنچا تہذیب و سنجیدگی کا خیال اور آپ کے شوق تحقیق کا حال اس سے ترشح ہوا واللہ باللہ طبیعت کو اس امر سے بدرجہ غایت فخر حاصل ہوئی ایک غصہ سے مین بھی خواہان ہوں کہ ماہین میرے اور آپ کے مناظرہ و مناظرہ حق و باطل دلائل سے ہوا و رقعہ و جہالت سے خالی تو سبحان اللہ و سبحان اس سے بہتر اور کونسا امر ہے لیکن چونکہ مین بوجہ تعلق مدرسہ کے تعلیم فرصت ہوں اور دقت چھٹی کے تدریس و تعلیم طلبہ سے مجھ کو بہت کم مہلت ملتی ہے لہذا مناسب یہ کہ واسطے ملاقات کے ایک روز خاص مقرر کیا جاوے کہ مین اپنے سب کاموں کو اس روز بطرح ممکن ہو برطرف رکھوں اور تعین مکان و وقت ہو کہ مجھ کو اطلاع دیں حق و انصاف و قریب بہ ہر دو طرف سے جو خواہش کہی ہو

یا اور کوئی کو کھنی متصل کر جا گھر کے اس واسطے کہ خواص فی علم اور بصر و سہ
 بشعر بھی بنظر تحقیق حق اوس مجمع میں شامل ہونے کا شوق بہارادہ کہ کتب خانہ
 طرغیہ کے اہل علم و فضل کے سامنے گفتگو محبوب نے سے بیکمال دلالت و ودائی نظر
 تعصب جہالت سے احتراز ہوگا اور شمول روسا سے ظہور قبول حق و باطل کے رہے
 کہ اہم مطالب اور بہت بڑا دعایہ ہے ورنہ پیش قاضی روی راضی آئی کا مضہون
 صادق اولیگا مثلاً آپ اگر خلاف حق کوئی امر اختیار فرماویں گے اس کا رد کرنا
 بخیر میرے اور کوئی نہوگا اور میری تقریر کو گو کیسی ہی حق کیوں نہ ہو آپ مخالفت
 مذہب سے لغو و لا طائل کہیں گے اور علی ہذا القیاس کہے بالکس ممکن ہے اس صورت
 میں اسکا فیصلہ اور حکم کہہ کیونکر ہو سکیگا اور بغرض محال اگر کسی نے اپنی خطا و غلطی کا
 اقرار بھی کیا تو اس سے دوسروں کو کس طرح فائدہ ہوگا آپ اپنے اقرار سے
 مثلاً انکار کریں گے اور میں اوس پر اصرار رکھوں گا بدینوجہ ضرور ہوا کہ ذی علم و
 عقل ہر جانب کے وقت بحث موجود ہوں کہ جبروی اور تعصب و درشتی سے
 مطلب صلی کو کہ تحقیق حق ہے ضلیع نبجانے دین فقط مکرر یہ کہ تعطیل و در
 چونکہ عنقریب ہے اس واسطے اس امر میں جہالتک بلدی ممکن تو بہتر ہے فقط
 المراقم الید عبدالباری عفی عنہ مورخہ یکم شوال ۱۲۹۳ یوم ووشنبہ مظاہر
 ششم ربیع الثانی ۱۲۹۳ ہجری
 تہ ترین خط ایک ہی روز میں آئے گئے اسراخیر خط کا جواب تیسرے روز پادری صاحب

جھکویہ لکھا۔

خط پادری عماد الدین

جناب مولوی سید عبدالہاری صاحب

نوازش نامہ ملا جس سے معلوم ہوا کہ آپ کو مباحثہ کا بہت اشتیاق ہے بلکہ نہایت
جوش میں آپ معلوم ہوتے ہیں یہاں تک کہ بعض ہندوئی امور کے طے کئے بغیر
ہی مکان مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ صاحب ہماری تو نہایت خوشی ہے کہ ایسے جرحہ
کے لوگ ہمیں ملین تو بھی ہم ہر کسی سے ایسے مباحثہ کے فنگل باندھتے ہیں
پہرتے اگرچہ باتیں سب کرتے ہیں پر فنگل خاص ہی لوگوں کے ساتھ باندھ
جاتے ہیں صاحب میں ونا پتی پادری نہیں ہوں اگر وہی کی گلیوں میں کہلا
ہوں یہ واللہ باللہ فقرہ میں سمجھتا ہوں آپ کے جواب میں چند باتیں عرض کرتا
ہوں پہلے اول پر غور کر لیجئے (۱) میں واقف نہیں ہوں کہ آپ کون کونسا
ہیں اب اگر وہ میں آئے دو چار بار آپ کا نام سننا ہے نہیں جانتا کہ آپ عوام میں
ہیں یا کوئی خاص بزرگ اہل اسلام کے ہیں پس بدو ن واقفیت آپ کے درجہ کے
ایسے معرکہ کا میدان کیونکر آپ کے ساتھ قائم ہو سکتا ہے کیونکہ معرکہ خاص لوگوں
سے بوقت مناسب ہوا کرتا ہے پر اظہار حق کے لئے ہے جبکہ لئے عینے عرض ہی
کیا تھا کہ خاص ملاقات کیجئے (۲) آپ فرماتے ہیں کہ روسا دشمن بھی ایسے
مجموع میں شامل ہونے کا شوق رکھتے ہیں یہ خوشی کی بات ہے مگر یہ بات جب

قبول ہو سکتی ہے کہ پہلے روسا، شہر ایک تحریر میرے پاس پہنچیں کہ میان
 سید عبد الباری صاحب ہمارے منتخب عالم ہیں ہم عیسائیوں کے مقابلہ میں
 انہیں پہنچتے ہیں ان کی شکست ہماری شکست ان کی فتح ہماری فتح ہے
 ان کے اقوال محمدی دین کے بارہ میں مستند اقوال ہیں تب میں دیکھوں گا کہ
 کس کس نے رئیس صاحب کے دستخط اس تحریر پر ہیں تب مجبجب تب جو نیر آپ کے ہو سکتا
 ہے اور ہم لوگ آپ کو علمائے اگرہ کا وکیل خیال کر کے غزت سے قبول کریں
 (۳) میں بڑا تعجب کرتا ہوں کہ آپ کو مباحثہ کے مکان کے تقرر کا فکر تو ایسا
 جلدی پیدا ہو گیا مگر ابھی نہ مباحثہ نے نہ مباحثہ کے امور نہ نظام نے قرار
 پایا کہ کون کون شرائط وہاں مرعی ہوں گے کس کس مسئلہ میں بحث ہوگی یہ
 تو بڑی بہاری بحث ہے جو پہلے خطوط میں طے ہوئی چاہیے انتظام تحقیق
 حق چھوڑ کر آپ کس طرح تحقیق حق کو نیکی اسلئے میں کہتا ہوں کہ خواص کا یہ
 کام ہے۔ (۴) آپ جو ایسی تیزی کے ساتھ ایسا مجمع چاہتے ہیں قرآن کا
 کلام ہونا یا نبوت محمدی کا ثبوت کریں گے یا نہیں اگر کر سکتے ہیں تو آئے
 ہم سنیں گے کہ کیا کیا دلائل آپ کے پاس ہیں پس بدو نہ طے ان امور کے
 مباحثہ نہیں ہو سکتا اور دوستانہ ملاقات کے لئے ہر وقت حاضر ہوں فقط
 سلام۔ عماد الدین لاہر۔

اس خط کے پہنچتے ہی میں نے جیسی تمام یہ جواب لکھ کر فوراً اٹھان لکھی دیکھے ہیں

پادری دین صاحب کے روئے کیا۔

جواب خط عماد الدین

یاد فرمائے دوستان پادری عماد الدین صاحب

عنایت نامہ آپ کا عین نظارین کہ بندہ چشم بہار و گوش بر آواز تھا آیا
اوسکے معائنہ سے واضح ہوا کہ آپ کو مباحثہ سے گریز ہے اور مجمع میں
گفتگو کرنے سے عار و حیا مانع ہے مینے اوس سے ملاقات کو جبکی درخواست
آپ نے اپنے رقیۃ الوداد پریشین میں کی تھی اور آپ کے خط ثانی سے بھی
مستنبط ہے بحکم ضرورت و لحاظ مصلحت اور عاقبت اندیشی کی راہ سے
جبکی تفصیل خط سابق میں کر چکا ہوں انعقاد مجمع پر منوط و مربوط کیا تھا
آپ نے قبل اسکے کہ میرے بیان پر کچھ التفات و توجہ کی ہو یا اہل و وجہ کا
رہ و قدح سے قلع و قمع کر کے اوسکی عدم ضرورت ثابت کی ہو وہی مضمون
سابق غیر مفید پہر اعادہ کیا آپ کی شان سے یہ امر نہایت بعید سبحان اللہ
آپ تو بڑے سخن سنج و خوش فہم تھے اب تک تو ہم آپ کو پادری صاحبان
ولایتی کی مانند تصور کرتے تھے لیکن اس سے یقین واثق ہو گیا کہ آپ اوس
بر خلاف ہندی نژاد ہیں اردو فہمی و محاورہ دانی میں بھی مہارت تامہ رکھتے
کمال ہندو اور کہتے ہیں اسی واسطے وقت سوال از آسان جواب از رسیان دیتے
ہیں۔ بس تو صاحب بہادر اگر مباحثہ سے مجمع میں آپ کو ذلت و بدنامی کا خیال

محفوظ مانع ہے تو صاف صاف اوسکو آپ نے کیون نہ قلم بند کر دیا لیت و لعل
 اور تراخی و تمہل اور ارتکاب تطویل و اطناب کو نائق اختیار کیا اب بین اتمانہ
 کجیہ آپ کے مقدمات مومومہ کے کشف حقیقت کہ تیاہون اوسپر کان دہرے
 جواب امر اول یہ ہے کہ میں کچھ تیلی تنبولی نہیں ہوں جو میرا حال اکیو
 تحقیق سے بھی معلوم نہو کے علمائے لکھنؤ و دہلی اور فضلائے رامپور
 و بریلی اور عمائد و صنادید مراد آباد و بدایون اور اعیان و اراکین جونپور
 و مہر شہ و غیرہ اسے کچھ میرا حال ظاہر ہو سکتا ہے اور اگر آپ کو اون کی تحریر
 مہری پر اعتماد ہو تو اوسکو فی الحال ہی میں آپ کے پاس بھیج سکتا ہوں
 اور اگر اوس میں کس طرح سے کچھ تامل ہو تو آپ اپنے آشنائیاں بے ریا اور آج
 با صدق و صفا سکان اکبر آباد سے بشرطیکہ وہ صحبت یافتہ اور متصف بشعور
 و سلیقہ ہوں میری کیفیت دریافت کر لیں اسواسطیکہ آپ نے ہر کوچہ و برزن
 اکبر آباد کی خوب خاک اوڑائی ہے اور لڑکچہ ہی یہاں کے لوگوں سے
 آپ کی محبت و یاری رہی ہے اور اگر آپر بھی اطمینان نہو تو پال صاحب اور
 ماسٹر رام چندر صاحب اور پادری ماسکن صاحب سے کہ ضلع بدایون میں
 متعلق ہیں اور اوسطرح میرا مکان ہے اور مجھے عربی میں نسبت تلمذ کہتے
 ہیں دریافت کیجئے پادری وین صاحب نے اون کی جیٹی حسین اونہوں نے
 میرے علم و استعداد کی کیفیت لکھی ہے حرفاً حرفاً ملاحظہ کی ہے آپ اول سے

استفسار کر لین اور اگر آپ کے زعم میں وہ بھی زیادہ گوا اور لغو نویس ہیں تو
آپ کے اطمینان کی یہ سبیل ہے کہ میرے تلامذہ کو آپ سبق دین اور ان کے
اعتراضات و شکوک کو رفع کریں اور اپنی تعلیم و تدریس سے قرار واقعی ادا
تسلی و تشفی فرما دیں اور میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آپ اون کے اعتراضات
رفع کر دیں گے اور مطلب کتاب صحیح طور سے تلقین کریں گے ہر آئندہ آپ کو
آپ سے زیادہ سمجھوں گا اور لفظ مباحثہ کا زبان پر لانا فی الواقع غیر مناسب
و بجائے تصور کروں گا اور قطع نظر اسکے جب آپ کو خود اس امر کا اقرار ہے کہ اگر
میں انکار چند بار بتکرار میرا نام آپ نے سنا ہے باوجود اسکے بھی عوام و خواص
میں تفریق نہ کرنا آپ کی کمال قوت ممیزہ پر دال ہے فرمائیے تو اگر وہ میں آتے
ہی عوام الناس سے کہ ہزار ماہین کس کس شخص کا ذکر بتکرار آپ کے گوش زد
ہو چکا ہے پس معلوم ہوا کہ آپ دیدہ و دانستہ متجاہل و تغافل نہ تیار کر سکتے
ہیں اور یہ کہ میں نے علم آپ کے عوام الناس سے ہی ہوں نہ مجھ خواص سے اچھا
الطیح میرے مکان پر آنا اور محققانہ کلام گفتگو مجھے کرنا جبکہ اظہار خط سابق میں کر چکے ہو گئے
و ہل و لغو اور لاطعلی امر ہے اگر آپ ایسا التزام کر لیتے کہ ہر عامی و بزاز سے انکار
الطیح تکلیف فرما میں اور ہر ایک سے تحقیق نہ سنجی گئی کہ ساتھ گفتگو کریں کہ خارج ارادت نہ ہو تو
میرے نزدیک آپ آدمی نہیں شاید جسم روح القدس ہو جواب امر ثانی جب آپ کے جہاد اگر میں
میری شہرت ثابت ہوئی اور کیفیت لیاقت معلوم میں و سکا کو اس سال تحریر ناحق تکلیف معذرا

وقت مباحثہ بذات خود اداون لوگوں کا میرے ساتھ موجود ہونا اور کئے اعتقاد پر شہاد کا کافی ہے میری پہنچ
 اور کلمہ ہوگی اور ایسے ہی آپ کے اعوان و انصار کا حال ہوگا تمہاری شکست بعینہ ان کی شکست ہوگی
 ہرگز ہر دستخطی اون کی ذات کے برابر با اداون سے زیادہ ترقی و تہہ ہرگز
 نہیں رکھتے ہیں باوجود تحقیق راجح اختیار اداون و مرجوح یعنی چہ اور
 اگر آپ نے اپنی ذات سے یہی شرط مباحثہ کر لی ہے تو دہلی و امرتسر
 وغیرہ میں جو اپنے معارضین و خصمون سے آپ بحث کی اور وقت بھی مہری
 و تفریحی محضر حاضرین حلبہ سے طلب کئے تھے یا نہیں در صورت اوّل اور کو
 آپ میرے پاس پیچیدین تاکہ میں ہی اوسی وضع کا محضر نوادون دالا اوّل
 طلب مجتہد بالتحقیص دلیل کچی و بے انصافی ہے۔ چہ جواب امر ثالث
 انتظام امور مباحثہ ہم نے اس واسطے نہیں کیا کہ آپ کی تصانیف مشہورہ و
 کتب مطبوعہ کی بابت عند المباحثہ استفسار ہوگا جو آپ کو بخوبی معلوم و متیقن
 باقی رہے مسائل متنازع فیہا مثل اعتقاد تثلیث و کفارہ وغیرہ ناجنکی حقیقت
 پر آپ ایمان لائے ہیں وہ بنفسہا متعین ہیں اور معلوم طرفین اور اسکے تعین
 کی بابت بحث کرنا غیر مفید ہے بعد مذکورہ کتاب ہدایت المسلمین و تحقیق الایمان
 اور اسکے تعین پر اتفاق طرفین و متوالر نہیں بشرطیکہ احتیاق حق مقصود ہو
 آپ ہی کے رائے کے مطابق مسائل مذکورہ میں بحث اور انتظام امور اگر
 آپ کو منظور ہوگا ہم قبول کر لیں گے اور کسی تعزیم و تاخیر میں گنجیم

مطالب حکمیہ اثبات ہوئے و صورت جسمیہ اور مباحث جوہر و عرض و غیرہ
میں آپ سے بحث نہ ہوئی نظر نہیں ہے جو اسکی یقین واجب ہوا کے واسطے

انتشار و حیرانی اور اعلان و اظہار حق سے خفا و کتمان محض بمعنی ہے

جواب امر رابع اثبات نبوت محمدی کے وقت ہم آپ سے ایک ہفت

صائف مقدسہ اور اہلبیائے مسلمہ کی لکھوائیں گے اس وقت صحائف مندرجہ

مبیل کا الہامی ہونا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خرقیل و یثیہا وغیرہم کی نبوت کا

اثبات اس بنا پر کہ نبوت آنحضرت صلعم سے چھ سو برس پیشتر سے مقبول

و مسلم ہے آپ کریں گے من بعد باطوار شائستہ و پسندیدہ اور بدلائل حسنہ

و سنجیدہ قرآن کا کلام الہی ہونا کہ عقیدہ اسلامیہ ہے آپ کے روبرو ہم بھی

بیان کریں گے کہ مخالف و موافق اوسپر داد و دین اور صورت انصاف

امید قوی ہے کہ آپ بھی اسکو پہر قبول کر لیں تنہائی میں اسکا بیان فضول

ہے در حالت عزلت اوسپر کچھ مفرت و منفعت مرتب نہیں ہوگی فقط -

الراثم السید عبدالیاری عفی عنہ ۳۰ جمادی الثانی ۱۲۸۷ مطابق ۸ ربیع الثانی

۱۲۹۳ ہجری روز چار شنبہ -

اس خط کو یہ یکبارہ روز تک میں منتظر جواب رہا اور پادری عماد الدین

کی جانب سے اس عرصہ میں کچھ بھی پیام نہ آیا تب بجزوری پادری دین

کے نام میں یہ خط تاکید لکھا۔

خط بنام پادری وین حساب

نرا دین

مقدرا فراموشی ارباب تحقیق رتبہ شناس صاحب قیاس جناب پادری وین صاحب
 صاحب عبد الباری بعد تقدیم تسلیم مع التوقیر ذوالتکریم مدعا طراز ہے کہ عرصہ
 چار روز کا گزرا کہ میں نے ایک تحریر بجا جواب رقبہ دوم پادری عماد الدین کے آپ کی
 خدمت میں ارسال کی تھی اوسکے پہونچنے کے وقت آپ نے فرمایا تھا کہ جواب
 اس کا کل شام تک ہم بجا دین کے حسب ارشاد والا اس وقت تک بندہ منتظر ہوا
 رہا اور کوئی تحریر آپ کی جانب سے میرے پاس نہ پہونچی اس واسطے نایاب بہنو
 تعاضدا آئی اور مثل سابق مجھ کو ہی حتمیٰ علیج عرض مکر پڑی کہ آپ میری تحریر کا
 جواب پادری عماد الدین سے لکھوا کر ارسال فرمائیں تاکہ معلوم ہو کہ اب پادری
 صاحب کو مباحثہ سے پہلو تھی کر کیا کیا سبب ہے اور زبانی تقریر سے صحیح میں
 کون امر مانع ہے اونیہوں نے جو چند وجوہ رکیکہ سے مباحثہ بالمشافہہ کاٹنا
 پایا اول میں سے ہر ایک کا اپنے جواب شافی دیا ہے آپ بھی براہ عنایت
 اوسکا ملاحظہ بحیثیم انصاف فرمائیے در صورت نہ آنے جواب کے ناظرین و
 سامعین کو یقین کا ہو جائیگا کہ پادری لوگ اپنے عقائد کے اظہار و اثبات سے
 قاصر و عاجز ہیں اس واسطے میدان مناظرہ سے فرار اختیار کرتے ہیں یا منشا
 اسکا قلت بضاعت و کم ہمتی خاص پادری صاحب کی ہے ورنہ جو عذر
 معقول رکھتے ہیں تو اوسکو کیوں نہیں پیش کرتے کہ اوس پر نظر کیا و موقوف

الراثم السید عبدالباری عفی عنہ مورخہ ۴ محرمی ۱۳۵۸ ع مطابق یازدھم
ربیع الثانی ۱۲۹۳ ہجری روز شنبہ -

اسکا جواب دوسرے روز پادری وین صاحب اور پادری عماد الدین دونوں
کی جانب سے میرے پاس آیا -

جواب از پادری وین صاحب و عماد الدین

مولوی عبدالباری صاحب - آپ کو معلوم ہو چکا کہ مباحثہ کرنے کی بہین فر
نہ ہمارا ارادہ ہے اور ہم اس سے کچھ فائدہ نہیں دیکھتے دوسرے کام میں
مصرف و فیما بین سابق میں اکثر مباحثہ ہوئے پر اب یہ طور ترک کیا گیا ہے بہتر
کہ جانبین اپنے اپنے خیالات اپنی تصانیف میں ظاہر کریں اور دنیا دیکھ لگی
باقی رہی دوستانہ ملاقات تو ہم کر نیکو طیار میں اگر آپ چاہیں تو یہی کر رہے
چار بجے یا پانچ بجے آپ تشریف لاوین اور ملاقات کر جائیں ہم حاضر ہیں یا
مباحثہ زبانی بلکہ تحریری کی بھی توقع ہم سے جوڑ دیکے کیونکہ جانبین کے اکثر خیالات
کتب میں ظاہر ہو چکے ہیں اسلئے ہم اور باتوں میں اور اور قسم کے خیالات میں
مصرف ہیں فقط زیادہ سلام از طرف پادری وین صاحب و عماد الدین -

چونکہ اس مرتبہ پادری وین صاحب اور پادری عماد الدین دونوں کی جانب
سے بالاشتراك ہر قسم کے مباحثہ تحریری و تقریری سے انکار صاف ہو گیا
ہم نے بھی من بعد قطعا ترک خطاب و التفات کر دیا - فہم سخن گز نمند مستمع -

قوت طبع از سنگم مجوس + لیکن ارباب دین و دیانت اور اصحاب اخبار و خبرت پر
 بہت سے امور مفصل ذیل ہویدام ظاہرین آؤل مشن والوں نے جو امرت سر سے
 بری عماد الدین کو اپنی گرم بازری کیواسطے بلایا تھا اور اون کی ذات سے
 تالین پرا تمام حجت کرنا چاہا جسکا پاوری دین صاحب نے اقرار کیا اور مدت تک
 تیرین ہی شہرہ و جرجار پادوری عماد الدین کی سہ دھری سے اوسکی کچھ
 اصلاح نہوئی بلکہ اون کے آنے سے اور بھی زیادہ دولت و بدنامی اور خرابی و
 رسوائی عائد حال ہوئی دوم پاوری عماد الدین نے اپنے آؤل خط میں لکھا تھا
 بحث اطہار طاقت علمی کے لئے شیطانی کام ہے اور خود ہی اپنے دوسرے
 خط میں بنا بر مباحثہ مستند و آمادہ ہو گئے حتی کہ اوسکے واسطے چند شرائط بھی
 لکھ بیجے اور یہ بھی لکھا کہ ادھنوں نے مباحثہ کے دلچلی خاص لوگوں سے باندھے
 ہیں اگر تعجب میں بحث کرنا پاوری صاحب کے نزدیک شیطانی کام تھا تو آخر الامر
 ادھنوں نے اوسپر کیوں اپنی رضامندی ظاہر کی اور علی ہذا القیاس کوساٹے شیطانی
 کام پر خواص سے راضی ہو گئے والا میں نے بعض اطہار طاقت علمی کے لئے ممانعہ
 بحث پر اون کی طلب و دعوت کی تھی پاوری دین صاحب سے یہی تو کہا تھا کہ بغرض
 احقاق حق و ابطال باطل سچا نامہ ناچا ہے ورنہ وہ کیوں شیطانی کام پر راضی و خوش
 ہوتے ستوم جب کہ پاوری صاحب دوسرے خط میں مباحثہ پر آمادہ ہوئے اور اوسکے
 چند مقدمات و شرائط بھی لکھے اور ہماری طرف سے بھی اون کا جواب مبسوط

میرٹ

میرٹ

و شامی پہونچا اوسوقت بلا وجہ اور بدون جرح و قدح کے مباحثہ کا ترک کرنا
 بلکہ خط کا جواب تک نہ لکھنا عندا عقلاً صراحتاً و لیل و نعلی پادری صاحب سے
 اثبات مدعا سے کیونکہ کسی امر کا خود ہی پیش کرنا اور اوس پر جو واقعی اعتراض
 و ایراد ہوا اوس سے خاموش درو کش رہنا یا وجود قوت و قدرت رد جواب
 خلاف داب و بعید از صواب ہے۔ چہاں ہم پادری صاحب نے اپنی تحریر اخیر میں
 یہ لکھا مباحثہ کرنے کی ہمیں نہ فرصت ہے نہ ہمارا ارادہ اگر یہ بات صحیح و درست
 ہتی تو پادری صاحب نے ناحق میرا حرج اوقات کیا دوسرے خط میں شرایط بحث
 لکھ کر بھیجے اور دوسرے لوگوں کو کیوں امیدوار و منتظر بنایا اور یہ کہ واسطے تحریر فرما
 صاحب ہماری تو نہایت خوشی ہے کہ ایسے چرچہ کے لوگ ہمیں ملین کیا قریب و دغا
 اور کمزور سے دوسروں کا نقصان و زیان از روئے انجیل و توریت
 داخل دین و ایمان ہے بیجم احقاق حق کے واسطے دوستانہ ملاقات کرنا چکا
 اظہار و اقرار پادری صاحب نے باقتضائے تالیث اپنے تینوں خطوں میں کیا ہے
 اوسکی کیفیت یہ ہے کہ گفتگو سے مباحثہ کے وقت بنظر مصلحت و البقائے وقعت
 پادری صاحب نے اوسکو اپنا مدار و محیط اس طرح گردانا مناسب ہے کہ میرے اور آپ کے
 ایک ملاقات ہو جاوے خواہ آپ کے گھر پر یا بندہ کے مکان پر سو میں حاضر ہوں
 آج شام تک گھر پر ہوں آپ آویں یا مجھے بلاویں تو وقت بتلاویں کہ کب آؤں چنانچہ
 یہی خط سابق اون کی بعینہ عبارت ہے اور آخر خط میں جب مباحثہ کی بلا اون کے

نہ لکھنا

نہ لکھنا

میرے بنام خدا شل گئی اوس ملاقات یہ حقیقت رہ گئی۔ اگر آپ چاہیں تو میرے
 چار بچے یا پانچ بچے آپ تم شریف لاوین اور ملاقات کر جائیں ہم حاضرین
 انہی کہ فقط میری ہی سمت و مشیت اور میری ہی آمد و رفت پر اور وہ بھی یقین
 اور وقیعہ وقت خاص ہو گئی اوسکی ذمائی خوبی و بہبودی اور پادری حسنا کی
 پادری ستیاری و مستندی اس مرتبہ کچھ نرہی بیان سے بھی پادری عماد الدین کا
 ضعف و عجز اور اضطراب و انتشار اور گفتگو سے بروک سے ہر وجہ سے چارگی و ناتوانی
 اور اختیار فرار ثابت ہے کیونکہ یوں مفت میں کسکا سر دکھا اور یہ کسکا کام ہے
 کہ بلا وجہ تنہا چلکر پادری صاحب کی خاص چوکھٹ کو سلام کرے۔ ششم پادری حسنا
 یہ کہنا کہ ہم اس سے کچھ فائدہ نہیں دیکھتے کلام عجیب و غریب ہے کیونکہ پادری کو
 اوس مباحثہ سے کہ پادری فنڈرا اور مولوی رحمت اللہ وزیر خان ڈاکٹر کے
 مابین اکبر آباد میں ہوا تھا بجز ذلت و رسوائی کے کیا فائدہ ہوا جسکے بنا پر ادھون نے
 عماد الدین سے عیسائی ہونیکے بعد دہلی و امرت سر وغیرہ میں علمائے اسلام کے
 ساتھ ہر مباحثہ کرایا اور خود عماد الدین کو مناظرہ امرت سر سے کہہ کر اوٹھائی
 تا جگہ باقی رہی تھی کہ دہلی میں بھی معرکہ آرائی کر کے اوسکی تکمیل کی اور علی ہذا القیاس
 جانبین کے خیالات بھی بذلیہ کتابوں کے پیشتر اون کے عیسائی ہونے سے
 ظاہر ہو چکی تھی اھ صورت میں ادن کی کل تصنیف و تالیف کی محنت و تکلیف بھی ضائع
 و برباد ہے ان بیان اس عذر کا تحریک ابتداء سے تحریر و تقریر کی وقت اللہ انکو

اذکولازم و واجب تھا ورنہ صاف ظاہر ہے کہ خوف شکست و مذلت اور غم
 الاشہاد و منسوبی و بدنامی کا خیال مباحثہ و ہل و دم لسنہ کے قیاس پر مائع ہے
 گفتگو رہا۔ ہفتم پادری عماد الدین کا قول ہمیں مباحثہ کرنے کی فرصت نہیں ہو
 باتوں میں اور اور قسم کے خیالات میں مصروف ہیں صریح گریز و حیلہ
 کیونکہ اہل علم کے نزدیک تحریر و تقریر اور تصنیف و تالیف سے بہتر و افضل
 کام و شغل نہیں خصوصاً متعلقانِ مشن کی بجز فکر ایسے امور کے اذکولازم و منسوب
 و خدمت نہیں شاید دین صاحب عماد الدین سے گھوڑوں کی گھاس چاہو اتنے ہوش
 جس سے اذکولازم فرصت نہ ہوئی ہو لیکن اس صورت میں دوستانہ تعلقات کرنا
 بہا جسکی تصریح آخر وقت تک کی گئی یعنی ہوتا ہے ان کے اس کید و زور پر مثل شہر
 و روم گورا حافظہ نیا شد صادق و درست ہے الغرض اس تذکرہ سے عماد الدین
 اس قدر خوف و ڈر طاری ہوا کہ جب پکڑ دینے کو ابتدا و مشن کا بلج میں قیام کیا اور
 سب لوگوں کو یہ سنایا کہ میری تقریر و گفتگو پر کوئی صاحب بیان اعتراض
 و کلام نہ کریں جبکہ کوسنا ہوا وہ ہے ورنہ چلے سے اور ہر گلی و کوچہ اون پر خند
 و تالی اور کمانبشی دولت و رسوائی ہوئی اس کے لطف حق با تو موسیٰ نکند +
 چونکہ از حد بگری رسوا نکند + الحق مثل کلمۃ طیر نہ کثرت طبعہ اصلہا ثابت
 فرمایا اسماء تاتی اکھلا کل حین و مثل کلمۃ جنبۃ کثرت جنبۃ جنبۃ من فوق
 الارض مالہا من قرار کیفیت ثانیہ اس مدت کے بعد بحسن اتفاق جب کہ ہماری

حق تعالیٰ علام الاحبار والاعلام ان الدین عند اللہ الاسلام ملقب باتمام الاولیہ
 بفرق المصلہ تمام ہو گئی اور انصاف الہی بکسب جزو تک چھپ بھی چکی تھی کہ
 حکم کو نمٹت مدرسہ عربیہ شریعہ شریعہ سے تخفیف و تسہیل میں آیا اور اس
 پہاڑ پر تلاش روزگار دیگر افکار سے ملا آیا و کو میراجا نا ہوا اور عجب خور و
 بیار روز و رات رہتا چڑا فخر بند و ان نو و کہن منشی اندر من صاحب تحفہ الاسلام
 کے پاس ہی من بذات خود پہونچا کیونکہ وہ ہی سرگروہ مشرکین ہوں اور رکن
 حکیم مخالفین عنود میں پس از ذکر این و آن و جنین چنان اوں سے گفتگو
 مذہبی شروع ہوئی ابتداء میں ہی یہ دعویٰ کر دیا کہ کل مذاہب کے برعکس ایک
 اسلام الیادین ہے جسکی کل مسائل و عقائد یقینی و قطعی میں اور بدلائل و شواہد
 عقلی و نقلی مضبوط و قوی و در صورت خلاف اوں سے یہ درخواست کی کہ وہ
 مسائل مسلمہ اسلامیہ سے کسی اصل و عقیدہ پر ایماد و اعتراض کریں اٹا اوسکا
 جواب انکی طرف سے یہ ہوا کہ میرے رسائل و کتب میں یہ بیان ابشر و بسط ہے
 اوسکی تصریح و تفصیل سے امت انسانی بیت ہے اوسپرینے کہا کہ آپ کی اکثر تصانیف
 بہ نظر سے گزریں اوسمیں ایک جگہ یابی قابل التیہ نہیں والا آپ اندک کے آثار
 برعایت اختصار وہ اعتراض پیش کریں جو بزرگ علم آپ کے عقیدہ لاعلمی و جذرا صم ہوا کہ
 جواب میں کوئی خدشہ و شبہ بیان نہ کر سکے اور یہ کہنے لگے کہ ہر قوم اپنی سلامت کو ایسا
 ہی تصور کرتی ہے اسمیں اسلام کی کیا خصوصیت و فوقیت ہے مینے کہا کہ تصور و تصدیق

مین ہمارا کلام نہیں بلکہ نفس الامر واقع کے لحاظ سے یہ تقریر و گفتگو ہے اور یہ
 یہ ہے کہ اصول اولیہ ہر مذہب کے ماورائے ہلکام از قبیل محالات عقلیہ
 خدا کے واسطے اثبات جسم وحدہ عقیدہ یہودیہ ہے اور بزعم نصاریٰ عیاذ باللہ
 صاحب فرزند وجد مہونا اور حضرت عیسیٰ کے قتل کو معاصی بنی آدم کے لئے
 یارام چندر و کرشن کو اوتار خدا ماننا اور تماشخ ارواح کو حق جاننا وغیرہ
 بنو دین ایسے ہیں کہ کوئی عاقل و ذی ہوش حالت تحقیق کیہ وقت لبثہ طیکہ جمالی
 تقلید و تعصب ہو اٹھو قبول و تسلیم کر لیا اور نہ کوئی حکیم ذی علم انکا جواز و امکان
 بدلیل و برہان ظاہر و بیان کر سکتا ہے چہ جائے تحقیق و ثبوت بخلاف اسلام کہ اس
 ہر لیا سے وہ بالکل مقدس بری ہے باوجود کثرت مخالفین کہ اس کے بگاڑنے میں
 بالخصوص سب کی کوشش سعی ہے آج کل دس سے ایک ہی ایسی بات کسی نے پایا ہے
 نہ پہنچائے اسکے جواب میں لالہ جی نے کوئی معقول بات نہ کہی اور وہی تقریر غیر مفید
 پر اعادہ کی کہ شخص جو کسی مذہب کا پابند و مطیع ہے اپنے عقائد کی صحت و صداقت
 اس طرح جاننا ہے ورنہ کوئی اثبات حقیقت دین پر خارج از مذہب و مخالف ہے
 قول سے شہادت نہیں گزرتا اور تو جواب میں ایسے کہا جمان اللہ آپ کے اس
 وادراک کے قریب جان جائے کہ سوال از آسمان ہے اور جواب از سیما و آسمان
 اور امین آپ سے پوچھتا ہوں کہ وہ مذہب کیسا جسکی رستی و درستی پر اس کے مخالفین
 اقرار اور گواہی ہو کہا کہ ایسا کوئی طریقہ نہیں مینے کہا کہ پہلا اسکا حکم ہوا بیان تو

اور ان کا جواب جب کچھ ندیا تو مینے خود ہی یہ کہہ دیا کہ وہ مذہب اسلام ہے کہ من
 لیل کل مذاہب پر اسکی ترجمہ و تفسیل گبن صاحب اور گاڈ فری ہیکنس
 جان دیون پورٹ اور کارلائل صاحب وغیرہم جماعت کیشرنے بتامی سبط
 کتابوں میں لکھی ہے جب لالہ جی اسپر حیران ہوئے تو یہ کہنے لگے
 کہ تسلیم کریں کہ وہ کتابین و حقیقت اور نہن کی تصنیف میں جایز ہے
 سلطان نے لکھکر اون کیطرون منوب کر دی مہون مینے کیا اس امر کا تصفیہ
 کچھ دستور نہن، وہ کتابین انگلستان میں چہین نصاری کے ہاتھ سے شایع ہو
 بعض کے مصنفین اور سوت تک بعید حیات بھی تھے جس سے کیطرون یہ گمان
 نہن ہو سکتا کہ اہل اسلام سے کسی کا یہ کام ہے اور اگر ایسا ہی باب احتمال و شک
 ہو لا جائے تو ذات شریف سے اسکا ہی اثبات ہرگز ممکن نہوگا کہ مصنف تحفۃ الاسلام
 آپس میں گہرا کر اسپر جلدی سے ہوئے کہ میں تو اپنے مونہہ سے کہتا ہوں کہ وہ کتاب
 میری تصنیف ہے مینے کہا کیا خوب تمہاری خلاف بیانی کیا محال دست بعد ہے
 ہو سکتا ہے کہ کسی اور نے اسکو لکھ دیا ہو اور میں بعد حق تصنیف ملک و خند یا سبط
 کہ مشہد کہ کوئی بدین اہل اسلام سے تمہارا نام ضرور نہن رہا اسپر اوسنے شخص
 سکوت ہوا اور بمقتضائے فہمت الہی کفر تاویر مبہوت رہے پچھلے بعد
 مولوی محمد عظیم صاحب پر بحبیہ نقل چند مواخذات کئے جبکہ جواب الزامی تو اذکر
 وہ پچھلے دئے اور بغرض تحقیق حقیقت حال مولوی صاحب موصوف کہ مقیم

مراد آبا و تھے اگر بیان کردی او نہوں نے مجھ کو نسخ منقول تمہا منگو کرو کہ ہاؤ کیا
غبار تین جنہر گفتگو تھی کھا لکر پیش کین میں سے حدیث اسی روز دوسرے دن
لالہ صاحب کے مکان پر پہونچکے اور سکایاں اور دیوہ و التفصیل تیفیضی بطائی الکلام
عن المرام - خلاصہ مطلب یہ ہے کہ السلام کی جملہ مسائل و عقائد ایسے مدار
اور روشن و واضح ہیں کہ مخالفین و حنفیہ نے بھی اس کی سخت و راستی پر گواہی
دی اور انداز و ملاحظہ سے آج تک کوئی قوی ایراد عقلی و نقلی اور سبب
اسی واسطے مخالفین منکرین کو اوسین کیس وقت مجال قال و مقال نہیں اور عندا
و المناظرہ اثبات مدعا سے ہمیشہ اون کی زبانیں قاصر و لال رہیں قبول اسلام
و حقیقت اون کو بھی تقلید و تعصب یا رعایت قومی مذلت و دنیوی عزت و منصب
مانع ہے ورنہ بحکم انصاف کوئی عاقل و خدا ترس اس سے اعراض و انحراف نہیں
کر سکتا و من یرغب عن ملتہ انرا یم من سفہ نفسہ
الحمد شد کہ رسالہ مختصرہ سہمی بہ و م الاخوین ملقب بفتح المبین علی اعدائہ
نیم کتاب اعلام الاحبار و الاعلام ان الدین عند اللہ الاسلام ملقب بہ اتمام الادب
علی فرق المذہب بتاریخ چہ ہجری ۱۲۹۸ م رمضان المبارک ۱۲۹۸ م ہجری از تفسیر
مولانا آصفنا سکھ پڑھنا عبد الباری صاحب ابن جابر فیض کتاب زبدۃ المتکلمین مولانا
سراج احمد نقوی ابن جناب فیض انساب طریقت پناہ حقیقت و کنگاہ خدا آغا حضرت ال محمد
خلف الصدق سلالۃ ابناء الفاطمہ السید طرحد السہوانی کان التلیم طبع گویہ

